نورانی دنیا

جولائی ۲۰۰۹ + نومبر ۲۰۰۹ + مئی ۲۰۰۹

قاری محمد عباس نقشبندی

موت العالِم، موت العالَم

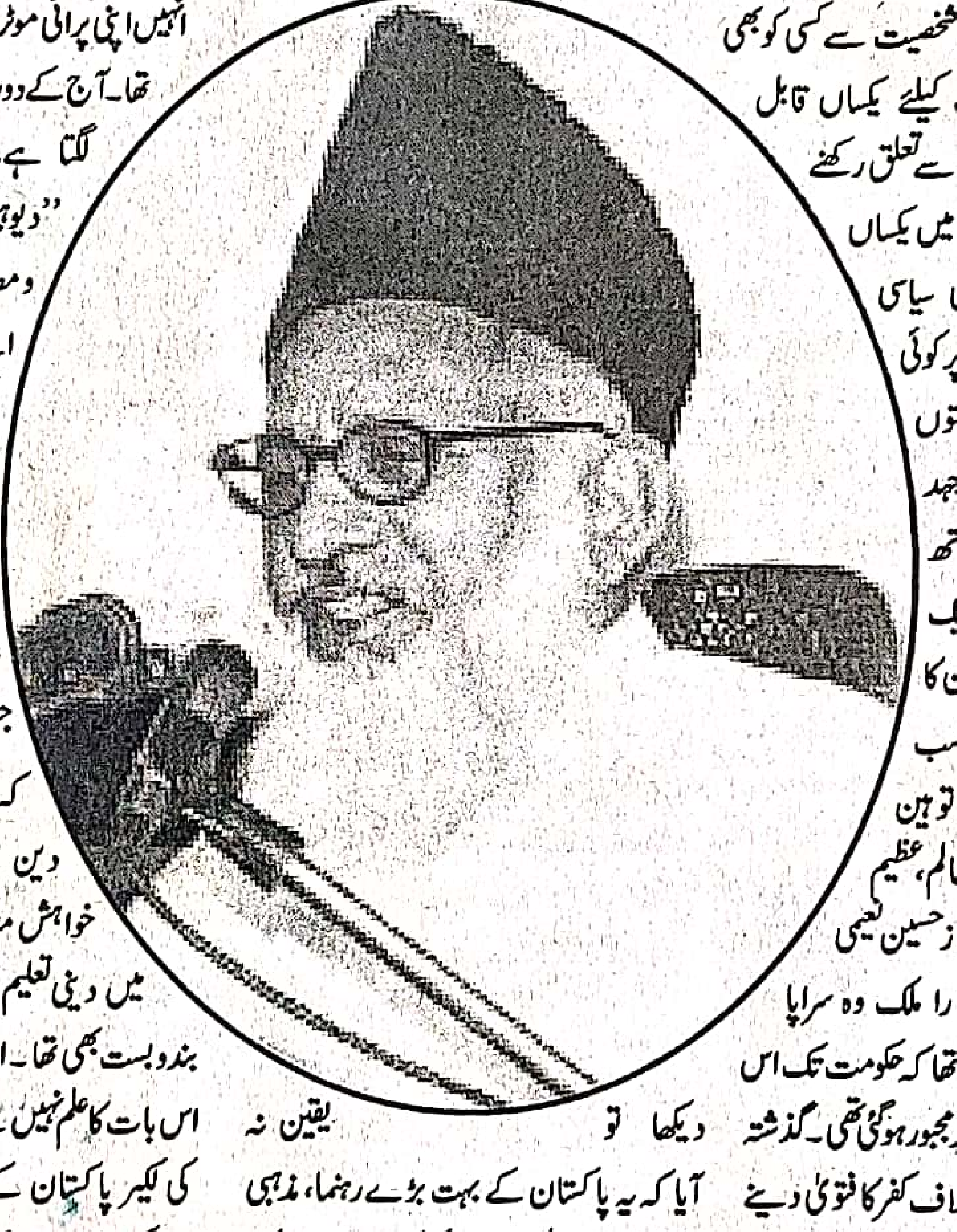

اتفاق نہ بھی ہو تو اس شخصیت سے کسی کو بھی اختلاف نہ تھا۔ سب کیلئے یکساں قابل تعظیم۔ بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے کے باوجود تمام مسالک میں یکساں مقبول و محبوب ۔ کسی سیاسی جماعت سے عملی طور پر کوئی تعلق نہیں مگر دینی جماعتوں کے پلیٹ فارم پر جدو جہد میں ہر کسی کے ساتھ 22 دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا ان کا پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑا دینی کارنامہ تھا توہین آمیز خاکوں پر اس جید عالم، عظیم انسان جناب ڈاکٹر سرفراز حسین نعیمی شہید کی قیادت میں سارا ملک وہ سراپا احتجاج بن کر اٹھ کھڑا ہوا تھا کہ حکومت تک اس احتجاج میں شامل ہونے پر مجبور ہوگئی تھی۔ گذشتہ دنوں دہشت گردی کے خلاف کفر کا فتویٰ دینے والے علماء کرام و مشائخ عظام نے جب آگے بڑھ کر دہشت گردوں کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کیا تو ڈاکٹر نعیمی کی حیثیت قائد کی تھی میں نے جب انکو پہلی بار ٹوٹی ہوئی موٹر سائیکل پر دیکھا تو یقین نہ آیا کہ یہ پاکستان کے بہت بڑے رہنما، مذہبی اسکالر اور جید عالم دین ہیں کیونکہ وہ ستر اسی لاکھ کی گاڑی پر سوار نہ تھے اور ان کے ساتھ گن مین نہیں تھے اور نہ ہی ان کے لہجے میں علمی رعونت اور زہد و تقویٰ کا کوئی زعم شامل تھا بلکہ کبھی کبھی تو انہیں اپنی پرانی موٹر سائیکل کو دھکا بھی لگوانا پڑتا تھا۔ آج کے دور میں یہ سب کچھ غیر فطری سا لگتا ہے۔ وہ آج کے دور کے ''دیوہیکل'' علماء سے کوئی مناسبت و مطابقت نہیں رکھتے تھے وہ تو اپنے عظیم والد مفتی محمد حسین نعیمی کے نقش قدم پر چل رہے تھے اس لئے مذہبی، سیاسی و معاشرتی سطح پر انہیں عام آدمی نہیں جانتا تھا۔ یہ ایک ایسا عالم دین تھا جس کا کردار اتنا شفاف تھا کہ میں پاکستان کے ہر عالم دین میں اس کا عکس دیکھنے کا خواہش مند ہوں۔ ان کے مدرسے میں دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم کا بندوبست بھی تھا۔ ان کا خون بہانے والوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس عالم باعمل کے لہو کی لکیر پاکستان کے مسلمانوں کیلئے روشنی کی تازہ کرن کا درجہ حاصل کر چکی ہے یہی روشنی کی لکیر انتہا پسندی کے اندھیروں میں سے نکال کر ہمیں اس منزل تک لے جائیگی جس کا خواب برصغیر کے مسلمانوں نے دیکھا تھا۔

کیا سورج بجھ جائے گا؟

حرکت کرتا ہوا لیمپ ایک دن اپنی منزل پہنچ جائے گا

نظامِ شمسی کو گندھے ہوئے آٹے کے ڈھیلے کی طرح پگھلا دیا گیا تھا

تحقیق: ...... بدیع الزماں سید نورسی (ترکی) ......

سورۃ الانبیاء میں ہے: آسمان اور زمین ایک ٹکڑا تھے، پھر ہم نے اس کے حصے کر دیئے۔ پڑھے لکھے لوگوں کے نزدیک، جنہوں نے مادہ پرست فلسفے کا مطالعہ نہیں کیا ہے، ایک ٹکڑے کے معنی ہیں کہ جب آسمان صاف اور بغیر بادلوں کے تھے اور زمین خشک اور بے جان تھی اور کسی چیز کے پیدا کرنے کے ناقابل تھی، اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بارش سے اور زمین کو روئیدگی سے کھولا اور تمام زندہ چیزوں کو ایک قسم کی شادابی اور زرخیزی سے پیدا کیا۔ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہر ایک چیز ایسے شان والے قادرِ مطلق کا کام ہے کہ زمین کی سطح اس کا چھوٹا باغ ہے اور آسمان کے چہرے کو ڈھانپنے والے تمام بادل اس کو پانی دینے کا اسفنج ہیں۔ وہ اس کی طاقت کی عظمت کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

سخت گیر داناؤں کے نزدیک، اس کے معنی ہیں:

"ابتداء میں آسمان اور زمین ایک بے صورت مادہ تھا جس میں سے ہر ایک گیلے گندھے ہوئے آٹے کی طرح مادہ پر مشتمل تھا اور وہ کچھ پیدا نہیں کرتا تھا۔ حکمت والے خالق نے ان کو الگ کر دیا اور انہیں لڑھکا دیا اور ہر ایک کو ایک دلکش شکل اور منفعت بخش صورت دے کر انہیں گوناگوں صورتوں اور مزین مخلوقات کے ماخذ بنا دیا۔"

یہ حکمت والے خداوند کریم کی جامعیت کی تعریف سے معمور ہو گئے ہیں۔ جدید فلسفی یا سائنس دان یہ سمجھتے ہیں کہ نظامِ شمسی کو گندھے ہوئے آٹے کے ڈھیلے کی طرح پگھلا دیا گیا تھا۔ پھر قادرِ مطلق اور خود قائم خداوند کریم نے اسے لڑھکا دیا اور سیاروں کو ان کی محتاط پوزیشنوں پر رکھا۔ اس نے سورج کو وہاں چھوڑ دیا جہاں یہ تھا اور زمین کو یہاں لایا۔ اس کی سطح پر زمین کو بچھا کر، اسے بارش سے پانی دے کر اور اسے سورج کی روشنی سے منور کر کے، اس نے دنیا کو قابلِ رہائش بنایا اور ہمیں اس پر رکھا۔ یہ لوگ دہریت کے دلدل سے بچ گئے ہیں اور اعلان کرتے ہیں۔

"میں واحد، فقید المثال اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔"

سورۃ یٰسین سے: اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے۔

حرف یا سابقہ (ل) جس کا ترجمہ یہاں، کی طرف، کیا گیا ہے، کی طرف (toward) میں (in) اور برائے یا کے لئے یا کے (for) کے معانی ظاہر کرتا ہے۔ عام لوگ اسے کی طرف (toward) کے معنی میں پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ سورج جو روشنی اور حرارت مہیا کرتے ہوئے ایک حرکت کرتا ہوا لیمپ ہے ایک دن اپنے قرار کے مقام پر پہنچ جائے گا اور اپنا سفر ختم کر کے، ایک ایسی شکل اختیار کر لے گا جو انہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ عظیم مہربانیوں کے متعلق غور کرنے سے جو شان و شوکت والا خالق سورج کے ذریعے سورج کے عطا کرتا ہے۔ وہ اعلان کرتے ہیں۔ "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔"

تعلیم یافتہ لوگ (ل) li کو کی طرف، (toward) کے معنوں میں بھی پڑھتے ہیں لیکن سورج کو بطور ایک لیمپ موسم بہار اور موسم گرما کی مشین میں بنے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صنعت پارچہ، بافی کے کپڑوں کے لئے شٹل یا پھرکی کے دیکھتے ہیں جیسے کہ سیاہی کی دوات جس کی سیاہی رات اور دن کے صفحات پر لکھی ہوئی ہمیشہ کے لئے تمام کے مطلوب خداوند کریم کے حرفوں کے لئے روشنی ہے۔ دنیا کے نظام پر جس کی کہ سورج ظاہری حرکت ایک نشان ہے اور جس کی طرف یہ اشارہ کرتا ہے، خیال آرائی کرتے ہوئے، وہ حکیم خالق فن کے سامنے اعلان کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے عجائبات کا ارادہ کیا ہے۔"

اور اس کی حکمت کے سامنے اعلان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ

اس کو برکت دے"۔اور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

جغرافیہ دان فلسفیوں کے نزدیک ل(li) سے مراد میں (in) ہے اور خیال دلاتے ہیں کہ سورج اللہ تعالیٰ کے حکم کے ذریعے اور اس کے محور پر بہار جیسی حرکت کے ساتھ سورج اپنے نظام کو حکم دیتا اور آگے کو دھکیلتا ہے۔اللہ جل شانہ کے سامنے، جس نے نظام شمسی جیسے بہت بڑے کلاک کو پیدا کیا اور اسے ایک ترتیب میں رکھا، وہ مکمل حیرت اور تعریف کے ساتھ پکار اٹھتے ہیں:

"تمام عظمت اور طاقت اللہ تعالیٰ کی ہے۔"

وہ مادہ پرست فلسفی کو ترک کرتے ہیں۔اور قرآن مجید کی حکمت کو گلے لگاتے ہیں۔

محتاط اور عقل مند علماء "ل" (li) کو اتفاقی اور متعلق فعل خیال کرتے ہیں۔وہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ دانائے کل کار ساز ظاہری حادثے کے پردے کے پیچھے کام کرتا ہے۔اس نے سیاروں کو اپنے قانون ثقل کے ذریعے باندھ دیا ہے اور ان کو نمایاں لیکن باقاعدہ حرکت کے ساتھ اپنی عالمگیر دانائی کے مطابق گردش کرنے کا باعث بنایا ہے۔کشش ثقل پیدا کرنے کے لئے، اس نے سورج کی اپنے محور کے گرد حرکت کو ایک ظاہری وجہ بنایا ہے، چنانچہ ایک قرار کی جگہ کے معنی ہیں" سورج خود اپنے (شمسی) نظام کے نظم اور توازن کے لئے اس کی مقرر کردہ جگہ میں حرکت کرتا ہے۔"

خدائی قوانین کی طرح، وہ حرکت حرارت پیدا کرتی ہے، حرارت قوت پیدا کرتی ہے اور قوت کشش ثقل پیدا کرتی ہے۔سورج خدائی حکومت کا ایک قانون ہے۔قرآن مجید کے صرف ایک حرف سے حکمت کی ایک ایسی مثال سمجھ کر دانا علماء اعلان کرتے ہیں۔

"تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔صحیح عقل قرآن مجید میں پائی جاتی ہے انسانی فلسفے کی وقعت تقریباً کچھ نہیں ہے:

دانائے کل کارساز ظاہری حادثے کے پردے کے پیچھے کام کرتا ہے کشش ثقل پیدا کرنے کے لئے اسنے سورج کی اپنے محور کے گرد حرکت کو ایک ظاہری وجہ بنایا ہے چنانچہ ایک قرار کی جگہ کے معنی ہیں سورج خود اپنے (شمسی) نظام کے نظم اور توازن کے لئے اس کی مقرر کردہ جگہ میں حرکت کرتا ہے

" سورج روشنی نشر کرنے والا ایک درخت ہے اور سیارے اس سے متحرک پھل۔لیکن درختوں کے غیر مشابہ، سورج کو ہلایا جاتا ہے تا کہ اس کے پھول نہ گریں۔اگر اسے ہلایا نہ جائے وہ گر پڑیں گے اور بکھر جائیں گے۔" وہ سورج کو اللہ تعالیٰ کے ناموں کی تلاوت کرنے والے دائرے کا رہبر بھی تصور کر سکتے ہیں، دائرے کے مرکز میں وجد کی حالت میں تلاوت کرتے ہوئے اور تلاوت کرنے کے لئے دوسروں کی قیادت کرتے ہوئے۔"

میں نے اس مفہوم کو کہیں اور بیان کیا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل ہے: سورج ایک ثمر بار درخت ہے، اس کو ہلایا جاتا ہے تاکہ اسے سفر کرنے والے پھل گر نہ پڑیں۔ اگر یہ رک جاتا ہے اور اسے ہلایا نہیں جاتا، کشش ختم ہو جائے گی اور وہ جو اس کی طرف کھینچے ہوئے ہیں، فضائے بسیط میں سے رہ جائیں گے۔۔

قرآن مجید کے صرف ایک حرف سے حکمت کی ایک ایسی مثال سمجھ کر دانا علماء اعلان کرتے ہیں تمام تعریف اللہ کیلئے ہے صحیح عقل قرآن مجید میں پائی جاتی ہے

سورۃ البقرہ میں سے:" اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔"

یہ عام آیت تخصیص نہیں کرتی کہ وہ کس طرح فلاح پائیں گے۔چنانچہ ہر ایک شخص جان سکتا ہے جو وہ اس میں پیچھا کرتے ہیں۔مفہوم عہد و پیمان ہے تا کہ یہ جامع ہو سکے۔لوگ آگ سے بچنے اور جنت میں داخل ہونے

مشابہ سورج کو ہلایا جاتا ہے تا کہ اسکے پھول نہ گریں اگر اسے ہلایا نہ جائے وہ گر پڑیں گے اور بکھر جائینگے وہ سورج کو اللہ تعالی کے ناموں کی تلاوت کرنیوالے دائرے کا رہبر بھی تصور کر سکتے ہیں اسکے مرکز میں وجد کی حالت میں تلاوت کرتے ہوئے اور تلاوت کرنے کے لئے دوسروں کی قیادت کرتے ہیں

یا ابدی مسرت حاصل کرنے کی دعا مانگتے ہیں۔دوسرے اللہ تعالیٰ کی رضا یا دیدار طلب کرتے ہیں۔کئی مقامات پر قرآن مجید مفہوم کو نہ تو تنگ کرتا ہے اور نہ خاص کرتا ہے کیونکہ خاص چیزوں کو کہے بغیر یہ کئی معانی بیان کر سکتا ہے۔

سورہ محمد ﷺ سے:" (اے نبی:) خوب جان لو کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اپنے قصور کی معافی مانگو۔"

یہ آیت اتنے پہلو اور درجے رکھتی ہے کہ تمام بزرگ اپنے آپ کو اس کا محتاج سمجھتے ہیں اور اس سے اپنے رتبوں کے مناسب تازہ معنی اور روحانی غذا اخذ کرتے ہیں۔یہ اس لئے ہے کیونکہ اللہ ربانی ہستی کا بالکل جامع اسم یا نام ہے اور اس طرح سے اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اتنے دعاوی یا حلفی بیان ہیں جتنے کہ ربانی ناموں کی تعداد کوئی فراہم کرنے والا نہیں ہے مگر وہ (اللہ)، کوئی خالق نہیں مگر وہ (اللہ) کوئی رحم کرنے والا نہیں مگر وہ (اللہ) علی ھذا القیاس۔

حضرت موسیٰ کے قصے میں ہزاروں فائدے ہیں اور یہ کئی مقاصد تلاش کرتا ہے جیسے رسول اکرم ﷺ کی تسکین اور دل جوئی کرنا، کافروں کو دھمکی دینا، منافقین کی مذمت کرنا اور یہودیوں کی ملامت کرنا۔اس لئے مختلف پہلوؤں پر زور دینے کے لئے اسے کئی سورتوں میں دہرایا گیا ہے۔اگرچہ تمام مقاصد ہر ایک مقام پر موزوں ہیں، تاہم صرف ایک بڑا مقصد ہے۔

سوال: ہم کیسے جانتے ہو کہ قرآن مجید میں وہ تمام معانی داخل ہیں اور اس کی ان سب سے مراد ہے؟

جواب: چونکہ قرآن مجید ایک ابدی خطاب ہے جو تمام سطحوں پر اور تمام معانی کو اپنے اندر سمائے ہوئے ہیں۔اس کی ان سب سے مراد ہے اور یہ ان سب کی طرف اشارہ کرتا ہے۔اپنے مقالے "اشارات الاعجاز"

میں عربی گرامر کے اصول، علم انشاء، علم مفہومیات اور فصاحت کے قواعد استعمال کرتا ہوں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ قرآن مجید کے الفاظ میں مختلف معانی داخل اور مراد ہیں۔ مسلمان ماہرین قانون کے اجماع اور تعبیر اور قرآن مجید کے مفسر اور دینی اصول تحقیق کے علماء کے مطابق، قرآن مجید سے سمجھتے ہوئے تمام پہلو اور معانی پر اس معانی کے درمیان غور کیا جاسکتا ہے اگر وہ عربی گرامر کے قواعد، اسلام کے اصولوں اور انشاء مفہومیات اور فصاحت کے علوم کے ساتھ متفق ہیں۔

> **قرآن مجید نے ہر ایک معنی کیلئے اسکے درجے کیمطابق ایک لغوی یا کنائی آمیز نشان مقرر کردیا ہے اگر آمیز ہے ایک اور نشان یا تو متن کے شروع میں ہے یا آخر میں یا معنی کی طرف اشارہ کرنے کیلئے دوسری آیت ہے قرآن مجید کی ہزاروں تفسیریں اسکے انتخاب الفاظ کی غیر معمولی جامعیت کو ثابت کرتی ہیں**

پہلی شعاع: قرآن مجید نے ہر ایک معنی کے لئے اس کے درجے کے مطابق ایک لغوی یا کنائی آمیز نشان مقرر کردیا ہے۔ اگر یہ کنایہ آمیز ہے، ایک اور نشان یا تو متن کے شروع میں ہے یا آخر میں یا معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ایک اور آیت ہے۔ قرآن مجید کی ہزاروں تفسیریں اسکے انتخاب الفاظ کی غیر معمولی جامعیت کو ثابت کرتی ہیں غرض مند قارئین زیادہ جامع (تاہم جزوی) اور میرے مقالے "اشارات الاعجاز" کی طرف رجوع کرسکتے ہیں۔

دوسری شعاع: اس کا تعلق قرآن مجید کے غیر معمولی جامع معنی سے ہے۔ سخت گیر یا سنجیدہ ماہرین قانون کے لئے مصادر عطا کرنے اللہ تعالیٰ کی معرفت کی جستجو کرنے والوں کے انوار اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کی کوششوں کرنے والوں کے طریقے کامل انسانی ہستیوں کے راستے اور اس کے معنی کے خزانوں سے حق کے متلاشی علماء کے مدارس کے علاوہ قرآن مجید نے ہمیشہ ان کی رہنمائی کی ہے اور ان کے راستوں کو روشن کیا ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔

تیسری شعاع: اس کا تعلق قرآن مجید میں شامل علم کی غیر معمولی جامعیت سے ہے نہ صرف اس کا وسیع علم، شریعت، حقیقت اور دینی سلسلوں سے متعلق ان علوم کے مصدر سے ہے بلکہ قرآن مجید سچی حکمت اور اتفاقی واقعات (مادی دنیا) کے حلقوں کے سائنسی علم، ضرورت کی سلطنت (خدائی سلطنت) کے سچے علم اور آخرت کے باطنی علم کو بھی محیط ہے۔ مثال کے طور پر گذشتہ الفاظ یا کلمات پر غور کریں۔ اگرچہ وہ قرآن مجید کے علم کے سمندروں کے صرف پچیس قطرے ہیں۔ ان الفاظ میں غلطیاں میری ناقص سمجھ سے آئی ہیں۔

چوتھی شعاع: اس کا تعلق قرآن مجید کے غیر معمولی جامع نفس مضمون سے ہے یہ انسانیت اور اس کے

> **یہ انسانیت اور اس کے فرائض، کائنات اور اس کے خالق، آسمان اور زمین، یہ اور آئندہ دنیا اور ماضی، مستقبل اور ابدیت سے بحث کرتی ہے**

فرائض، کائنات اور اس کے خالق، آسمان اور زمین، یہ اور آئندہ دنیا اور ماضی، مستقبل اور ابدیت سے بحث کرتی ہے۔ یہ ہماری تخلیق اور زندگی سے متعلق تمام ضروری امور، کھانے اور سونے کے صحیح طریقوں سے لے کر خدائی فرمان اور مشیت کے مسائل، چھ دنوں میں کائنات کی تخلیق سے لے کر ہواؤں کے وظائف جن کا ان آیات۔

" ان ہواؤں کی قسم جو چلائی جاتی ہیں۔ " (المرسلت ۷۷:۱)

"ان ہواؤں کی قسم جو بکھیرتی ہیں۔" (الذٰریٰت ۵۱:۱)

جسی دوسری آیتوں میں اشارہ کیا گیا ہے، وضاحت کرتی ہے۔ یہ کئی دوسرے عنوانات سے بحث کرتی ہے۔ جیسے ہمارے دل اور ہمارے آزاد ارادے میں اللہ کی مداخلت:

اللہ اس (مرد یا عورت) اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجاتا ہے۔ (الانفال ۸:۲۴)۔ اور تم چاہ بھی نہیں سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ (الدھر ۷۶:۳۰)

سے لے کر اس کی آسمانوں پر گرفت:

اور آسمان اس کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ (الزمر ۳۹:۶۷) تک زمین کے پھولوں، انگوروں اور کھجوروں تک:

اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے (یٰس ۳۶:۳۴)

سے لے کر اس آیت: " جب زمین اپنی پوری شدت سے ہلا ڈالی جائے گی۔ " (الزلزال ۹۹:۱)

میں بیان کئے ہوئے اچنبھے میں ڈالنے والے واقعہ تک۔ پھر وہ متوجہ ہوا آسمان کی طرف جبکہ وہ محض دھواں تھا۔ (حٰم السجدہ ۴۱:۱۱) سے لے کر اس کی پھاڑ ڈالنے اور نہ ختم ہونے والی فضائے بسیط میں ستاروں کے بکھیرے جانے۔ امتحان اور آزمائش کے لئے اس دنیا کے بنانے سے لے کر اس کی تباہی تک۔ قبر، دوسری دنیا کے پہلے مرکز سے لے کر قیامت، پل صراط اور جنت کی ابدی خوشی تک یہ ماضی پر بھی بحث کرتی ہے۔

بشمول جب تیرے رب نے اولاد آدم " میں سے یعنی ان کی پشتوں میں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور ان کو (خود ان کے اوپر) گواہ بنایا تھا (اور پوچھا تھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا ہاں (تو ہی ہمارا رب ہے) ہم گواہی دیتے ہیں کہ (یہ ہم نے اس لئے کہا تھا) کہ کہیں تم قیامت کے دن (نہ) کہو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔

> **جب تیرے رب نے اولاد آدمؑ میں سے یعنی انکی پشتوں میں سے انکی نسل کو نکالا تھا اور انکو گواہ بنایا تھا (اور پوچھا تھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا ہاں (تو ہی ہمارا رب ہے) ہم گواہی دیتے ہیں کہ کہیں تم قیامت کے دن (نہ) کہو کہ تم تو اس بات سے بے خبر تھے**

حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کی تخلیق اور ان کے دو بیٹوں کے درمیان کش مکش، فرعون کی قوم کا ڈوبنا اور پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور قیامت کے دن کیا ہوگا ۔

کچھ چہرے اس دن تر وتازہ ہونگے اور اپنے رب کیطرف دیکھ رہے ہوں گے قرآن مجید تمام ایسے ضروری معاملات کو اس قادر مطلق والے رب کے شایان شان جو کائنات کا ایک محل کی طرح بندوبست کرتا ہے اس دنیا و آخرت کو دو کمروں کی طرح کھولتا اور بند کرتا ہے

کچھ چہرے اس دن تر وتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

قرآن مجید تمام ایسے ضروری اور اہم معاملات کو اس قادر مطلق اور شان و شوکت والے رب کے شایان شان، جو کائنات کا ایک محل کی طرح بندوبست کرتا ہے، اس دنیا اور آخرت کو دو کمروں کی طرح کھولتا اور بند کرتا ہے، زمین پر باغ کی طرح اور آسمانوں پر جو لیپ سے مزین گنبد کی طرح ہیں۔ پر تسلط رکھتا ہے جس کی نظر میں ماضی اور مستقبل دن رات یا دو صفحات کی طرح ہیں اور ابدیت موجودہ وقت کے ایک نقطے کی طرح۔

ایک معمار کی طرح جو دو مکانوں کا، جس کو اس نے بنایا ہے، ذکر کر رہا ہے اور جو اس سامان کی فہرست بنا رہا ہے جو اس کو درکار ہیں، قرآن مجید اگر کوئی اس کو بیان کر سکے، اس کے لئے ایک موزوں اسلوب میں ایک تحریری فہرست یا پروگرام ہے جس نے کائنات بنائی ہے اور اس کا بندوبست کرتا ہے۔ قرآن مجید بتلاتا ہے کہ یہ دنیا کے خالق کا کلام ہے۔ اس میں کوئی چالبازی، حیلہ یا غیر ضروری تکلیف نہیں ہے اور نہ ہی عقل، مکر و فریب یا دھوکے کے تناؤ یہ دوسرے کے نام پر اصلی، خالص، صاف، سنجیدہ، بنیادی اور نمایاں اسلوب کی طرح، یہ اعلان کرتا ہے:

" کیا قرآن مجید اپنے کارساز اور مہربانیاں عطا کرنے والے کے سوا کسی دوسرے کا ہوسکتا ہے۔ جس نے دنیا کو فن کے سب سے زیادہ بنیادی اور انمول کارنامے سے سجایا ہے اور اسے سب سے زیادہ خوش گوار مہربانیوں سے بھرا ہے یہ ساری دنیا میں پر جوش تائید، مدح، تعریف اور شکرئے کی باجماعت دعاؤں کی آوازوں کے ساتھ گونجتا ہے۔ اور اس نے دنیا کو ایک ایسا مکان بنا دیا ہے جہاں اسمائے الٰہی کی تلاوت کی جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور جہاں اس کے فن کارناموں کا تعجب کے ساتھ مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اگر سورج سے نہیں، تو دنیا کو منور کرنے والی روشنی کہاں سے آسکتی ہے؟ قرآن مجید کس کا نور ہوسکتا ہے۔ سوائے ابدی سورج کے جس نے کائنات کے معنی سے پردہ اٹھایا اور اسے روشن کیا ہے؟ کون اسی طرح کا پیدا کرنے کی جرات کرسکتا ہے؟

کیا قرآن مجید اپنے کارساز عطا کرنیوالے کے سوا کسی دوسرے کا ہوسکتا ہے جس نے دنیا کے سب سے زیادہ کارنامے سجائے ہیں

یہ ناقابل تصور ہے کہ آرٹسٹ، جس نے اس دنیا کو اپنے فن کے کارناموں سے سجایا ہے، انسانیت سے خطاب نہ کرے جو اس فن کی قدر دانی اور حوالگی کرتا ہے۔ چونکہ وہ جانتا ہے اور بناتا ہے۔ وہ بات چیت کرے گا۔ چونکہ وہ بات چیت کرتا ہے، وہ قرآن مجید کے ذریعے بات چیت کرے گا۔ کس طرح اللہ تعالیٰ جو تمام سلطنت کا بادشاہ ہے جو ایک پھول کی بناوٹ سے لاتعلق نہیں ہے، اس لفظ یا کلمے سے لاتعلق ہوسکتا ہے جو اس کی تمام سلطنت میں گونج رہا ہے؟ کیا دوسروں کو اس کے اپنانے کی اجازت دے گا اور اس طرح سے اسے بے ہودگی اور بے معنی چیز ش میں بدل دے گا؟

رہنمائی اور آسانی کے لحاظ سے یہ اعجازی اختصار اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک بڑا تحفہ ہے کیونکہ اگر چہ ہر ایک کو قرآن مجید کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ تاہم تمام لوگ اسے پڑھتے نہیں۔ چنانچہ وہ اس کی برکتوں سے محروم نہیں ہوتے، ہر ایک سورة ایک چھوٹے قرآن کا متبادل ہوسکتی ہے

پانچویں شعاع: یہ قرآن مجید کے جامع اسلوب اور اختصار سے تعلق رکھنے والی پانچ ترازو کی ڈنڈیوں پر مشتمل ہے۔

ترازو کی پہلی ڈنڈی: اسلوب میں قرآن مجید حیرتناک طور پر اتنا جامع ہے کہ ایک سورة میں پورا قرآن مجید سما سکتا ہے جس میں کہ کائنات سمائی ہوئی ہے۔ ایک آیت میں اس سورة کا خزانہ سمجھا جاسکتا ہے گویا کہ اکثر آیات چھوٹی سورتیں ہیں اور اکثر سورتیں چھوٹے قرآن ہیں۔ رہنمائی اور آسانی کے لحاظ سے یہ اعجازی اختصار اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک بڑا تحفہ ہے کیونکہ اگر چہ ہر ایک کو قرآن مجید کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ تاہم تمام لوگ اسے پڑھتے نہیں۔ چنانچہ وہ اس کی برکتوں سے محروم نہیں ہوتے، ہر ایک سورة ایک چھوٹے قرآن کا متبادل ہوسکتی ہے اور ہر ایک لمبی آیت ایک چھوٹی سورة کا۔ مزید برآں، روحانی تحقیق کے تمام لوگ اور علماء اس امر پر متفق ہیں کہ قرآن مجید، سورة الفاتحہ میں داخل ہے۔ جو خود بسم اللہ (اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربانی نہایت رحم والا ہے) میں شامل ہے۔

ترازو کی دوسری ڈنڈی: قرآن مجید میں بنی نوع انسان کو مطلوب علم کے تمام حوالے شامل ہیں۔ مزید برآں، یہ لوگوں کو دیتا ہے جن کی ان کو ضرورت ہے تاکہ جو کچھ تم خواہش کرتے ہو، قرآن مجید سے لو کیونکہ تمہاری جو بھی ضرورت ہے، اسے تصدیق کرنے والے علماء کے درمیان دور دور تک مشتہر کر دیا گیا ہے۔ اس کی آیات اتنی جامع ہیں کہ کسی بھی بیماری کا علاج اور کسی بھی ضرورت تک کا جواب اس میں سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ یہ ضرور ایسے ہونا چاہیے کیونکہ کتاب جو ان تمام کامل لوگوں کی مطلق رہنما ہے جو ہر روز اللہ کی راہ میں آگے بڑھتے ہیں، ضرور اس خوبی کا حامل ہونی چاہیے۔

انسان پر دو قسم کی تکالیف آتی ہے۔ایک وہ ہیں جو ظاہری ہیں۔جن کو ہم دیکھ سکتے ہیں۔جو ہمارے مشاہدے میں ہیں۔دوسری وہ تکالیف و پریشانیاں ہیں۔جو ہمیں نظر نہیں آتیں۔یعنی روحانی ہیں۔
اصولی طور پر ہمیں ان دونوں قسم کے مصائب سے بچنے

آپ ﷺ کو دو سورتیں سکھائیں جو معوذتین کہلاتی ہیں اور اس سے جادو کا علاج کیا گیا اور آپ ﷺ بالکل ٹھیک ہوگئے۔
اس سے معلوم ہوا کہ روحانی امراض سے بچاؤ کے لئے قرآن سے علاج کرنا مسنون ہے جس طرح امراض

فرمایا کہ جب رات شروع ہوجائے تو اپنی اولادوں کو باہر جانے سے روکو۔کیونکہ شیاطین اس وقت منتشر ہوتے ہیں۔(پس جب تھوڑی سی رات گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو) دروازوں کو بند کردو اور اللہ کا نام ذکر کرو(یعنی بسم اللہ کہو) کیونکہ شیاطین ایسے بند

روحانی امراض سے حفاظت کیلئے
قرآن سے علاج مسنون ہے

☆☆☆

اور نجات پانے کے لئے قانون خداوند کے مطابق اسباب طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ظاہری تکالیف سے حفاظت کے لئے ظاہری اسباب اور باطنی اور غیر مادی تکالیف کے لئے روحانی اسباب اختیار کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔کیونکہ یہ جان اور جہان،خدا کی امانت ہے۔وہ اس امانت کی حفاظت کا حکم دیتا ہے اور اس کے بارے میں قیامت میں پوچھے گا۔یہی وجہ ہے کہ جان کی حفاظت و نگہداشت ہم پر فرض ہے۔

روحانی اور غیر مادی تکالیف کے محرک جن،بھوت، شیاطین،جادو اور نظر بد وغیرہ ہوتے ہیں۔کیونکہ یہ روحانی امراض ہیں اور ہماری دسترس سے باہر ہیں۔اس لئے ہم اس کے لئے اللہ سے پناہ چاہتے ہیں۔اس کے کلام وکلمات کے ذریعہ اپنی حفاظت کرتے ہیں۔

خود حضرت محمد ﷺ پر جادو کیا گیا اور اس کا اثر آپ ﷺ پر یہ ہوا کہ آپ گھلتے جا رہے تھے۔کسی کام کے متعلق خیال فرماتے کہ کرلیا ہے مگر نہیں کیا ہوتا۔غرض اس سحر کو باطل کرنے کے لئے جبرئیل علیہ اسلام نے

جسمانیہ کے لئے جائز طریقہ اختیار کرنا ممنوع نہیں ہے۔اسی طرح امراض روحانیہ کے لئے بھی جائز طریقہ اختیار کرنا ہرگز ناجائز نہیں ہے۔

قرآن حدیث میں ان چیزوں سے حفاظت کے لئے بے شمار دعائیں اور اعمال منقول ہیں۔اس کے علاوہ

تحقیق: ڈاکٹر حشمت جاہ

ماہرین روحانیت کے تجربات اور وہ دعائیں جو موکلین و جنات نے بتلائی ہیں۔ہم یہاں ان اعمال کو پیش کررہے ہیں۔یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ جو دعائیں قرآن میں یا احادیث میں آئی ہیں۔ان میں تاثیر وقوت ہے۔مسنون اعمال کو توجہ سے اختیار کرنے ہرگز فائدے سے محروم نہیں رہے گا۔یہی وجہ ہے کہ حفاظت کے اعمال میں قرآنی دعائیں اور مسنون اعمال پیش کررہے ہیں۔تاکہ برکت بھی ہو اور نجات بھی۔

حفاظت کے اعمال

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

دروازوں کو نہیں کھولتے اور اپنی مشکوں کا منہ باندھ دو اور اللہ کا نام لو اور اپنے برتنوں کو چھپا دو اور اللہ کا نام لو۔

کیونکہ شیاطین مغرب کے وقت اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں اور اسی وقت فرشتے تبدیل ہوتے ہیں۔یعنی صبح کے فرشتے آتے ہیں۔تبدیلی کے ان چند لمحات میں شیاطین زیرساں بچوں بچیوں اور خصوصاً کھلے ہوئے بالوں پر اثر ڈالتے ہیں بعض اوقات یہ اثر اتنا زبردست ہوتا ہے اور نظر اتنی زوردار ہوتی ہے کہ اس کا علاج ممکن نہیں رہتا۔اور بہت سے لوگ اسی وجہ سے موت کے شکار ہوجاتے ہیں۔اسی لئے رسول اکرم ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم مغرب کے وقت احتیاط رکھیں اور بتائے ہوئے اعمال اختیار کریں تاکہ جان و مال تلف ہونے سے بچیں۔

آیت الکرسی کے موکل کا بتلایا ہوا آسان عمل

آیت الکرسی کے موکل نے یہ بتلایا ہے کہ حفاظت کے لئے ۳ بار آیت الکرسی پڑھیں اور ہمارا تصور کریں تو ہم آکر خود آپ کی حفاظت کریں گے اور اثرات، جنات

وغیرہ ہوں گے تو ہم انہیں پکڑ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور موذی سے نجات

جو شخص روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَالْوَکِیْلُ (سورۃ آل عمران ۳، آیت ۱۷۳) ۱۲ مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد یہ آیت فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ (سورۃ آل عمران ۳، آیت ۱۷۴) بھی ۱۰ مرتبہ پڑھیں اور ۹ دفعہ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ ذُوْفَضْلٍ عَظِیْمٌ (سورۃ آل عمران ۳، آیت ۱۷۴) پڑھے۔ تو وہ شخص اللہ کی مضبوط حفاظت میں رہے گا۔ اور اس کی ان امانتوں میں سے ہوگا۔ جو ضائع نہیں ہوتیں اور اپنی حرکات وسکنات میں مورد الطاف رحمانی ہوگا اور باذن اللہ تعالیٰ تمام موذیات سے محفوظ رہے گا۔

> انسان پر دو قسم کی تکالیف آتی ہے۔ ایک قسم وہ ہوتی ہے جو ظاہری ہیں۔ جن کو ہم اپنی آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں یا جو ہمارے مشاہدے میں آتی ہیں۔ دوسری وہ تکالیف و پریشانیاں وہ ہوتی ہیں۔ جنہیں ہم اپنی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتے انہیں روحانی ہیں مشکلات کہا جاتا ہے۔

مجرب حصار

معوذتین مع سورہ فاتحہ ۴ بار پڑھیں۔ اول و آخر ۸،۸ بار درود الصوفی پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے اپنے بدن پر پھیر لیں۔ انشاء اللہ کوئی شے سے نقصان نہیں پہنچا سکے گی

حفاظت کا نہایت موثر عمل

جب سخت سے سخت مصیبت ہو، جادو، جنات کا اثر ہوا اور دشمنی ہو تو یہ دعا ۸ مرتبہ پڑھیں۔ تیر بہدف ہے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ

جن کا بتلایا ہوا حفاظت کا ایک عمل

۶ مرتبہ سورۃ اخلاص پھر ۹ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پھونکے اور حصار لگائیں۔ جن نے یہ بھی فرمایا کہ یہ عمل کرنے کے بعد آپ کے ارد گرد لوہے کی طرح ایک مضبوط دیوار لگ جائے گی۔ ساتوں زمین و آسمان میں کوئی شے ایسی نہیں ہے۔ جو کہ آپ کو نقصان پہنچا سکے گی۔

حفاظت، عزت و آبرو کے لئے مجرب دعا

جب آدمی کی عزت خطرے میں ہو تو اس دعا کو ۱۶ مرتبہ سے پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا۔

حفاظت کا ایک اور عمل

رات سونے سے پہلے یا سفر سے پہلے اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ کے بعد ۲ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے دائیں طرف پھونکیں پھر بائیں طرف اسی طرح سامنے اور پیچھے بھی پھونکیں۔ اس کے بعد اوپر ۲ دفعہ پڑھ کر پھونکیں اور نیچے بھی پھر ۲ بار آیت الکرسی پڑھ کر آسمان سے زمین کی آخری تہہ تک تصور میں آیت الکرسی کھڑا کر دیں اور پھر وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَالْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (سورۃ بقرہ ۲، آیت، ۲۵۵) ۳ مرتبہ پڑھ کر اپنے چاروں طرف حصار کر لیں۔ آزمودہ مجرب ہے۔

> جب رات شروع ہو جائے تو اپنی اولادوں کو باہر جانے سے روکو۔ کیونکہ شیاطین اس وقت منتشر ہوتے ہیں۔

ایک نہایت عمدہ دعا

حفاظت کی یہ دعا بہت پر اثر ہے۔ یہ رشتہ داروں۔ دوستوں اولادوں، بہن بھائیوں بلکہ ہر ایک کے لئے نفع بخش ہے۔ اگر کسی کے خاندان میں کوئی ایک فرد اس کو معمول بنا لے تو پورا خاندان، جادو جن، بلاو مصیبت، اچانک موت وحادثات اور ہر برائی سے محفوظ رہے۔ نہ صرف جسمانی مدافعت ہوتی ہے۔ بلکہ روحانی نفع بھی بے انتہائی اور روحانی ترقی میں بھی یہ دعا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ دعا فیوضات ربانیہ میں ہے جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ کی کتاب ہے۔ اس دعا کو بعد نماز فجر۔ ۹ بار پڑھیں۔

> رات سونے سے یا سفر پر جانے سے پہلے اسطرح پڑھیں کہ بسم اللہ کے بعد ۲ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے دائیں طرف پھونکیں پھر بائیں طرف اسی طرح سامنے اور پیچھے بھی پھونکیں اسکے بعد اوپر ۲ دفعہ پڑھ کر پھونکیں اور نیچے بھی پڑھ کر اپنے چاروں طرف حصار کر لیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر اقول علی نفسی وعلی دینی. وعلی اھلی وعلی اولادی وعلی مالی وعلی اصحابی وعلی ادیانھم وعلی اموالھم الف بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اقوال علی نفس وعلی دینی وعلی اھلی وعلی اولادی وعلی مالی وعلی اصحابی وعلی ادیانھم وعلی اموالھم الف الف الف لاحول ولا قوۃ بااللہ العلی العظیم بسم اللہ ومن اللہ والی اللہ وعلی اللہ وفی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بسم اللہ علی شیءٍ اعطانیہ ربی بسم اللہ الذی لایضر مع اسماء شیءٍ فی الرض ولا فی السمآء وھو السمیع العلیم بسم اللہ خیر الاسماء فی الارض وفی السمآء بسم اللہ افتتح وبہ اختتم اللہ اللہ اللہ اعذو اجلی واکبر مما اخاف واحد ربک اللھم اعوذ من شر نفسی ومن شر غیری ومن شر غیزی ومن شر ماخلق ربی وذرء وبرء وبک اللھم احترذ منھم وبک اللھم اعوذ من شرورھم وبک اللھم ادرء فی غورھم واقدی بین بدی وایدیھم بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثلاثا ومثل ذالک عن یمینی وعن ایمانھم ومثل ذالک عن شمالی وعن شمالھم ومثل ذالک من خلفی ومن خلفھم ومثل ذالک من فوقی ومن فوقھم ومثل ذالک من تحتی ومن تحتھم ومثل ذالک محیط بی وبھم اللھم اجعلنی انی اسئلک لی ولھم من خیرک بیخرک الزی

Scanned with CamScanner

لا یملکه غیرک الھم اجعلنی وایاھم فی عبادک وعباذ کو عاتک وجوارک وامانتک وجذبک وحرذک وکنفک من کل شیطان وسلطان وانس وجان وباغ وحاسد وسبع وحیة وعقرب ومن کل دابة انت ربی انت ربی ربی اخذنیا صتیها ان ربی علی صراط مستقیم حسبی الرب من المربوبین حسبی الخالق من المخلوقین حسبی الرزاق من المرزوقین وحسبی الساتر من المستورین حسبی الناصر من المنصورین حسبی القاهر من المقهورین حسبی الذی هو حسبی حسبی الله ونعم الوکیل حسبی الله من جمیع خلق الله ان ویسی الله الذی نذل الکتاب وهو یتولی الصالحین واذا قرات القرآن جعلنا بینک وبین الذی لا یومنون بالا خرة حجاباً مستورا وجعلنا علی قلوبهم اکنة ان یفقهوه وفی اذنهم وقراً واذا کرت ربک فی القرآن وحده ولو اعلی ادبارهم تفوراً فان تولو افقل حسبی الله لااله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم ولا حول ولاقوة الا بالله العلی العظیم وصلی اللی علی سیدنا محمد وعلی اله وصحبه وسلم تسلیمانه کثیرا الی یوم الدین والحمد الله رب العلمین ثم ینفث عن یساره ثلاثا ومامه ثلاثا ثم بقول حیاتُ نفسی فی خزائن بسم الله الرحمن الرحیم اقفالها ثقتی با الله مقائح لا قوة الا باالله اوُافعُ بک اللهم عن نفسی مااطیق وما لا اطیق لا قدرةَ لمخلوقِ مع قدرة الخالق حسبی الله ونعم الوکیل وصلی الله علی سیدنا محمد وعلیٰ اله اصحابه وسلم تسلیماً کثیر اِلیٰ یوم الدین والحمد لله رب العلمین یا مَن بیده مفاتیح السموات الارض یا حی یاقیم یا ارحم الرّاحمین یا دلیل المتحرین ویا غیاث المستغین اغثنا بحق کھیعص وبحق حمٓسق وبحق طٰم ویٰسین وبجمیع القرآن المبین وبحق ایاک نعبدایاک نستعین امنین برحمتک یاارحم الراحمین.

دوستوں اولادوں، بہن بھائیوں بلکہ ہر ایک کے لئے نفع بخش ہے۔ اگر کسی کے خاندان میں کوئی ایک فرد اس کو معمول بنالے تو پورا خاندان، جادو جن، بلا و مصیبت، اچانک موت وحادثات اور ہر برائی سے محفوظ رہے۔ نہ صرف جسمانی مدافعت ہوتی ہے۔ بلکہ روحانی نفع بھی بے انتہاء ہوتا ہے

گھر کی حفاظت کے لئے مجرب دعا

ایک دفعہ رسول اکرام ﷺ مسجد میں ایک دعا کی

ایک دفعہ رسول اکرام ﷺ مسجد دعا کی فضیلت بیان فرمارہے تھے کہ کوئی اس دعا کو گھر میں رکھے یا پڑھے تو ہر غم و سے محفوظ رہیگا

فضیلت بیان فرمارہے تھے کہ کوئی اس دعا کو گھر میں رکھے یا پڑھے تو ہر غم واندوہ زمانے سے محفوظ رہے۔ اگر نعوذ باللہ اس شہر میں آگ بھی لگ جائے اور تمام شہر جل جائے مگر جس گھر میں یہ دعا ہو بفضل اللہ تعالیٰ وہ مکان محفوظ رہیگا۔ اتفاق سے ایک یہودی نے بھی یہ دعا سن لی اور اپنے گھر میں لکھ کر لگا دیا۔ جب وہ سفر پر گیا تو اتفاق سے اس محلہ میں آگ لگ گئی اور تمام محلہ اس کی زد میں آگیا۔ گھر کی یہودی عورت کسی دوسرے مکان پر چڑھ گئی اور اس نے یہ دیکھا کہ ایک سوار سبز پوش اس مکان کی آگ بجھا رہا ہے۔ اس طرح اس کا مکان بچ گیا۔ جب سارا قصہ یہودی کو پتہ چلا تو وہ مسلمان ہوگیا۔ اس دعا کو ۱۸ بار پڑھیں۔

جب وہ سفر پر گیا تو اتفاق سے اس محلہ مین آگ لگ گئی اور تمام محلہ اسکی زد میں آگیا۔ گھر کی عورت کسی دوسرے مکان پر چڑھ گئی اور اس نے یہ دیکھا کہ ایک سوار سبز پوش مکان کی آگ بجھا رہا ہے۔ اسطرح مکان بچ گیا۔ جب سارا قصہ یہودی کو پتہ چلا تو وہ مسلمان ہوگیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَاالٰہِ الْبَشَرُ وَیَا عَظِیمَ الْخَطَرِ وَیَا مَعْرُوْفَ الْاَشِیَ وَیَا عَزِیزُ الْمَنّوِ یَا مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اَیَاکَ نَعْبُدُوَاِیَاکَ نَسْتَعِیْنُ.

مال کی حفاظت کیلئے دعا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر تھا۔ وہ گھٹتا جاتا تھا۔ ایک رات جو انہوں نے اس کی نگہبانی کی تو ان کو ایک جانور بالغ لڑکے کے مشابہ نظر آیا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ جن ہے یا آدمی؟ اس نے کہا جن ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ذرا اپنا ہاتھ مجھے دے۔ اس نے اپنا ہاتھ ان کو دیا۔ تو کیا معلوم ہوا کہ اس کا ہاتھ کتے کا ہے اور اس کے بال کتے کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جن کی خلقت ایسی ہوتی ہے۔ اس نے کہا کہ جن اس بات کو جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ سخت کوئی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تو یہاں کیوں آیا؟ اس نے کہا کہ ہم کو خبر پہنچی ہے کہ تم صدقہ کو دوست رکھتے ہو۔ ہم اس لئے آئے ہیں کہ تمہارے کھانے میں کچھ حصہ ہم بھی لیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا چیز ہم لوگوں کو تم سے نجات دیتی ہے۔

اس نے کہا کہ یہ آیت جو سورہ البقرہ میں ہے۔ اَللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (سورۃ بقری ۲، آیت ۲۵۵) جو شخص شام کے وقت اس کو پڑھ لے تو صبح تک ہم لوگوں سے محفوظ رہے۔ اور جو شخص صبح کو اسے پڑھے تو شام تک ہم لوگوں سے محفوظ رہے۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کو بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس خبیث نے سچ کہا۔ اس کے پڑھنے کی تعداد ۷ بار ہیں۔

حفاظت کا مجرب ترین عمل

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ

الــعَــالَـمِیـنَ سے پوری سورۃ فاتحہ پھر ۴ بار قل ھو اللہ شریف ۶ بار پھر فلق ۲ بار والناس۔ ا بار پھر سورۃ بقرہ میں مفلحون تک ۲ بار پڑھیں۔ پھر آیت الکرسی ۳ بار پھر پڑھ کر سارے بدن پر ہاتھ پھیر دیں اور جہاں تک منظور ہو حصار لگالیں۔ انشاء اللہ کسی قسم کا جادو، جنات کا اثر نہیں پہنچے گا۔ زندگی بھر کا معمول ہے۔ نہایت مجرب ہے۔ ہمیشہ عادت بنانے والا عمل ہے۔

> حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے، انکے پاس کھجوروں کا ڈھیر تھا۔ وہ گھٹتا جاتا تھا۔ ایک رات جو انہوں نے اس کی نگرانی کی تو ان کو ایک جانور بالغ لڑکے کے مشابہ نظر آیا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟

ہر آفت اور بیماری سے حفاظت کا عظیم عمل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن، شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا۔ اور اس کو اور اس کے اہل وعیال کو اس رات میں کوئی آفت، بیماری، رنج وغم اور کوئی ناگوار چیز پیش نہ آئے گی۔ اور اگر یہ آیتیں کسی مجنون پر پڑھی جائیں تو اس کا افاقہ ہو جائے گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں۔ چار آیتیں سورہ بقرہ کی ابتدائی، پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں، پھر آخری سورہ بقرہ کی تین آیتیں۔

ہر شے سے حفاظت کا مجرب ترین عمل

دشمن سے حفاظت اور چور بدمعاش وقزاق سے امن میں رہنے کے لئے یہ بہت مفید ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک مرتبہ سفر میں ایک نہر کے کنارے قیام کیا۔ ہمارے پاس سے چند لوگ گزرے۔ انہوں نے کہا اس جگہ جو ٹھہر تا لٹ جاتا ہے۔ یہ سن کر میرے سب قافلہ والے ساتھی تو وہاں سے خوف کے سبب بھاگ گئے۔ مگر میں بستر جمائے رہا۔ کیونکہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک حدیث سنی تھی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

جس نے ۳۳ آیتیں کلام اللہ کی رات کو پڑھ لیں۔ اس کو صبح تک کوئی درندہ یا چور نقصان نہ پہنچا پائے گا۔ اور ہر مرض وبلاء سے اس کی جان اور اس کے اہل وعیال محفوظ رہیں گے۔ اس رات میں نہ سویا۔ اسی رات ایک جماعت دیکھی جو ننگی تلوا ریں لئے میرے طرف آئی مگر میرے قریب نہ آسکی۔ میں صبح کو وہاں سے روانہ ہوا۔ راستے میں ایک بوڑھا گھوڑے پر سوار ملا۔ اس نے مجھ سے کہا تو انسان ہے یا جن؟

میں نے کہا کہ میں اولاد آدم ہوں۔ اس نے کہا پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم نے رات تجھ پر ستر ۷۰ بار سے زائد حملے کئے اور جب بھی ہم تیرے قریب

> حضرت مسعود ؓ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کی دس آیتیں ہیں کہ اگر کوئی شخص رات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن، شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا

ہوئے تو سامنے ایک لوہے کی دیوار آگئی۔ میں نے کہا۔ حضرت ابن عمرؓ سے ایک حدیث سنی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ جو شخص ۳۳ آیتیں کلام اللہ کی پڑھ لے اسے اس رات کوئی درندہ یا چور صبح تک ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ جب اس بوڑھے نے یہ بات سنی تو گھوڑے سے اتر کر میرے سر کو بوسہ دے کر کہا۔

میں وعدہ کرتا آج سے قزاقی نہ کروں گا، مبارک

> گھوڑا سوار نے کہا پھر اسکی کیا وجہ ہے کہ رات تجھ پر ستر ۷۰ سے زائد حملے کئے جب بھی ہم تیرے قریب ہوئے تو سامنے لوہے کی دیوار آگئی، میں نے کہا حضرت ابن عمرؓ سے حدیث سنی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ جو شخص ۳۳ آیتیں کلام اللہ کی پڑھ لے اس رات وہ محفوظ رہیگا

آیات یہ ہیں۔ چار آیتیں آخر سورۃ بقرہ کی لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰتِ سے آخر تک اور تین آیتیں سورۃ اعراف کی (سورۃ اعراف ۷ آیت ۱ سے ۳) شروع سے سورۃ بقرہ کی آیتیں مُفلِحُونَ تک پھر آیت الکرسی ھُم فِیھَا خٰلِدُونَ (سورۃ بقرۃ ۲، آیت ۲۵۵ سے ۲۵۷) تک پھر اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ سے مُحْسِنِیْنَ (سورۃ اعراف ۷، آیت ۵۴ سے ۵۶) تک اور گیارہ آیتیں اول صافات کی لازب (سورۃ صافات ۳۷، آیت ۱ سے ۱۱) تک اور دو آیتیں آخر سورہ کی قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ (سورۃ اعراف ۷ آیت ۵۴ سے آخر تک اور تین آیتیں سورہ الرحمٰن کی یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَصِرَانِ تک اور آخر سورہ حشر لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ (سورۃ حشر ۵۹، آیت ۲۱ سے ۲۴) سے آخر سورہ تک اور آخر سورہ تک اور دو آیتیں سورہ جن کی وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا (سورۃ الرحمٰن ۵۵، آیت ۳۳ سے ۳۵) سے شَطَطًا (سورۃ جن ۷۲ آیت ۳ سے ۴) تک واضح رہے یہ آیتیں آیات الحرس کہلاتی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ان میں سوائے مراض کے دوا ہے۔ مثل جذام و برص وغیرہ۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ میں نے یہ آیات ایک بوڑھے مفلوج پر پڑھ کر دم کیں۔ فوراً سے آرام ہوگیا۔ ۱۳ مرتبہ پڑھیں۔

حفاظت کے لئے ایک مجرب عمل

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ آیت دشمنوں سے حفاظت کے لئے اکسیر ہے ۱۶ مرتبہ پڑھیں۔

حٰمٓ، عٓسٓقٓ کَذٰلِکَ یُوْحِیْ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

خوف ودہشت کے لئے مجرب دعا

جب چاروں طرف خوف ہو اور فتنہ پھیلا ہوا ہو تو درج ذیل آیت کو ستر مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ خوف و پریشانی لازمی دور ہو جائے گی ہے۔

رَبِّہٗ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

(سورۃ قمر ۵۴، آیت ۱۰)

خدا کا شکر ہے کتاب ایک ہے

صحابہ کرامؓ ہمیشہ تلاوت قرآن میں مصروف رہتے تھے اور تلاوت کا طریقہ یہ تھا کہ قرآن مجید کے متعدد ٹکڑے کر لئے تھے اور بلاناغہ اسکی تلاوت فرماتے تھے، ایک نووارد صحابی نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ ایک " ایک ٹکڑے میں کتنی سورتیں شامل تھیں۔ " بولے " تین، پانچ، سات، نو، گیارہ، تیرہ اور اخیر کی تمام چھوٹی سورتیں ایک ٹکڑے میں داخل تھیں۔

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ جن میں عجمی اور بدوی بھی شامل تھے تلاوت کر رہے تھے آپ ﷺ کاشانہ نبوت ﷺ سے برآمد ہوئے تو فرمایا پڑھے جاؤ سب کا طرز اچھا ہے اس کے بعد ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کو تیر کی طرح سیدھا کرلے گی لیکن اس کا مقصد ثواب آخرت نہ ہوگا بلکہ دنیا ہوگی۔"

اسی طرح ایک روز صحابہ کرامؓ تلاوت کر رہے تھے آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا خدا کا شکر ہے خدا کی کتاب ایک ہے اور تم میں سرخ سیاہ سپید ہر قسم کے لوگ ہیں۔

رمضان میں یہ شوق اور بھی ترقی کر جاتا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اس شوق کو دیکھا تو فرمایا کہ " پورے ایک مہینے میں قرآن ختم کیا کرو " بولے کہ " مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے " حکم ہوا بیس دن میں " گزارش کی کہ " میں اس سے بھی زیادہ طاقت پاتا ہوں " فرمایا پندرہ دن میں " بولے کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے ارشاد ہوا کہ " دس دن میں " عرض کی کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے فرمایا۔" کے سات دن میں اور اب اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔

سخت سے سخت مصیبت میں بھی صحابہ کرامؓ کے اس شوق میں کوئی فرق نہیں آتا تھا بلکہ اس حالت میں قرآن مجید ہی ان کے لئے مایہ تسکین ہوتا تھا جس وقت حضرت عثمانؓ کی شہادت واقع ہوئی وہ قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف تھے چنانچہ ان کے خون کے

تحقیق: مولانا عبدالسلام ندوی

قطرے قرآن مجید کی اس آیت پر گرے۔

قرآن مجید کی تلاوت ہم بھی کرتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ سر کا بوجھ اتار رہے ہیں، لیکن بعض صحابہؓ اس خوش الحانی کے ساتھ قرآن پڑھتے تھے کہ سننے والوں پر محویت کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ ایک رات حضرت عائشہؓ گھر میں دیر کو آئیں رسول اللہ ﷺ نے وجہ پوچھی تو بولیں آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص قرآن پڑھ رہے تھے میں نے ایسی قرات کبھی نہیں سنی تھی، آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ ہو لیے اور کہا " یہ سالم مولیٰ بن حذیفہ ہیں خدا کا شکر ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ موجود ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن قیسؓ نہایت خوش الحان تھے ایک روز وہ قرآن پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سنا تو پوچھا کون ہے: لوگوں نے نام بتایا تو فرمایا ان کو نغمہ داؤدی عطا کیا گیا ہے۔

حضرت ابو عثمانؓ نہدی کا بیان ہے کہ " میں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے لیکن میں نے جنگ و بربط کی آواز کو بھی ابو موسیٰ اشعریؓ کی خوش الحانی سے بہتر نہیں پایا وہ ہم کو نماز فجر پڑھاتے تھے تو جی چاہتا تھا کہ پوری سورہ بقرہ پڑھ ڈالتے۔

وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو فرماتے کہ " ہم خدا کا شوق دلاؤ وہ قرات شروع کرتے اور حضرت عمرؓ نہایت محویت سے سنتے ایک بار اسی حالت میں کسی نے کہا " نماز کا وقت آ گیا۔" بولے کیا یہ نماز نہیں ہے۔ وہ قرآن پڑھتے تو ازواج مطہراتؓ نہایت شوق سے سنتیں ایک دن ان کو معلوم ہوا تو بولے کہ، اگر مجھے خبر ہوتی تو تم لوگوں کو اور بھی شوق دلاتا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ہی کی خصوصیت نہیں بلکہ خوش الحانی ان کے تمام قبیلہ کا وصف امتیازی تھا رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ رات کو جب قبیلہ اشعری کے لوگ آتے ہیں تو میں ان کی قرآن خوانی ہی سے ان کے جائے قیام کو پہچان لیتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سائبؓ بھی نہایت خوش الحان تھے خود ان کا بیان یہ کہ ایک دن میرے پاس حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آئے اور کہا کہ " میں نے سنا ہے کہ تم قرآن نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے ہو میں

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قرآن غم کے لئے نازل ہوا ہے، اس لئے جب پڑھو تو روؤ اگر نہیں روتے تو رونی صورت بناؤ اور اس کو خوش الحانی کیساتھ پڑھو۔

صحابہ کرامؓ تلاوت کی حالت میں قرآن مجید کے ادب و احترام کا نہایت لحاظ رکھتے تھے، حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ کا بیان ہے کہ "میں ہاتھ میں قرآن مجید کے لئے ہوتا تھا اور حضرت بن ابی وقاصؓ تلاوت فرمارہے تھے میں نے بدن کھجلایا تو حضرت سعدؓ نے فرمایا شاید تم نے اپنے شرمگاہ کا مس کیا میں نے کہا ہاں بولے جاؤ وضو کرو۔

> آپ ﷺ نے فرمایا کہ "پورے ایک مہینے میں قرآن ختم کیا کرو" بولے کہ "مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے" "حکم ہوا بیس دن میں" گزارش کی کہ "میں اس سے بھی زیادہ طاقت پاتا ہوں" فرمایا پندرہ دن میں" بولے کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے

حضرت عبداللہ بن عمر تلاوت فرماتے تھے تو جب تک فارغ نہ ہو جائیں کسی سے بات چیت نہیں کرتے تھے۔

حفظِ قرآن: قرآن مجید کی متفرق سورتیں اگرچہ تقریباً تمام صحابہؓ کو یاد تھیں لیکن ان میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابوایوبؓ، حضرت عبادہ بن الصامتؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت معاذ ابن جبلؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابوزیدؓ، حضرت سالمؓ، حضرت ابوالدرداءؓ نے خود رسول اللہؐ کی زندگی میں پورا قرآن حفظ کرلیا تھا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو خود بھی اس پر نہایت فخر تھا ایک بار انہوں نے ایک خطبے میں فخریہ لہجے میں فرمایا کہ "میں نے خود رسول اللہ کی زبان مبارک سے کچھ اوپر ستر آیتیں یاد کی ہیں تمام اصحاب رسول اللہ ﷺ جانتے ہیں کہ میں ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا عالم ہوں۔ لیکن حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس سے لازم نہیں آتا کہ اس زمانے میں اور صحابہؓ حافظ قرآن نہ تھے بلکہ اور حفاظ کی تعداد ان سے بہت زیادہ تھی چنانچہ غزوہ بیر معونہ میں جو ستر صحابہؓ شہید ہوئے سب کے سب قراء کہے جاتے تھے۔

حضرت ابی بن کعبؓ کی نسبت حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے ابی اقرانا ہم میں قرآن کے سب سے زیادہ قاری ابی ہیں۔ اسی بناء پر جب نماز تراویح باجماعت قائم کی تو حضرت ابی ابن کعبؓ کو امام بنایا اور اسی فضیلت کی بنا پر حضرات ابی بن کعبؓ حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوزیدؓ پر ان کے قبیلہ خزرج کو بڑا ناز تھا۔ ایک بار قبیلہ اوس و خزرج میں مفاخرت ہوئی تو اوس نے کہا کہ "ہم میں نظلہ بن عامرؓ ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا ہم میں عاصم بن ثابتؓ ہیں جن کے جسم کو بھڑوں نے کفار کی دست برد سے محفوظ رکھا تھا، ہم میں سعد بن معاذؓ ہیں جن کی موت پر عرش الٰہی ہل گیا تھا، ہم میں خزیمہ بن ثابت ہیں جن کی شہادت کو رسول اللہ ﷺ نے دو شہادتوں کے برابر قرار دیا، خزرج بولے ہم میں چار شخص ہیں جنھوں نے خود عہد نبوت میں قرآن یاد کرلیا تھا پھر ان بزرگوں کے نام لئے۔

> جن کی موت پر عرش الٰہی ہل گیا تھا ہم میں خزیمہ بن ثابت ہیں جن کی شہادت کو رسول اللہ ﷺ نے دو شہادتوں کے برابر قرار دیا

ان بزرگوں کے علاوہ بہت سے صحابہؓ تھے جن کو قرآن مجید ازبر یاد تھا ان میں حضرت مجمع بن جاریہؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے نام ہم کو معلوم ہیں لیکن جن کے نام معلوم نہیں ان کی تعداد ان سے بھی زیادہ ہے جنگ یمامہ میں بکثرت حفاظ شریک ہوئے تھے چنانچہ ان ہی لوگوں کے شہید ہونے پر حضرت عمرؓ کو جمع قرآن کا خیال پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کو اس پر آمادہ کیا۔

ان لوگوں کی نسبت حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں۔ جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان میں اکثر لوگوں نے قرآن کو حفظ کرلیا تھا۔

تسبیح و تہلیل: تسبیح و تہلیل پاک مذہبی زندگی کی مخصوص علامت ہے اس لئے صحابہ کرامؓ اکثر تسبیح و تہلیل کیا کرتے تھے، جب جہاد میں روانہ ہوتے تو تمام پہاڑیاں ان کے غلغلہ تسبیح و تہلیل سے گونج اٹھتی تھیں اس وقت اگرچہ عقیق و کہربا کی تسبیح موجود نہ تھی تاہم سنگریزے اور کھجور کی گھٹلیوں کی کمی نہ تھی جن صحابہؓ نے خاص طور پر تسبیح و تہلیل کا التزام کرلیا تھا ان ہی سے تسبیح کا کام لیتے تھے ایک بار آپ ﷺ نے ایک تھیلی بنا رکھی تھی جس میں کنکریاں یا گھٹلیاں بھری رہتی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھتے تھے جب تھیلی خالی ہوجاتی تو وہ لونڈی کو حکم دیتے تو وہ پھر بھر دیتی۔

ذکر الٰہی: ذکر الٰہی صحابہ کرام کا محبوب ترین مشغلہ تھا خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کے اس وصف کو نمایاں کیا ہے۔ والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات ایک دن حضرت امیر معاویہؓ مسجد میں آئے تو دیکھا کہ لوگوں کا حلقہ ذکر قائم ہے بولے کیوں بیٹھے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا "ذکر الٰہی کرتے ہیں" پھر فرمایا صرف اسی لئے بیٹھے ہو جواب ملا ہاں صرف اس لئے فرمایا ایک بار اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کا حلقہ ذکر دیکھا تو اسی طرح سوال کیا" اور جواب ملنے پر فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

> حضرت امیر معاویہؓ نے بولا کیوں بیٹھے ہو لوگوں نے جواب دیا ذکر الٰہی کرتے ہیں پھر فرمایا صرف اسی لئے بیٹھے ہو جواب ملا ہاں صرف اس لئے فرمایا ایک بار اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کا حلقہ ذکر دیکھا تو اسی طرح سوال کیا اور جواب ملنے پر فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے

صحابہ کرامؓ جب نماز سے فارغ ہوتے تو نہایت بلند آہنگی سے ذکر الٰہی کرتے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب میں یہ غلغلہ سنتا تو سمجھ جاتا کہ صحابہؓ نماز پڑھ کر واپس آتے ہیں۔

خوف قیامت: صحابہ کرامؓ کے دلوں میں قیامت کا

Scanned with CamScanner

خوف اس قدر سما گیا تھا کہ اس کے ڈر سے ہر وقت کانپتے رہتے تھے ایک بار دفعتاً اندھیرا ہو گیا ایک صاحب نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا عہد نبوت میں بھی ایسا ہوتا تھا۔" بولے معاذ اللہ اگر ہوا بھی تیز ہو جاتی تو ہم سب قیامت کے ڈر سے مسجد کی طرف بھاگ دوڑتے تھے۔

> صحابہ کرامؓ کے دلوں میں قیامت کا خوف اس قدر سما گیا تھا کہ اسکے ڈر سے ہر وقت کانپتے رہتے تھے ایک بار دفعتاً اندھیرا ہو گیا ایک صاحب نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا عہد نبوت میں ایسا ہوتا تھا بولے معاذ اللہ اگر ہوا بھی تیز ہو جاتی تو ہم قیامت کے ڈر سے مسجد کی طرف دوڑتے تھے

یہ خوف قیامت ہی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرامؓ پر وقائع اخروی کے ذکر سے رقت طاری ہو جاتی تھی بے ہوش ہو جاتے تھے گر پڑتے تھے ایک بار دو صحابیوں میں وراثت کے متعلق نزاع پیدا ہوئی۔ گواہ کسی کے پاس نہ تھا دونوں صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا میں ایک آدمی ہوں ممکن ہے کہ تم میں کوئی نہایت چرب زبان اور طرار ہو اور میں اس کے موافق فیصلہ کر دوں لیکن اگر یہ اس کا حق نہیں ہے تو اس کو یقین کرنا چاہیے کہ میں نے اس کے گلے میں آگ کا ایک طوق لٹکا دیا ہے دونوں بزرگ آخرت کے خوف سے رونے لگے اور ہر ایک نے اپنا حق دوسرے کو دینا چاہا۔"

جب یہ آیت نازل ہوئی۔

یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شئی عظیم

لوگوں اپنے خدا سے ڈرو کیونکہ قیامت کا زلزلہ ایک بڑی مصیبت ہوگی۔

تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کی طرف خطاب کر کے فرمایا جانتے ہو یہ کون سا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جب خدا آدم سے کہے گا کہ آگ کی فوج بھیجو کہیں گے خداوند آگ کی فوج کون ہے؟ خدا کہنے لگا ہزار میں نو سو ننانوے جہنم میں جھونکے جائیں گے اور جنت میں صرف ایک "تمام صحابہؓ یہ سن کر بے اختیار رو پڑے" ۔ایک بار شفیا الاصحی مدینہ میں آئے دیکھا کہ ایک بزرگ کے سامنے بھیڑ لگی ہوئی ہے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں؟ لوگوں نے کہا ابو ہریرہؓ پاس آئے اور جب لوگ ہٹ گئے تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان فرمایئے۔" فرمایا بیان کرتا ہوں یہ کہہ کر چیخے اور بے ہوش ہو گئے۔ :افاقہ ہوا تو کہا ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو اس گھر میں آپ ﷺ نے مجھی سے بیان فرمائی تھی پھر چلائے اور غشی طاری ہو گئی ہوش آیا تو منہ پوچھا اور پھر یہی الفاظ فرمائے پھر چلائے اور زمین پر گرنے لگے شفیا نے فوراً تھام لیا ہوش آیا تو فرمایا کہ" قیامت کے دن خدا بندوں کے فیصلے کے لئے اترے گا

> آپ ﷺ نے فرمایا میں ایک آدمی ہوں ممکن ہے کہ تم میں کوئی نہایت چرب زبان اور طرار رہو اور میں اس کے موافق فیصلہ کر دوں

تو پہلے تین شخص طلب کئے جائیں کہ ایک قاری ایک دولتمند ایک مجاہد خدا قاری سے پوچھے گا کیا ہم نے تجھ کو قرآن کی تعلیم نہیں دی؟ اس پر تو نے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا کہ میں نے رات دن اس کی تلاوت کی خدا کہے گا جھوٹ بکتے ہو تم نے یہ سب اس لئے کیا ہے کہ لوگ تم کو قاری کا خطاب دیں۔" دولت مند سے سوال ہوگا تو وہ کہے گا کہ میں نے صلہ رحمی اور صدقہ دیا اور خدا کہے گا یہ جھوٹ ہے تم نے یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ لوگ تم کو فیاض کہیں مجاہد سے پوچھا جائے گا وہ کہے گا تو نے مجھ کو جہاد کا حکم دیا میں لڑا اور شہید ہوا خدا فرمائے گا یہ تو غلط ہے تمہارا صرف یہ مقصد تھا کہ لوگ تم کو بہادر کہیں۔ یہ بیان کر کے رسول اللہ ﷺ نے میرے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ سب سے پہلے ان ہی پر جہنم کی آگ بھڑکے گی شفیا نے مدینہ سے آکر حضرت امیر معاویہؓ سے یہ حدیث بیان کی تو وہ روتے روتے قریب بہلاکت ہو گئے۔

> آپ ﷺ نے صحابہؓ کی طرف خطاب کر کے فرمایا جانتے ہو یہ کون سا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جب خدا آدم سے کہے گا کہ آگ کی فوج بھیجو کہیں گے خداوند آگ کی فوج کون ہے؟ خدا کہنے لگا ہزار میں نو سو ننانوے جہنم میں جھونکے جائیں گے اور جنت میں صرف ایک

صحابہ کرامؓ کو ہر قسم کی دنیوی تکلیفیں قبول تھیں دنیوی مال و متاع کا قربان کر دینا منظور تھا لیکن عذاب اخروی گوارا نہ تھا ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کی عیادت کی دیکھا کہ سوکھ کے قاق ہو گئے ہیں فرمایا کیا تم صحت کی دعا نہیں کرتے تھے۔" بولے میں یہ دعا کرتا تھا کہ اے خدا اگر تو مجھے عذاب اخروی دینا چاہتا ہے تو دنیا ہی میں دے۔"

جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی حسن رفاقت کا حق ادا کیا اور وہ آپؓ سے راضی ہو گئے۔ پھر ابو بکرؓ کی حسن رفاقت کا حق ادا کیا، اور وہ آپؓ سے راضی ہو گئے پھر ان کے اصحاب کی حسن رفاقت کا حق ادا کیا اور اگر آپ ﷺ ان کو داغِ جدائی دے کر گئے تو وہ آپؓ سے راضی رہیں گے۔ بولے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کی حسن رفاقت اور ان کی رضامندی تو ایک احسان الٰہی تھا، یہ گھبراہٹ صرف تمہارے اور تمہارے اصحاب کے لئے ہے۔ خدا کی قسم اگر زمین کی سطح پر سونا بکھیر دیا جائے تو میں اس کو دے کر عذاب الٰہی سے بچنے کو ترجیح دوں گا، شدت خوف قیامت سے ان کو یہی غنیمت معلوم ہوتا تھا کہ وہ اگر جنت میں داخل نہیں ہو سکتے تو کم از کم عذاب دوزخ سے تو بچ جائیں اور عذاب و ثواب برابر برابر ہو جائیں، بولے خدا کی قسم نہیں، ہم نے آپ ﷺ کے بعد بھی جہاد کیا، روزہ رکھا، نماز پڑھی بہت سے نیک کام کئے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سے لوگ اسلام لائے ہم کو ان اعمال سے بڑی بڑی توقعات ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا" اس ذات کی قسم جس کے

ہاتھ میں میری جان ہے مجھے تو یہی غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان کے بدلے عذاب سے بچ جائیں اور نیکی وبدی برابر سرابر ہوجائے۔"

خوف عذاب قبر

قبر سفر آخرت کی پہلی منزل ہے،اس لئے صحابہ کرام ؓ اس منزل کو نہایت کٹھن سمجھتے تھے اور اس کے دشوار گذار اور پر خطر راستوں سے ہمیشہ لرزتے رہتے تھے،ایک بار رسول اللہ ﷺ نے قبر کی آزمائش اور امتحان پر خطبہ دیا تو صحابہ کرام ؓ چیخ اٹھے۔حضرت عمرو ابن العاص کا انتقال ہونے لگا،تو وصیت کی کہ " مجھ کو دفن کرنا تو تھوڑی سی خاک ڈالنا۔پھر قبر کے پاس اتنی دیر تک کھڑے رہنا کہ اونٹ ذبح کردیئے جائیں۔اوران کا گوشت تقسیم کردیا جائے تا کہ تمہارے ساتھ انس قائم کر رہے اور اتنی دیر میں خدا کے قاصدوں (منکر نکیر) کا جواب سوچ لوں"۔

گریہ وبکا

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کے دلوں کو موم کی طرح نرم گذار کردیا تھا اس لئے جب رسول اللہ ﷺ کے خطبات ومواعظ سنتے،قرآن مجید پڑھتے یا خشیت الٰہی کا موقع آتا تو ان پر رقت طاری ہوجاتی اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑتے۔

ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو ہنستے کم اور روتے بہت تمام صحابہ ؓ منہ ڈھانپ کر رونے لگے اگر کسی کے دل میں رائی برابر بھی غرور ہوگا تو وہ مرنے کے بعد دوزخ میں داخل ہوگا،"

حضرت عبد اللہ بن قیس انصاری ؓ یہ سن کر رو پڑے،آپ ﷺ نے فرمایا " کیوں روتے ہو؟ " بولے " آپ ﷺ کا ارشاد سن کر فرمایا تمہیں خوش خبری ہو کہ تم جنتی ہو۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب قرآن مجید کی یہ آیت:

الم یان للذین امنو ا ان تخشع قلو بھم لذکر اللہ،

" کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ خدا کے ذکر پر ان کے دل گداز ہوں۔" پڑھتے تھے تو بے اختیار رو پڑتے تھے اور دیر تک روتے رہتے تھے۔

ایک بار انہوں نے حضرت عمیرؓ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا، اس دن ان لوگوں کا کیا خیال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے۔

تو اس قدر روئے کہ داڑھی اور گریبان دونوں تر ہوگئے۔

حضرت سہیل بن عمروؓ جب قرآن پڑھتے تھے تو ان پر گریہ طاری ہوجاتا تھا۔تمام صحابہ ؓ میں حضرت ابوبکرؓ نہایت رقیق القلب تھے،وہ قرآن مجید پڑھتے تھے تو ان پر اس قدر اثر پڑتا تھا کہ بے اختیار روتے تھے۔

ایک بار حضرت عکرمہؓ نے حضرت اسماءؓ سے پوچھا کہ صحابہ ؓ پر خوف الٰہی سے کبھی غشی بھی طاری ہوتی تھی، بولیں نہیں وہ صرف روتے تھے۔

الحبُ فی اللہ

اسلام ایک رشتہ اتحاد تھا جو صحابہ کرامؓ کو دور دور سے کھینچ کر لاتا تھا اور ایک دائمی محبت کے سلسلہ میں منسلک کردیتا تھا مہاجرین وانصار دونوں کا خاندان الگ تھا،سلسلہ نسب الگ تھا طرز معاشرت الگ تھا لیکن یہ صرف اسلام کا تعلق تھا جس نے دونوں کو اس قدر متحد کردیا کہ دونوں بھائی بھائی ہوگئے اور مال میں جائیداد میں وراثت میں ایک دوسرے کے شریک ہوگئے اسی کا نام حب فی اللہ اور صحابہ کرامؓ کا ہر فرد اسی محبت کے نشہ میں چور تھا،ایک صحابی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میرے دو بھائی تھے اور میں ایک سے صرف خدا او ر رسول ﷺ کے لئے محبت رکھتا ہوں انہوں نے کہا کہ جس ذات خدا کے لئے تم مجھ سے محبت رکھتے ہو میں بھی اسی ذات کے لئے تم سے محبت رکھتا ہوں۔"

یہ حب فی اللہ ہی کا نتیجہ تھا کہ جو لوگ کوئی نیک کام کرتے تھے صحابہ کرام ؓ کو ان سے محبت ہوجاتی تھی ایک بار حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا نام لیا اسی دن سے میں برابر ان کو محبوب رکھتا ہوں۔

ایک بار قبیلہ بنو تمیم کا صدقہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میری قوم کا صدقہ ہے اور یہ لوگ دجال کے مقابلے میں سب سے قوی تر ہیں حضرت ابو ہریرہ ؓ کا بیان ہے کہ عرب کے قبائل میں کوئی قبیلہ مجھے اس قبیلہ سے زیادہ مبغوض نہ تھا لیکن جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی نسبت یہ کلمات سنے وہ مجھے محبوب ہوگیا۔

البغض فی اللہ: صحابہ کرامؓ ہمہ تن محبت تھے،اس لئے ان کے نزدیک بغض سے زیادہ کوئی چیز مبغوض نہ تھی تاہم خدا کے عشق میں انہوں نے دوسروں کی محبت کو بھلا دیا تھا وہ اگر محبت کرتے تھے تو خدا ہی کے لئے اور بغض رکھتے تھے تو خدا ہی کے لئے۔بیٹا ہر شخص کو محبوب ہوتا ہے لیکن اگر وہ خدا سے محبت نہیں رکھتا تو اس سے کوئی عاشق خدا محبت نہیں رکھ سکتا،حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اسلام نہیں لاتے تھے اس لئے حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھائی تھی کہ ان کو وراثت نہ دوں گا،بی بی سب کو محبوب ہے لیکن خدا اور رسول کی محبت نے صحابہ ؓ کے لئے ایسی محبوب چیز کو بھی مبغوض بنا دیا تھا۔

صحابہ کرام ؓ کو ہر قسم کی دنیوی تکلیفیں قبول تھیں دنیوی مال ومتاع کا قربان کردینا منظور تھا لیکن عذاب اخروی گوارانہ تھا ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کی عیادت کی دیکھا کہ سوکھ کے قاق ہوگئے ہیں فرمایا کیا تم صحت کی دعا نہیں کرتے تھے۔

حضرت عمرو ابن العاص کا انتقال ہونے لگا تو وصیت کی کہ مجھ کو دفن کرنا تو تھوڑی سی خاک ڈالنا پھر قبر کے پاس اتنی دیر تک کھڑے رہنا کہ اونٹ ذبح ہوجائیں

انکے نزدیک بغض سے زیادہ کوئی چیز مبغوض نہ تھی تاہم خدا کے عشق میں انہوں نے دوسروں کی محبت کو بھلا دیا تھا وہ اگر محبت کرتے تھے تو خدا ہی کیلئے اور بغض رکھتے تھے تو خدا ہی کیلئے بیٹا ہر شخص کو محبوب ہوتا ہے لیکن اگر وہ خدا سے محبت نہیں رکھتا تو اس سے کوئی عاشق خدا محبت نہیں رکھ سکتا

ہمارے دین کی رو سے حجاب یہ ہے کہ سارا جسم ڈھکا ہوا ہو اور صرف چہرہ اور ہاتھ کھلے رکھیں جائیں اور اگر عورتیں چاہیں تو وہ ان کو بھی ڈھانپنا لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حجاب کا حکم کیوں دیا ہے۔ اس کے بارے میں سورہ احزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 59 میں ہے۔

والے کو سزائے موت دیتا ہے (زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا اور کوڑے مارنا ہے) غیر مسلم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اتنی بڑی سزا بہت سے لوگ اسلام کو وحشیانہ اور ظالمانہ مذہب کہتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ میں نے بہت سے غیر مسلموں سے یہ پوچھا ہے کہ فرض کریں

امریکہ جو اس وقت دنیا کا سب سے ترقی یافتہ ملک سمجھا جاتا ہے اس کے اندر 1990 کی ایف بی آئی کی رپورٹ کے مطابق ریپ (عصمت دری) کے 102555 مقدمات درج کیے گئے۔ ان مقدمات کے بارے میں کہا گیا کہ یہ صرف 16 فیصد مقدمات

اسلام آبروریزی کی سزا موت دیتا ہے مگر!

ممبئی کے ایک جلسہ میں حاضرین کے سوالوں کے اسلامی رو سے جوابات

اے نبی! اپنی بیبیوں اور اپنی بیٹیوں کو اور مومنوں کی عورتوں کو فرما دیں کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں ڈال لیا کریں، یہ ان کے لئے قریب تر ہے کہ ان کی پہچان ہو جائے اور انہیں نہ ستایا جائے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

بات کو سمجھنے کے لئے مثال کے طور پر فرض کریں دو جڑواں بہنیں ہیں اور دونوں خوبصورت ہیں اور وہ ایک گلی میں جارہی ہوں۔ ایک نے اسلامی حجاب پہنا ہوا ہو جبکہ دوسری منی سکرٹ میں ملبوس ہو۔ گلی کی نکڑ پر ایک بدمعاش کھڑا ہوا ہو کس لڑکی کو چھیڑنے کا منتظر ہے۔ وہ کس سے چھیڑ چھاڑ کرے گا؟ حجاب میں ملبوث لڑکی سے یا منی سکرٹ والی لڑکی سے وہ لباس جو جسم کو چھپانے کی بجائے نمایاں کرتا ہو وہ مخالف نس کو چھیڑ چھاڑ اور بدکاری کی دعوت دیتا ہے اس لئے قرآن صحیح کہتا ہے کہ حجاب عورت کو بے حیا مردوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

ہمارا قریب از فطرت دین اسلام عصمت دری کرنے

خدانخواستہ کوئی آپ کی بیوی، ماں یا بہن سے زیادتی کرتا ہے ان کی عزت پامال کرتا ہے اور آپ کو جج بنایا جائے اور مجرم کو آپ کے سامنے لایا جائے تو آپ اس

ڈاکٹر ذاکر نائیک

کے لئے کون سی سزا تجویز کریں گے؟ سب نے جواب دیا "ہم اسے قتل کردیں گے" اور کچھ نے تو یہاں تک کہا کہ ہم اس پر اس وقت تک تشدد کرتے رہیں گے جب تک کہ اس کی جان نہ نکل جائے۔ اگر کوئی آپ کی بیوی، بیٹی، بہن یا ماں کی عصمت دری کرے تو آپ اسے قتل کرنا چاہیں گے مگر جب کسی اور کی بیوی، بیٹی، بہن یا ماں کے ساتھ کوئی ایسا کرے اور اسے سزا دی جارہی ہو تو آپ اس سزا کو ظالمانہ اور وحشانیہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ کیا یہ دوہرا معیار نہیں ہے؟ یہی دوہرا معیار ساری خرابی کی جڑ ہے۔

ایک حقیت پسندانہ نظر سے جائزہ لیجئے تو پتا چلے گا کہ

ہیں جو درج ہوئے یا ان کی رپورٹ کی گئی۔ 1990 کے ان مقدمات کی صحیح تعداد جاننے کے لئے ان کو 16/600 یعنی 6.25 سے ضرب دو یہ تعداد 640968 بنتی ہے۔ اگر اس تعداد کو سال کے دنوں پر تقسیم کیا جائے تو روزانہ 1756 بنتی ہے۔ بعد میں ایک اور رپورٹ آئی جس کے مطابق اس سال ان واقعات کی اوسطاً تعداد 1900 واقعات روزانہ پیش آئے۔ امریکہ کے محکمہ انصاف کے نیشنل کرائم سروے بیورو کے مطابق 1996 میں 31 فیصد تھی۔ ان واقعات کی اصل تعداد 990332 بنتی ہے جو دس لاکھ کے قریب قریب ہے۔ یعنی امریکہ میں اس سال ہر 32 سیکنڈ کے بعد آبروریزی کا ایک واقعہ پیش آیا۔ یعنی امریکی اب اس جرم میں مزید دلیر ہو گئے۔ ایف بی آئی رپورٹ کے مطابق وہاں جتنے واقعات کی رپورٹ کی گئی ان میں صرف دس فیصد مجرم کو گرفتار کیے گئے جو کل تعداد کا 1.6 فیصد تھے۔ ان گرفتار لوگوں میں سے 50 فیصد مجرموں کو مقدمہ قائم ہونے کی نوبت آنے سے پہلے ہی

چھوڑ دیا گیا۔ مطلب یہ کہ صرف 0.8 فیصد مجرموں کو مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ اس کو یوں سمجھ لیں کہ اگر ایک شخص 125 مرتبہ یہ جرم کرتا ہے تو اسے صرف ایک بار سزا ملنے کا امکان ہے۔ ایک دوسری رپورٹ کے مطابق پچاس فیصد لوگوں جن کو ان مقدمات کا سامنا کرنا پڑا انہیں ایک سال سے بھی کم قید کی سزا ہوئی۔ امریکی قانون میں اس جرم کی سزا سات سال قید ہے مگر پہلی دفعہ ایسا جرم کرنے والے کے ساتھ جج نرمی اختیار کرتا ہے۔ زرا سوچیں کہ ایک شخص 125 دفعہ جرم کرتا ہے اور اس کے مجرم ٹھہرائے جانے کا ایک فیصد امکان ہوتا ہے اور اس میں بھی نصف مرتبہ جج نرمی کا رویہ اختیار کرتے ہوئے اسے ایک سال سے بھی کم مدت کی سزا دیتا ہے۔ فرض کریں امریکہ میں اسلامی شریعت کو نافذ کر دیا جائے۔ جب کوئی شخص کسی عورت کی طرف دیکھے تو اپنی نظروں کو نیچا کر لے اور عورت حجاب میں رہے اور اس کا سارا جسم سوائے ہاتھوں اور چہرے کے ڈھکا ہوا ہو۔ اس صورت حال میں کوئی کسی کی آبروریزی کرتا ہے اور مجرم کو شرعی سزا دی جاتی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح اس جرم کی شرح بڑھ جائے گی، وہی رہے گی یا کم ہو جائے گی؟ یقیناً کم ہو جائے گی اور یہ نفاذ شریعت اسلامی کی برکت کا نتیجہ ہوگا۔ اسلام ایک بہترین نظام حیات ہے کیونکہ اس کی تعلیمات صرف نظریاتی نہیں بلکہ یہ انسانیت کو پیش آنے والے مسائل کا عملی حل بھی پیش کرتا ہے اسی لئے اسلام انفرادی و اجتماعی سطح پر بہترین نتائج حاصل کرتا ہے۔ اسلام ایک قابل عمل عالمگیر مذہب ہے جو کسی ایک قومی یا نسل تک محدود نہیں ہے اس لئے دوسرے مذاہب کے مقابلے میں صرف اسلا ہی ایک ایسا دین ہے جس کو اختیار کر کے انسان اپنی زندگی کے راستے کو سیدھا کر کے اپنی آخرت کی زندگی میں بھی کامیاب و کامران ہو سکتا ہے اور آخرت کی زندگی کی کامیابی ہی اصل میں حقیقی کامیابی ہے یہ دنیاوی عیش و آرام تو عارضی اور فنا ہو جانے والا ہے۔

اے نبی ﷺ ہم دیکھتے ہیں بار بار آپ کے روئے مبارک کا آسمان کی طرف پھرنا تو ضرور ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ سو آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں۔" ہمارا پیارا اسلام دین وحدت ہے۔ اسلام نے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے ایک قبلہ مقرر کیا ہے

سوال 2: آپ کہتے ہیں کہ اسلام بتوں کی پوجا کو منع کرتا ہے تو پھر مسلمان اپنی عبادت یعنی نماز وغیرہ میں کعبہ کے آگے کیوں جھکتے ہیں اور اس کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ کیا ئی بت پرستی نہیں؟

جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمان کعبے کو پوجتے ہیں تو ان سے پوچھیں کہ کون بتوں کو پوجنے والا اس بات کے اوپر چڑھ کر کھڑا ہو سکتا ہے

جواب: بات کو غور سے سنئے گا۔ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ ہے یعنی وہ سمت جس کی طرف منہ کر کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمان نماز مین اگرچہ کعبہ کی طرف رخ کرتے ہیں لیکن وہ کعبہ کو پوجتے نہیں اور نہ ہی اس کی عبادت کرتے ہیں۔ مسلمان صرف اللہ کے آگے جھکتے ہیں اور اسی کی عبادت کرتے ہیں، سورہ بقرہ سورہ نمبر 2 میں ہے۔

"اے نبی ﷺ ہم دیکھتے ہیں بار بار آپ کے روئے مبارک کا آسمان کی طرف پھرنا تو ضرور ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ سو آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں۔"

ہمارا پیارا اسلام دین وحدت ہے۔ اسلام نے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے ایک قبلہ مقرر کیا ہے اور انہیں حکم دیا ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں نماز کے وقت کعبے کی طرف اپنا رخ کر لیں۔ جو کعبے کی جانب مغرب رہتے ہیں وہ اپنا رخ مغرب کی طرف کریں گے۔ مسلمانوں نے ہی سب سے پہلے دنیا کا نقشہ بنایا اور ان کے نقشوں میں جنوب کو اوپر کی طرف اور شمال کو اوپر اور جنوب کو نیچے کی طرف دکھایا گیا ہے جیسا کہ آج کل کے نقشے موجود ہیں اور الحمدللہ کعبہ تقریباً درمیان میں ہی ہے۔ جب مسلمان مسجد حرام میں جاتے ہیں تو وہ کعبہ تقریباً درمیان میں ہی ہے۔ جب مسلمان مسجد حرام میں جاتے ہیں تو وہ کعبے کے گرد طواف کرتے ہیں اور یہ عمل ایک اور سچے معبود پر ایمان اور اس کی عبادت کا عکاس ہے۔ جیسے ہر دائرے کا ایک مرکز ہوتا ہے بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ایک ہی ہے جو معبود ہے۔ جہاں تک حجر اسود کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں حضرت عمرؓ کی ایک حدیث ہے کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے کہا: "میں جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے، نہ فائدہ دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان، اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا۔"

ہمارے پیارے آقا نبی کریم ﷺ کے دور میں لوگ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دیتے تھے۔ جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمان کعبے کو پوجتے ہیں تو ان سے پوچھیں کہ کون بتوں کو پوجنے والا اس بات کے اوپر چڑھ کر کھڑا ہو سکتا ہے جس کی وہ پوجا کرتا ہے؟ ایسا سوچنا صرف کم فہمی کی دلیل ہے۔

تاریخ یہ حقیقت بتاتی ہے کہ اسلام کے متعلق روایتی تعصب پر مبنی کہانیاں کہ اسلام تلوار سے پھیلا اور اسکے ذریعے جونہی مسلمان دنیا پر چھا گئے، نامعقول اور غلط قسم کے افسانے ہیں جنہیں متعصب مورخین نے بار بار دہرایا تاکہ اسلا کو بدنا کیا سکے تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ مسلمانوں نے سپین ر یباً آٹھ سو سال حکومت کی

سوال 3: آپ مسلمان اسلام کو امن و سلامتی کا دین کیسے کہہ سکتے ہیں جب کہ تاریخ سے یہ پتا چلتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر یعنی زبردستی پھیلا؟

جواب: اسلام تلوار یا طاقت کے زور پر نہیں پھیلا بلکہ اپنی عالمگیر سچائی اور عقل پر مبنی دلائل کی وجہ سے اسے فروغ ملا ہے۔ اسلام کا لفظ "سلام" سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے امن و سلامتی۔ اس کا یہ معنی بھی ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کی رضا کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے جو اللہ کی مرضی کے سامنے سر جھکا دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ دنیا میں موجود ہر انسان امن وسلامتی قائم کرنے کے حق میں نہیں ہوتا یا ایسے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو ذاتی مفاد کے لئے امن وامان قائم رہ سکے۔ اسلام امن کا خواہش مند ہے لیکن اپنے ماننے والوں کو ظلم وجبر کے خلاف لڑنے کا حکم دیتا ہے۔ بعض دفعہ ظلم کے خاتمے کے لئے طاقت کی ضرورت پڑتی ہے۔ ظلم کے خاتمے کے لئے امن کے فروغ اور انصاف کے قائم کرنے کے لئے اسلام طاقت کے استعمال کی اجازت دیتا ہے اور اس کا ثبوت سیرت النبی ﷺ اور خلفائے راشدین کے ادوار سے ملتا ہے۔ اس غلط الزام کا جواب کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا ایک انگریز مورخ ڈی لیسی اولیری نے اپنی کتاب "islam at the cross road" کے صفحہ میں دیا ہے۔

" تاریخ ہمیں یہ حقیقت بتاتی ہے کہ اسلام کے متعلق روایتی تعصب پر مبنی کہانیاں کہ اسلام تلوار سے پھیلا اور اس کے ذریعے جنونی مسلمان دنیا پر چھا گئے، نامعقول اور غلط قسم کے افسانے ہیں جنہیں متعصب مورخین نے بار بار دہرایا ہے تاکہ اسلام کو بدنام کیا جا سکے۔" تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ مسلمانوں نے سپین پر تقریباً آٹھ سو سال حکومت کی مگر وہاں کے لوگوں کو مسلمان کرنے کے لئے تلوار کا استعمال کبھی نہیں کیا۔ بعد میں عیسائی برسراقتدار آئے تو انہوں نے وہاں مسلمانوں کا صفایا کر دیا اور سپین میں کوئی بھی مسلمان ایسا نہ رہا جو آزادی سے اذان بھی دے سکے۔ خطہ عرب پر مسلمان پچھلے چودہ سو سال سے حکمران چلے آرہے ہیں اس کے باوجود آج بھی چودہ ملین یعنی ایک کروڑ چالیس لاکھ عرب ایسے ہیں جو نسل در نسل عیسائی ہیں مثلاً مصر کے قطبی عیسائی نہ ہوتا۔ ہندوستان پر مسلمانوں نے لگ بھگ ایک ہزار سال حکومت کی۔ اگر وہ چاہتے تو تلوار کے زور پر ہر غیر مسلموں کو مسلمان بنا لیتے مگر آج بھارت میں اسی فیصد آبادی غیر مسلموں کی ہے۔ کیا یہ تمام غیر مسلم اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر نہیں پھیلا۔ پوری دنیا میں انڈونیشیاء میں مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے اور ملائیشیاء میں بھی مسلمان اکثریت میں ہیں، اب میں پوچھ سکتا ہوں کہ کون سی اسلامی فوج انڈونیشیاء اور ملائشیاء میں گئی تھی؟ اسی طرح اسلام بڑی تیزی سے براعظم افریقہ کے مشرقی ساحل پر پھیلا۔ کیا غیر مسلم مورخین یہ بتا سکتے ہیں کہ افریقہ کے مشرقی ساحل پر کون سی اسلامی فوج گئی؟ مشہور مورخ تھامس کارلائل اپنی کتاب "ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ" میں اسلام پھیلنے کے بارے میں ان مغربی تصورات کا رد کرتے ہوئے بڑی وضاحت سے لکھتا ہے:

" کہا جاتا ہے کہ اسلام کو پھیلانے میں تلوار استعمال کی گئی مگر یہ تلوار کون سی تھی وہ ایک نظریہ تھا اور ہر نیا نظریہ شروع میں کسی ایک انسان کے دماغ میں جنم لیتا ہے اور وہاں نشوونما پاتا ہے اور اس نظریہ پر دنیا میں صرف ایک انسان یقین رکھتا ہے یعنی ایک انسان فکری طور پر تمام انسانوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اگر وہ شخص ہاتھ میں تلوار لے کر اس نظریہ کو پھیلانے کی کوشش کرے تو یہ بے سود رہے گی لیکن اگر نظریے کی تلوار سرگرم رہے تو وہ نظریہ دنیا میں اپنی قوت سے خود بخود ہی پھیلتا چلا جائیگا۔"

کہا جاتا ہے کہ اسلام کو پھیلانے میں تلوار استعمال کی گئی مگر یہ تلوار کون سی تھی وہ ایک نظریہ تھا اور ہر نیا نظریہ شروع میں کسی ایک انسان کے دماغ میں جنم لیتا ہے اور وہاں نشوونما پاتا ہے اور اس نظریہ پر دنیا میں صرف ایک انسان یقین رکھتا ہے یعنی ایک انسان فکری طور پر تمام انسانوں سے مختلف ہوتا ہے

یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا کیونکہ اگر مسلمان ایسا کرنا بھی چاہتے تو نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں سورہ بقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 256 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: " دین میں کوئی چیز جبر نہیں، ہدایت گمراہی سے (الگ) واضح ہو چکی ہے۔"

سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اسلام اصل میں حکمت کی تلوار سے پھیلا ہے اور یہ ایک ایسی تلوار ہے جو دل و دماغ کو فتح کر لیتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کے اندر سورہ نحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 125 میں ہے:

ترجمہ: "لوگوں کو اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت او ربہترین نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے بہترین طریقے سے بحث کرو۔"

1986 میں ریڈرز ڈائجسٹ میں شائع شدہ ایک مضمون میں 1934 سے لے کر 1984 تک پچاس سال میں دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافے کے اعداد شمار بیان کئے گئے تھے۔ یہی مضمون The Plain Truth نامی رسالے میں بھی شائع ہوا۔ اس میں سرفہرست اسلام تھا جس کے ماننے والوں کی تعداد میں 235 فیصد اضافہ ہوا اور عیسائیت میں

مسلمانوں کا ذکر عالمی ذرائع ابلاغ میں بار بار کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے متعلق تہمت بازی کی انتہائی کردی جاتی ہے

جواب عقیدے یا نظریئے کی بنیادی باتوں سے مکمل طور پر وابستہ ہوتا اور ان پر عمل کرتا ہوا اگر کوئی شخص اچھا ڈاکٹر بننا چاہتا ہے تو اسے میڈیکل کی بنیادی باتوں کا علم ہونا چاہیے اور اسے ان پر عمل پیرا بھی ہونا چاہیا سی طرح ایک اچھے ریاضی دان کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ ریاضی کی بنیادی باتوں سے واقف ہو

عیسائیت میں صرف 47 فیصد۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ اس صدی میں کون سی مذہبی جنگ لڑی گئی جس کی وجہ سے لاکھوں لوگ مسلمان ہوئے۔ آج کی تاریخ میں امریکہ میں سب سے زیادہ پھیلنے والا مذہب اسلام ہے وہ کون سی تلوار ہے جس سے لوگ اتنی بڑی تعداد میں مسلمان ہونے پر مجبور ہو رہے ہیں؟ یہ تلوار اسلام کی سچی تعلیم ہی ہے۔ ڈاکٹر جوزف آدم پیٹرسن نے صحیح کہا ہے کہ " جو لوگ اس لئے فکر مند ہیں کہ ایٹمی ہتھیار ایک دن عربوں کے ہاتھ لگ جائیں گے وہ یہ نہیں جانتے کہ اسلامی بم تو بہت ہی پہلے گرایا جا چکا ہے اور یہ اس وقت گرا تھا جب حضرت محمد ﷺ پیدا ہوئے تھے۔"

سوال 4: یہ بتائیے کہ مسلمان زیادہ تر بنیاد پرست اور دہشت گرد کیوں ہیں؟

جواب: یہ بے معنی اور لغو سوال مذہب کے متعلق بحث یا پھر عالمی امور کے متعلق بات چیت کرتے ہوئے اکثر اٹھایا جاتا ہے۔ راسخ العقیدہ اور بنیاد پرست مسلمانوں کا ذکر عالمی ذرائع ابلاغ میں بار بار کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے متعلق تہمت بازی کی انتہائی بیسرو پا پروپیگنڈہ مسلمانوں کیخلاف امتیازی رویہ اور تشدد کا باعث بھی بنتا ہے جس کی ایک مثال اوکلاہوما میں ہونے والے بم دھماکے کی پیش کی جاسکتی ہے جس کے بعد امریکی میڈیا نیا اسلام دشمن مہم چلائی اور اسے مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں کی سازش بیان کیا گیا جبکہ مجرم امریکی فوج کا ایک سپاہی تھا۔ آیئے ہم حقیقت پسندانہ نظر سے ان الزامات کا جائزہ لیتے ہوئے درست جواب تلاش کرنے کی کوشش کریں۔

سب سے پہلے تو یہ جان لیں کہ بنیاد پرست وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے عقیدے یا نظریئے کی بنیادی باتوں سے مکمل طور پر وابستہ ہوتا اور ان پر عمل کرتا ہو۔ اگر کوئی شخص اچھا ڈاکٹر بننا چاہتا ہے تو اسے میڈیکل کی بنیادی باتوں کا علم ہونا چاہیے اور اسے ان پر عمل پیرا بھی ہونا چاہیے۔ اسی طرح ایک اچھے ریاضی دان کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ ریاضی کی بنیادی باتوں سے واقف ہو۔ دوسرے لفظوں میں ایک ڈاکٹر کو طب میں اور ایک ریاضی دان کو ریاضی کے شعبے میں Fundamentalist یا بنیاد پرست ہونا چاہیے۔ بالکل اسی طرح ایک سائنسدان کو سائنس کی مکمل معلومات ہونا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ اسے سائنس کے بارے میں بنیاد پرست ہونا چاہیے۔ اسی طرح دین کے بارے میں بھی ایک شخص کو بنیاد پرست ہونا چاہیے۔ اصل میں تمام بنیاد پرست ایک جیسے نہیں ہوتے اور نہ ان کو ایک جیسا کہا جاسکتا ہے۔ بنیاد پرستوں کو اچھے یا برے گروپوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بنیاد پرست ہونا اس بات پر منحصر ہے کہ اس گروہ کی سرگرمیاں کون سی ہیں جن کی بنیاد پر وہ بنیاد پرستی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ایک بنیاد پرست ڈاکو یا چور اپنے شعبے میں بنیاد پرست ہوتا ہے جو لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے اس لئے اسے ناپسند کیا جاتا ہے جبکہ اس کے برخلاف ایک بنیاد پرست ڈاکٹر انسانوں کے لئے کافی کارآمد ہوتا ہے اور قابل احترام بھی ہوتا ہے۔ میں ایک بنیاد پرست مسلمان ہوں اور الحمدللہ اسلام کے بنیادی اصولوں سے واقف ہوں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ایک مسلمان کو بنیاد پرست ہونے پر کسی شرمندگی کا احساس نہیں ہونا چاہیے۔ میں بنیاد پرست مسلمان ہونے پر فخر محسوس کرتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول نہ صرف انسانیت بلکہ تمام دنیا کے لئے مفید ہیں۔ اسلام کا کوئی ایک بھی بنیادی اصول ایسا نہیں ہے جو انسان کے فائدے کے لئے نہ ہو یا اس کے اندر ان کے لئے کوئی نقصان ہو۔ بہت سے لوگ اسلام کے بارے میں غلط نظریات رکھتے ہیں اور ان کے بقول اسلام کی بہت سی معلومات صحیح نہیں اور یہ انصاف پر بھی مبنی نہیں ہیں۔ ایسی سوچ اسلام کے بارے میں غلط اور نامکمل معلومات کی وجہ سے ہے۔ اگر کوئی شخص کھلے دل و دماغ سے اسلام کی تعلیمات کا جائزہ لے تو اس حقیقت کو قبول کئے بغیر نہیں رہیگا کہ اسلام انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح مفید ہے۔ Fundamentalism ایک تحریک تھی جو بیسویں صدی کے شروع میں امریکہ کے پروٹسنز نے شروع کی۔ یہ تحریک جدیدیت کے خلاف ردعمل تھا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ لوگ نہ صرف عقائد اور اخلاق بلکہ تاریخی ریکارڈ کے حوالے سے بائبل کو غلطیوں سے پاک ہونے پر بھی زور دیتے تھے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ بائبل کا متن ہو بہو خدا کے الفاظ ہیں، بنیاد پرستی ایسی اصطلاح ہے جو سب سے پہلے عیسائیوں کے گروہ نے استعمال کی جو اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ بائبل حرف حرف خدا کا کلام ہے اور اس میں کمی بیشی یا غلطی نہیں ہے مگر آج آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق بنیاد پرستی "کسی خاص مذہب خاص طور پر اسلام کے قدیم یا بنیادی نظریات پر عمل پیرا ہونا ہے۔"

مجھے معلوم ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول نہ صرف انسانیت بلکہ تمام دنیا کے لئے مفید ہیں اسلام کا کوئی ایک بھی بنیادی اصول ایسا نہیں ہے جو انسان کے فائدے کے لئے نہ ہو یا اس کے اندر ان کے لئے کوئی نقصان ہو۔ بہت سے لوگ اسلام کے بارے میں غلط نظریات رکھتے ہیں اور یہ انصاف پر بھی مبنی نہیں ہیں

اگر کوئی ڈاکو کسی پولیس والے کو دیکھتا ہے تو اس سے دہشت زدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں پولیس ڈاکو کے لئے دہشت گرد ہے

اسلام "سلام" سے نکلا ہے جسکے معنی ہیں سلامتی یہ امن و سلامتی کا مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کو دنیا میں امن و امان قائم کرنے اور اس کو فروغ دینے کی تلقین کرتا ہے اس لئے ہر مسلمان کو بنیاد پرست ہونا چاہئے اور دین اسلام جو امن کا دین ہے کہ بنیادی اصولوں پر عمل کرنا چاہیے اور دشمن کیلئے دہشتگرد ہونا چاہئے

Scanned with CamScanner

مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی بھاری جمعیت ہوگئی اور قوم جرہم کو ملا کر قریب نو ہزار لشکر فراہم ہوگیا۔ جس وقت لشکر کا تمام ساز وسامان درست ہو چکا تو سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے سیدنا خالد بن ولید ؓ اور آپ کے لشکر کے نام حسب ذیل خط لکھا:

معد یکرب ؓ اور مالک اشتر ؓ تمہارے کاموں میں زیادہ مددگار اور معاون ثابت ہوں گے۔ جس وقت تم بہت بڑے شہر، پہاڑوں والے یعنی انطاکیہ پہنچو تو بادشاہ ہرقل چونکہ وہیں مقیم ہے۔ اگر وہ تم سے مصالحت چاہے تو تم صلح کر لینا اور اگر لڑائی کے لئے آمادہ ہو تو پھر تم بھی

روانہ کیا تھا اس کی ہزیمت کی خبر سنی تو خوف کے مارے قلعہ بند ہوگئے۔ گاؤں اور قریوں کے باشندے اپنے اپنے دیہات اور بستیوں کو چھوڑ کر دمشق میں پناہ گزین ہوئے۔ قلعہ کا سامان درست کیا۔ تلواریں، ڈھالیں اور نیزے اور منجنیق شہر پناہ کی دیواروں پر نصب

تم اپنے گھوڑوں کو برابر بڑھاتے جاؤ

سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کا سیدنا خالد ؓ کے نام خط

از ابوبکر صدیق خلیفہ رسول اللہ ﷺ بطرف خالد بن ولید و دیگر مسلمانان" اما بعد: میں اس ذات پاک کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود کے لائق نہیں اور ان کے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتا ہوں۔ میں تمہیں ہر حالت میں خواہ وہ پوشیدہ ہو یا ظاہر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، مسلمانوں سے نرمی کرنے، ان کی طاقتوں کے موافق کام لینے، ان کی خطاؤں سے درگزر کرنے اور ہر ایک کام میں ان سے مشورہ کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں فتوحات بخشیں، تمہاری مدد فرمائی اور کفار کو ہزیمت دی اسے سن کر میں بہت خوش ہوا۔ تم اپنے گھوڑے کو برابر بڑھاتے چلے جاؤ حتیٰ کہ تم کفار کے ممالک فتح کرتے کرتے شام کے باغات تک پہنچ جاؤ اور اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے ہاتھ سے فتح کرا دیں۔ اس کے بعد حمص اور معرات کی طرف بڑھو اور پھر انطاکیہ کی جانب، تم اور تمہارے ساتھیوں پر سلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں تمہارے پاس بہادران یمن، شیران نخع اور سردان مکہ کو بھیج رہا ہوں۔ عمرو بن

جنگ کرنا اور تا وقتیکہ مجھے نہ لکھو پہاڑوں کے دروں میں

مورخ اسلام علامہ واقدی ؒ

نہ جانا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ہرقل کی موت قریب ہے، اس کے بعد آپ نے لکھا كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کہ ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے" والسلام" آپ نے اس کو ملفوف کرکے اس پر رسول اللہ ﷺ کی مہر ثبت فرمائی اور سیدنا عبدالرحمٰن بن حمید الجمعی کے سپرد کرکے فرمایا کہ تم ہی شام کے قاصد تھے۔ تم ہی اس جواب کو بھی شام تک پہنچاؤ۔ سیدنا عبدالرحمٰن یہ خط لے کر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور منازل قطع کرتے کرتے شام تک پہنچ گئے۔

رافع بن عمیرہ کہتے ہیں کہ جس وقت سیدنا خالد بن ولید ؓ نے سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کی خدمت میں اپنا عریضہ روانہ کیا تھا۔ اس کے بعد ہی آپ نے فوراً دمشق کی طرف کوچ کر دیا تھا۔ اہل دمشق نے جس وقت اپنے دلیروں اور شجاعوں کے قتل، اپنے لشکر جو ہرقل نے اجنادین سے

کیں۔ نشانات اور صلیبوں کو گاڑا۔ سیدنا خالد بند ولید ؓ یہاں اس وقت پہنچے جب یہ بالکل محفوظ ہو چکے تھے۔ آپ کے لشکر کے ساتھ سیدنا عمرو بن عاص اور سیدنا یزید بن ابوسفیان ؓ دو دو ہزار لشکر اور شرجیل بن حسنہ اور سیدنا عامر بن ابیعہ ؓ ایک ایک ہزار فوج لے کر پہنچ گئے۔ ان کے بعد سیدنا معاذ بن جبل ؓ بھی دو ہزار کی جمعیت لے کر وارد ہوئے۔ اہل دمشق نے جس وقت مسلمانوں کی فوج ظفر موج کو امنڈتے ہوئے دریا کی طرح اپنی طرف آتے دیکھا تو انہیں اپنی ہلاکت کا اب کافی یقین ہوگیا۔

سیدنا خالد بن ولید ؓ نے دیر کے مقام میں پڑاؤ کیا جو دمشق سے نصف میل کے فاصلے پر تھا۔ جس وقت آپ یہاں فروکش ہوئے تو آپ نے امراء اور سرداران لشکر کو بلا کر سیدنا ابوعبیدہ بن جراح ؓ سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نصرانی رومی قوم نے ہمارے پھر جانے اور دوسری طرف چلے جانے کے بعد کیسی غداری اور کس طرح کا ہم پر خروج کیا ہے، لہذا بہتر ہے کہ آپ اپنے

نہ دے سکے۔آپ کسی حالت کسی وقت میں اپنے مقام کو نہ چھوڑیں۔باب جابیہ سے ذرا فاصلہ پر رہیں اور لگاتار ایک دوسرے کے بعد ان کی طرف تھوڑا تھوڑا لشکر بھیجتے رہیں تاکہ وہ چھوٹی چھوٹی معرکہ آرائی کرکے ان کو مہلت نہ لینے دیں۔اس کام میں فوج باری باری اور نوبت کے ساتھ روانہ کرتے رہیں۔اس مقام پر زیادہ دلو ٹھہرنے اور ان کے قلعہ بند ہونے سے دل تنگ ہونے اور جلدی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ذرا صبر کریں ہمیشہ صبر کے بعد ہی فتح ہوا کرتی ہے۔البتہ اپنی جگہ اور مقام کو کسی حالت میں نہ چھوڑیں اور اس قوم کے مکروفریب سے بچتے رہیں۔سیدنا ابوعبیدہؓ نے کہا بہت بہتر ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔یہ کہہ کر آپ نے چوتھائی لشکر ساتھ لیا اور باب جابیہ پر ڈیرے ڈال دیئے۔آپ کے واسطے دروازے سے ذرا فاصلے پر طاقمی چرم کا ایک خیمہ نصب کردیا گیا۔

البتہ اپنی جگہ اور مقام کو کسی حالت میں نہ چھوڑیں اور اس قوم کے مکروفریب سے بچتے رہیں سیدنا ابو عبیدہؓ نے کہا بہت بہتر ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا یہ کہہ کر آپ نے چوتھائی لشکر ساتھ لیا اور باب جابیہ پر ڈیرے ڈال دیئے آپ کے واسطے دروازے سے ذرا فاصلے پر طاقمی چرم کا ایک خیمہ نصب کردیا گیا

ابومحمد عبداللہ بن حجاز انصاری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا سیدنا رفاعہ بن عاصمؓ سے جو دمشق کی اس لڑائی میں سیدنا ابوعبیدہ بن جراحؓ کی فوج میں شامل تھے۔پوچھا کہ اس وقت جناب سیدنا ابوعبیدہ بن صراحؓ کے پاس رومیوں کے مال غنیمت میں سے ہزاروں خیمے موجود تھے جو انہیں اجنادین، بصریٰ، سحور اور فتح حوران سے حاصل ہوا تھا۔پھر اس کی کیا وجہ کہ طاقمی چرم کا خیمہ ان کے لئے نصب کیا گیا اور خیمے یوں ہی جوں کے توں ان کے پاس رکھے رہے۔آپ نے فرمایا کہ بیٹا۔یہ سیدنا ابوعبیدہ بن جراحؓ کی فروتنی، عاجزی اور کسر نفسی تھی تاکہ وہ زینت دنیا اور اس کی محبت میں مبتلا نہ ہوجائیں۔نیز یہ کہ رومی اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ مسلمان کسی دنیوی خواہش اور ملک گیری کی ہوس کے لئے نہیں لڑتے بلکہ وہ اپنے اللہ کی خوشنودی، طلب آخرت اور دین کی نصرت کے لئے یہ کام کرتے ہیں۔مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ جس وقت وہ رومیوں کے کسی شہر میں ٹھہرا کرتے تھے۔اپنے قدیمی خیمے علیحدہ قائم کرکے ان سے فاصلے پر ان خیموں کو نصب کیا کرتے تھے۔ان خیموں کے پاس محض گھوڑے، اسلحہ، زرہیں، پیش قبض ڈھالیں رکھ دی جایا کرتی تھیں اور بس ان کے پاس کوئی شخص جا کر نہیں پھٹکتا تھا۔اگر کبھی اتفاقیہ ہم میں سے کوئی شخص بارش میں بھیگ جاتا تھا تو چونکہ ان میں کبھی خالص اللہ کا نام نہیں لیا گیا تھا اس لئے ان خیموں میں کبھی پناہ نہیں لیتا تھا۔یہی حال ہتھیاروں کا تھا کہ نہتے دشمن کے سامنے چلے جاتے تھے مگر انہیں استعمال نہیں

مسلمان کسی دنیوی خواہش اور ملک گیری کی ہوس کیلئے نہیں لڑتے بلکہ وہ اللہ کی خوشنودی طلب آخرت اور دین کی نصرت کیلئے یہ کام کرتے ہیں

کرتے تھے حتیٰ کہ بعض مسلمان خرمے کی گٹھلیوں کو دھاگہ میں پرو پرو کر بجائے زرہ کے کام لے لیتے تھے۔

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دمشق پر اپنے لشکر کو ترتیب دینا

واقدی رحمت اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب سیدنا ابوعبیدہ بن جراحؓ باب جابیہ پر پہنچ گئے تو آپ نے اپنی فوج کو لڑائی کا حکم فرمایا۔اس کے بعد سیدنا خالد بن ولیدؓ نے سیدنا یزید بن ابی سفیانؓ کو بلا کر ہدایت کی کہ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر باب الصغیر پر چلے جاؤ اپنی قوم اور آدمیوں کی حفاظت رکھنا۔اگر شہر میں سے کوئی تمہارے مقابلے کو نکلے اور تم اپنے اندر تاب مقابلہ نہ پاؤ تو فوراً مجھے اطلاع دے دینا۔میں انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کو پہنچوں گا۔اس کے بعد سیدنا شرجیل بن حسنہ کو بلا کر فرمایا تم باب توما پر متعین ہوجاؤ اور احتیاط رکھو۔اس دروازے کا حاکم توما نامی سنا ہے۔بہت ہوشیار اور دلاور آدمی ہے۔اپنی قوم کا سردار اور بادشاہ ہرقل کے نزدیک اپنی شجاعت اور دلیری کی وجہ سے بہت محبوب ہے اور اسی وجہ سے ہرقل نے اس سے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔اگر وہ تم پر حملہ آور ہو تو مجھے خبر کردینا۔میں انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کو پہنچوں گا۔شرجیل بن حسنہؓ نے جواب دیا کہ میرے سپاہیوں کے اندر ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس پر اس کا حیلہ چل سکے۔

واقدی رحمت اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب سیدنا ابوعبیدہ بن جراحؓ باب جابیہ پر پہنچ گئے تو آپ نے اپنی فوج کو لڑائی کا حکم فرمایا اس کے بعد سیدنا خالد بن ولیدؓ نے سیدنا یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر ہدایت کی کہ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر باب الصغیر پر چلے جاؤ اپنی قوم اور آدمیوں کی حفاظت رکھنا

اس کے بعد سیدنا خالدؓ نے سیدنا عمرو بن عاصؓ کو بلا کر حکم دیا کہ تم باب فرادیس پر فروکش رہو۔وہاں سے کسی طرح حرکت نہ کرنا۔کیونکہ میں نے سنا ہے کہ وہاں برادران قوم جمع ہیں۔سیدنا عمرو بن عاصؓ وہاں تشریف لے گئے۔پھر سیدنا خالدؓ نے سیدنا قیس بن ہبیرہؓ کو بلا کر فرمایا تم اپنے لشکر کے ساتھ باب الفراج پر چلے جاؤ آپ وہاں چلے گئے۔

واقدیؒ کہتے ہیں کہ دمشق کا باب مرتش بند رہتا تھا کیونکہ اس پر لڑائی نہیں ہوا کرتی تھی۔اسی وجہ سے اس کو عرب میں باب السلامۃ کہا جاتا تھا۔

اس انتظام کے بعد آپ خود نفس نفیس باقی ماندہ لشکر کو لے کر باب شرقی پر ٹھہرے اور سیدنا ضرار بنؓ کو بلا کر دو ہزار لشکر دیا اور فرمایا کہ تم بطور طلیعہ (ہراول) کے کام کرو اپنے لشکر کے ہمراہ شہر کے چاروں طرف گشت لگاتے رہو۔اگر کوئی مشکل کام کے پیش آجائے یا رومیوں کے کہیں جاسوس نظر پڑ جائیں تو مجھے فوراً مطلع کردینا میں جو کچھ اس وقت مناسب سمجھوں کروں گا۔آپ نے جواب دیا یہ کام تو میرے ضمیر کے خلاف ہے کہ میں لڑائی اور جنگ کو چھوڑ کر انتظار اور خود آرائی میں مشغول ہوں گا۔سیدنا خالد بن ولیدؓ نے فرمایا اچھا

مناسب سمجھوں کروں گا۔ آپ نے جواب دیا یہ کام تو میرے ضمیر کے خلاف ہے کہ میں لڑائی اور جنگ کو چھوڑ کر انتظار اور خود آرائی میں مشغول ہوں گا۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ نے فرمایا اچھا حتی المقدر وسعت کے موافق لڑلینا۔ سیدنا ضرارؓ نے کہا اگر ایسا ہے تو بسم اللہ جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ حسب ذیل رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے روانہ ہوگئے۔

> دن بھر مسلمان لڑتے رہے رات ہوئی تو دونوں فریق جدا ہوئے۔ مسلمانوں کا ہر سردار اپنے اپنے دروازے پر متعین رہا سیدنا خالد بن ولیدؓ نے سیدنا ابوبکرؓ کا خط ہر دروازے پر بھیجا اور ہر جگہ پڑھ کر سنایا گیا مسلمان خط کو سن کر بے حد خوش ہوئے رات کو ہی صبح کی لڑائی کی تیاری شروع کردی

(ترجمہ اشعار) "اے میرے دمشق آج تیرے پاس ضرار ایسے شخص کے ساتھ آیا ہے جو تیرے پاس بڑی سختی کے ساتھ آئے گا، میں ابھی ابھی گردن کو ایسی تلوار سے اڑاؤں گا جو نہایت تیز کاٹنے اور چمکنے والی ہے۔ میں بہت جلد تیرے پاس آگ روشن کروں گا اور قوم کو بہت جلد کلام بزرگ کے سبب بھگاؤں گا۔"

سیدنا ضرارؓ یہ اشعار پڑھتے ہوئے ایک بپھرے ہوئے شیر اور غضبناک چیتے کی طرح منزل مقصود کی طرف چلے۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ باب شرقی پر رہے۔ آپکی فوج نے رومیوں پر حملہ کیا۔ ادھر رومیوں نے عہد کرلیا کہ جب تک ہم میں ایک فرد بھی باقی ہے لڑائی کو بدستور باقی رکھیں گے۔ عورتوں اور اولاد کو ان کے ہاتھ نہ آنے دیں گے۔ یہ سوچ کر انہوں نے بھی تیر چلانے شروع کئے اور طرفین سے منجنیق، تیر اور پتھروں کی اس قدر بارش ہوئی کہ طرفین کے اکثر آدمی زخمی ہوگئے۔

سیدنا ابوبکر صدیقؓ خلیفہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان سیدنا عبدالرحمٰن بن حمید مدینہ طیبہ سے لے کر اس وقت یہاں پہنچے جب کہ سیدنا خالد بن ولیدؓ رافع بن عمیرۃ الطائیؓ کے ہمراہ باب شرقی پر جنگ وجدال میں مشغول تھے۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن حمید نے باب شرقی کا رخ کیا اور یہاں پہنچ کر سیدنا خالد بن ولیدؓ کو وہ فرمان دیا۔ آپ اسے پڑھ کر بہت خوش ہوئے۔ مسلمانوں کو سیدنا ابوسفیان اور سیدنا عمرو بن معدیکرب زبیدیؓ اور ان کے لشکر کے آنے کی خوشخبری سنائی۔

کہتے ہیں کہ یہ خبر تمام لشکر میں پھیل گئی۔ دن بھر مسلمان لڑتے رہے۔ رات ہوئی تو دونوں فریق جدا ہوئے تو مسلمانوں کا ہر سردار اپنے اپنے دروازے اور مقام پر متعین رہا سیدنا خالد بن ولیدؓ نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا خط ہر دروازے پر بھیجا اور ہر جگہ پڑھ کر سنایا گیا۔ مسلمان کمک کو سن کر بے حد خوش ہوئے۔ رات صبح کی لڑائی کے لئے نہایت مستعدی اور انتظار کے ساتھ گزاری۔ باری باری سے اپنی اپنی فوج کی نگہبانی کرتے رہے۔ سیدنا ضرارؓ رات پورے لشکر کے گرد چکر اور گشت لگاتے رہے کہ دشمن اچانک نہ آپڑے اور شب خون مار دے۔

> ہمارے شہروں پر جو آفت و بربادی نازل ہورہی ہے اسکی طرف توجہ کیجئے ہم پر آج کل جو افتاد نازل ہورہی ہے جسکے رفع کرنے کی ہمارے اندر طاقت نہیں ہے

واقدیؒ کہتے ہیں کہ رات کو مسلمانوں کی تکبیروں کی آوازیں بہت زیادہ بلند ہوتی رہیں۔ رومی بھی رات بھر مخصوص کلمات کے ساتھ چیختے اور چلاتے رہے۔ شہر پناہ کی دیواروں پر نشانات آویزاں رکھے۔ گھنٹے بجاتے اور مشعلیں اس قدر روشن رکھیں کہ گویا دن نکل رہا ہے۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اہل دمشق اکٹھے ہوکر شہر کے رؤسا اور اکابر قوم کے پاس گئے اور مشورہ کیا کہ اس میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ بعض نے کہا مصالحت بہتر ہے۔ جتنی مقدار پر مسلمان صلح کرلیں اتنی رقم انہیں دے کر صلح کرلینی چاہیے۔ بعض نے اس کی تائید کی اور کہا واقعی اجنادین کی جنگ میں جن فوجوں نے ان کا مقابلہ کیا تھا۔ جن میں ہرقلہ، بطارقہ، اراجیہ، اور قیاصرہ سب ہی قبیلے تھے۔ جب باوجود تعداد میں زیادہ ہونے کے ہم ان کا مقابلہ نہ کرسکے بلکہ مسلمانوں نے انہیں غلہ کی طرح پیس کر رکھ دیا تو ہم جب کہ ان سے تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہیں نہ شجاعت کے اعتبار سے کس طرح مقابلہ کرسکتے ہیں۔ بعض کی رائے ہوئی کہ بادشاہ کے داماد توما سے ہمیں اس کام میں مدد اور مشورہ لینا چاہیے۔ اس میں اس کی کیا رائے ہے؟ ہمیں اس کے پاس جا کر اپنی کہنی اور اس کی سننی چاہیے۔ نیز اس سے درخواست کرنی چاہیے کہ وہ ہمارے اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائے۔ اگر اس رائے صلح کی ہوگی تو صلح کرلیں گے یا اس کی حمایت میں ہم مقابلہ کو نکلیں گے۔

راوی کہتا ہے کہ یہ تمام جمع ہوکر توما کے دروازے پر پہنچے، وہاں چند مسلح سپاہی پہرے پر مقرر تھے۔ انہوں نے دریافت کیا تم لوگ کیسے آئے۔ انہوں نے کہا ہم بادشاہ کے داماد سے ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا بہتر ہے ہم اندر سے اجازت لے آئیں۔ اجازت کے بعد یہ لوگ اندر داخل ہوئے اور زمین بوس ہوکر سامنے کھڑے ہوگئے۔ یہ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا، بیٹھنے کی اجازت دی۔ یہ بیٹھ گئے مگر ان کے چہروں سے خوف اور رنج معلوم ہورہا تھا۔ توما ان کی طرف توجہ ہوا اور کہنے لگا ایسی اندھیری رات میں آپ لوگ یہاں کیسے آئے؟ انہوں نے جواب دیا: اے سردار، ہمارے شہروں پر جو آفت اور بربادی نازل ہورہی ہے۔ ذرا اس کی طرف توجہ کیجئے اور ہم پر آج کل جو افتاد اور بلا نازل ہورہی ہے جس کے رفع کرنے کی ہمارے اندر طاقت نہیں ہے۔ اس کا کچھ علاج کیجئے۔ ہمیں آپ پر بہت زیادہ اعتماد اور بھروسہ ہے۔ ہم ان عربوں کے ساتھ مصالحت کرلیں اور جو کچھ مانگیں

> اہل دمشق یہ سن کر کہنے لگے اے سردار مسلمان بڑے سخت ہیں اور جو آپ نے بیان کیا ہے وہ ان صفات سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں ان میں ایک چھوٹے سے چھوٹا اور بوڑھے سے بوڑھا آدمی دس سے لے کر سو تک کا مقابلہ کرسکتا ہے اور ان کا سردار تو اتنا سخت آدمی ہے کہ اس کا مقابلہ ہی نہیں ہوسکتا

Scanned with CamScanner

میں تو مسلمانوں کو لڑائی کے قابل اور اس کا اہل بھی نہیں سمجھتا اور نہ اس بات کے قابل جانتا ہوں کہ وہ تیروں کی بوچھاڑ میں ٹھہر بھی سکتے ہوں گے۔ اگر کبھی وہ میرے قریب آگئے تو میں ان کے اگلوں کو پچھلوں کے ساتھ ملادوں گا اور اپنی قوم کا پورا پورا بدلہ لوں گا۔ تم اپنے شہر میں اطمینان سے رہو اور کسی طرح کا خوف دل میں نہ لاؤ کیونکہ اگر ان کے واسطے شہر کا دروازہ کھول بھی دیا جائے تو اتنی کس کی ہمت ہے کہ شہر میں گھس آئے۔

میں کل تمہارے ساتھ ہوکران سے لڑائی کے لئے نکلوں گا ان کے سرداروں کو چن چن کر قتل کردوں گا اور انہیں مار کر بھگادوں گا مگر میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ ہوکر ایسی گھمسان کی لڑائی لڑو اور میرے قوت کے بازو ہوکر ایسی جان توڑ کوشش کرو کہ جسے میں پسند کروں اور تم کامیاب ہوجاؤ

اہل دمشق کا توما کو لڑائی کے لئے آمادہ کرنا

اہل دمشق یہ سن کر کہنے لگے اے سردار: مسلمان بڑے سخت ہیں اور جو آپ نے بیان کیا ہے وہ ان صفات سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ ان میں ایک چھوٹے سے چھوٹا اور بوڑھے سے بوڑھا آدمی دس سے لے کر سو تک کا مقابلہ کرسکتا ہے اور ان کا سردار تو اتنا سخت آدمی ہے کہ اس کا مقابلہ ہی نہیں ہوسکتا۔ آپ اگر ہمیں شہروں اور اموال کو محفوظ دیکھنا اور رکھنا چاہتے ہیں۔ آپ ہماری پوری پوری حمایت کرنا گوارا کرتے ہیں تو آپ یا تو ان سے صلح کرلیں ہمارے ساتھ چل کر ان کا مقابلہ کریں۔

توما نے جواب دیا کہ اے قوم: اول تو تم ان سے زیادہ ہو۔ دوسرے تمہارا شہر مامون مصوّن اور قلعہ بند ہے اور تیسرے اس شہر کے علاوہ تمہارے پاس ایسے ایسے شہر اور ہیں۔ چوتھے تمہارے پاس کافی اسلحہ، زرہ اور سامان موجود ہے۔ پھر یہ لوگ ننگے بدن، ننگے پیر ان کے پاس اتنا ساز و سامان کہاں؟ انہوں نے کہا کہ اے سردار: ان کے پاس ہمارا ہی ساز و سامان اور بے شمار اسلحہ موجود ہے جو انہوں نے جنگ فلسطین اور بصریٰ میں حاصل کیا۔ نیز کلوس اور عزرائیل سے بیت میں مقابلہ ہوا تو خود ہم مقابلہ میں تھے۔ وہ بروز چھین سحوار کے مقام میں۔ بولص اور اس کے بھائی بطرس سے لیا۔ اجنادین کی جنگ میں ان کے علاوہ ان کے ہاتھ آیا۔ ان کے پاس ساز و سامان اور مال جو انہوں نے ہم سے ہی حاصل کیا تھا۔ بہت ہے مگر لاپرواہی کے سبب اس سے کام نہیں لیتے۔ علاوہ ازیں ان کے نبی نے اللہ کی طرف سے انہیں ایک خبر دی ہے کہ جو مسلمان جہاد میں مارا جائے گا وہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہوجائے گا اور جو کافر قتل ہوگا وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اسی واسطے یہ لوگ ننگے بدن اور ننگے پیر بے دھڑک ہوکر ہم سے مقابلہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کے قول کے مواقف جنت میں چلے جائیں۔

توما یہ سن کر ہنسا اور کہنے لگا کہ تمہاری اسی سادہ لوحی نے انہیں زیادہ دلیر بنادیا ہے۔ اس قسم کی باتیں تمہارے ذہن میں سماگئی ہیں اور اس کی وجہ سے ان فرومایہ اور غلام لوگوں نے تمہارے ذہن میں سماگئی ہیں اور اس کی وجہ سے ان فرومایہ اور غلام لوگوں نے تمہیں تاک لیا ہے۔ اگر تم صداقت کے ساتھ ان سے لڑتے تو چونکہ تم ان سے کئی گناہ زیادہ تھے۔ ضرور ان کو قتل کر دیتے۔ انہوں نے کہا سردار: آپ جس طرح چاہیں یہ بلا ہم سے دور کردیں اور آپ یہ یاد رکھیں کہ اگر ہماری مدد اور اعانت نہ کریں گے تو ہم جس چیز پر وہ مصالحت چاہیں گے۔ ان سے کرکے ان کے واسطے دروازہ کھول دیں گے۔ توما ان کی یہ گفتگو سن کر دیر تک غور کرتا رہا اور اس کے دل میں یہ خوف پیدا ہوگیا کہ واقعی یہ لوگ ایسا ہی کردیں گے۔

آپ جس وقت کسی دروازے کے پاس پہنچتے تو توقف فرماکر لوگوں کو جنگ کی ترغیب دیتے اور کہتے کہ اللہ کے دشمنوں کے مقابلہ میں صبر کرو صبر

پھر خوب سوچ کر کہنے لگا تم لوگ بالکل فکر نہ کرو۔ میں کل تمہارے ساتھ ہوکر ان سے لڑائی کے لئے نکلوں گا۔ ان کے سرداروں کو چن چن کر قتل کردوں گا ور انہیں مار کر بھگادوں گا۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ ہوکر ایسی گھمسان کی لڑائی لڑو اور میرے قوت بازو ہوکر ایسی جان توڑ کوشش کرو کہ جسے میں پسند کروں اور تم کامیاب ہوجاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے ساتھ بلکہ آپ سے آگے رہیں گے: اس نے کہا بہتر ہے لڑائی صبح پر رکھو، اب لڑائی میں اہل عرب پر اچھی مصیبت آئے گی۔ یہ لوگ اس کا شکریہ ادا کرکے رخصت ہوئے۔ تمام رات قلعہ کی حفاظت رکھی، برجوں اور دروازوں پر آگ روشن کی اور اس کے حکم کے بہت زیادہ منتظر رہے۔

ادھر اصحاب رسول اللہ ﷺ اپنی فرودگاہوں میں توجہ الی اللہ ہوئے۔ تکبیر، تہلیل اور نبی سرور عالم ﷺ پر درود شریف بھیج رہے تھے۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ دیر کے مقام میں عورتوں، لڑکوں اور مال غنیمت کے پاس رہے۔ سیدنا رافع بن عمیرۃ الطائیؓ باب شرقی پر لشکر زحف میں تھے۔ تمام رات اسی طرح پہرہ اور حفاظت میں گزر گئی۔ صبح نمودار ہونے پر ہر ایک سردار اپنی اپنی جماعت کو نماز پڑھائی۔ سیدنا ابوعبیدہ بن جراحؓ نے بھی باب جابیہ پر اپنی فوج کو نماز پڑھا کر لڑائی پر جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں لڑائی سے دل نہ توڑنا چاہیے۔ آج کل یقیناً وہ راحت اور آرام پائے گا۔ تیر چلانے میں زیادہ احتیاط سے کام لو، تیر خطا بھی کرتے ہیں اور نشانے پر بھی پہنچتے ہیں۔ گھوڑوں پر مطلق سوار نہ ہو کیونکہ اللہ کے دشمن تم سے بلند جگہ پر ہیں جنہیں تیر چلانے کا اچھا موقع ہے۔ ایک دوسرے کو مدد دیتے رہنا اور دشمن کے مقابلہ میں ثابت قدمی دکھلانا۔

راوی کہتا ہے کہ یہ سب اپنے جسموں کو ڈھالوں سے محفوظ کرکے پا پیادہ ہی دشمن کی طرف بڑھے۔ ادھر سیدنا یزید بن ابی سفیانؓ باب صغیر سے، قیس بن ہبیرہؓ باب کیسان سے، رافع بن عمیرۃ الطائیؓ باب شرقی سے، شرجیل بن حسنہؓ باب توما سے اور سیدنا عمر بن عاصؓ باب الفرادیس سے چلے

جادو! شیطانی روحوں کی مدد سے کیا جاتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کاہن یا جادوگر کے پاس گیا اس نے میری نبوت کو جھٹلا دیا

تحقیق: ابو نفیس قادری

علامہ ازہری فرماتے ہیں: جادو ایک ایسا عمل ہے جو شیطان کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ مولانا ابن فارس کے بقول باطل کو حق کی شکل میں پیش کرنے کا نام جادو ہے۔ علامہ فخر الدین فرماتے ہیں: جادو ہر اس عمل کو کہہ سکتے ہیں جس کا سبب مخفی ہو۔ یعنی دھوکہ بازی اور ملمع سازی کا دوسرا نام جادو ہے۔ علامہ ابن قیم فرماتے ہیں: جادو خبیث روحوں کی تاثیر کا نتیجہ ہوتا ہے۔

جادو کی اقسام

جدائی ڈالنے والا جادو

ماں اور بیٹے میں تفرقہ ڈالنا، باپ اور بیٹے میں تفرقہ ڈالنا، دو بھائیوں کے درمیان تفرقہ ڈالنا، دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالنا، کاروباری حصہ داروں میں تفرقہ ڈالنا

جدائی والے جادو کی علامات یہ ہیں

حالات کا اچانک محبت سے عداوت میں تبدیل ہو جانا، فریقین کے درمیان شکوک و شبہات ڈالنا، اختلافی مسائل میں رائی کا پہاڑ بنانا، باہمی عدم اعتماد پیدا کرنا بیوی کی صورت کا مرد کی نگاہوں میں قبیح ہو جانا اسی طرح بیوی کے ساتھ ہونا

جادو کا علاج:

جس طرح جنات والے مریض کا علاج ہوگا اسی طرح جادو والے مریض کا علاج ہوگا۔

جادو کی دوسری قسم: محبت کا جادو و علامات:

ضرورت سے زیادہ بے صبری کرنا، ہر وقت مباشرت کی خواہش کرنا، بیوی کو دیکھنے میں بے قرار رہنا، بیوی کی اندھی فرمانبرداری کرنا

محبت کے جادو کے اسباب:

عموماً خاوند بیوی کے درمیان اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں اور ختم بھی ہو جاتے ہیں لیکن بعض خواتین جلد باز ہوتی ہیں جادوگروں سے اختلافات دور کرواتی ہیں۔

محبت والے جادو کے منفی اثرات:

کبھی اس جادو کی وجہ سے خاوند بیمار ہو جاتا ہے، کبھی کبھار جادو الٹ ہو جاتا ہے۔ شوہر اپنی بیوی سے محبت کرنے کے بجائے نفرت کرنے لگتا ہے۔ کیونکہ بعض جادوگر جادو کے اصولوں سے واقف نہیں ہوتے، کبھی بیوی اس طرح خاوند پر جادو کرواتی ہے کہ میرا خاوند میرے علاوہ تمام عورتوں سے نفرت کرے۔ اپنی ماں، بہن، اور بیٹی سے بھی نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔

جادو کی جائز قسم:

میں اس نصیحت کو ہر مسلمان بیٹی تک پہنچانا ضروری سمجھتا ہوں۔ ہر عورت اپنے شوہر کو اپنی طرف راغب کر سکتی ہے۔ مثلاً اس کا کہا مانے، اس کے لئے کھانا تیار کرے اس کے کمرہ کی صفائی کرے۔ اس کا استقبال خندہ پیشانی اور مسکراہٹ بکھیر کر کرے۔ تاکہ وہ دائیں بائیں دیکھنے کی عادت ترک کر دے۔

جادو کی تیسری اقسام:

نظر بندی کا جادو:

ارشاد ربانی ہے: "ان جادوگروں نے کہا اے موسیٰ آپ ڈالیے یا ہم ڈالیں موسیٰ نے فرمایا تم ہی ڈالو۔ پس جب انہوں نے ڈالے تو لوگوں کی نظر بندی کر دی اور ان پر ہیبت طاری کر دی اس طرح (اپنی طرف سے) انہوں نے بہت بڑا جادو کیا۔" اس سے ثابت ہوا کہ قرآن میں رب العالمین نے نظر بندی کے جادو کا اثبات ذکر کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کا علاج بھی ذکر کر دیا۔

نظر بندی کے جادو کی علامات:

انسان کسی جامد چیز کو متحرک اور متحرک کو جامد دیکھتا ہے چھوٹی چیز بڑی دکھائی دیتی ہے اور بڑی چیز چھوٹی نظر آتی ہے، اشیاء حقیقت کے برعکس نظر آتی ہیں۔

نظر بندی کے جادو کا علاج:

اس جادو کو ہر نیک اور مسنون کام کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے مثلاً اذان۔ باوضو ہونا تلاوت کرنا وغیرہ۔ اگر ان سب اعمال کے باوجود شفا نہ ہو تو یقین کر لیں کہ وہ جادو نہیں بلکہ جن ہے یا شعبدہ بازی کا اظہار ہے۔

جادو کی چوتھی قسم

شادی میں رکاوٹ ڈالنے کا جادو:

Scanned with CamScanner

جب کوئی شخص کسی جادوگر کے پاس جا کر اس سے یہ مطالبہ کرے کہ فلاں عورت اور فلاں مرد میں نفرت ڈال دو۔ تو ایسی صورت میں وہ کسی جن کو عورت یا مرد میں داخل ہونے کے لئے بھیجتا ہے جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ دو میں سے کسی ایک طریقے پر عمل کرتا ہے۔ عورت کے دل میں ہر اس شخص کی نفرت ڈال دیتا ہے جس سے وہ شادی کرنا چاہے۔ اگر عورت میں داخل نہ ہو سکے تو جو مرد اس سے شادی کرنا چاہے اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالے کہ عورت بدصورت اور بدسیرت ہے۔ لہٰذا مرد مذکورہ عورت سے نفرت کرنے لگتا ہے۔

میں اس نصیحت کو ہر مسلمان بیٹی تک پہنچانا ضروری سمجھتا ہوں۔ ہر عورت اپنے شوہر کو اپنی طرف راغب کر سکتی ہے۔ مثلاً اس کا کہا مانے، اس کے لئے کھانا تیار کرے اس کے کمرہ کی صفائی کرے۔ اس کا استقبال خندہ پیشانی اور مسکراہٹ بکھیر کر کرے۔ تاکہ وہ دائیں بائیں دیکھنے کی عادت ترک کر دے

رکاوٹ والے جادو کی علامات

مختلف اوقات میں سر درد ہو اور دوا سے بالکل افاقہ نہ ہو انتہائی تنگ دلی محسوس کرے بالخصوص عصر سے لے کر آدھی رات تک منگیتر کا انتہائی برا منظر میں نظر آنا، نیند میں بے چین رہنا، معدے میں مسلسل تکلیف محسوس کرنا، ریڑھ کی ہڈی کے نچلے مہروں میں درد محسوس کرنا

علاج:

اس جادو کا علاج بھی عام قرآنی آیات اور نبوی دعاؤں کے ذریعے کیا جائے۔ نیز اپنے گھر کا ماحول شرعی بنایا جائے۔ تمام منکرات کو گھر سے نکال دیا جائے۔

عورت کا مباشرت پر آمادہ نہ ہونا

مرد کی طرح عورت کو بھی مباشرت میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور وہ گہری سازش کا شکار ہوتی ہے۔

عارضی رکاوٹ: مرد کنواری دوشیزہ سے شادی کرتا ہے لیکن جماع کے وقت اسے احساس ہوتا ہے کہ عورت کنواری نہیں بلکہ وہ پہلے سے مباشرت کر چکی ہے لیکن جونہی مرد اپنے بستر پر واپس جاتا ہے دلہن کا کنوارہ پن اپنی جگہ پر واپس آ جاتا ہے۔

جادوئی رکاوٹوں کا علاج:

کتاب کے آخر میں جادوگر اگر شیطان کے شر سے بچنے کے لئے مفصل طریقے ذکر کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تاہم یہاں اجمالی طور پر چند طریقے لکھے جاتے۔

علاج:

ہر وقت باوضو رہیں کیونکہ باوضو انسان پر جادو اثر بالکل نہیں کرتا، با جماعت نماز کی پابندی، نماز تہجد کی پابندی، بیت الخلاء میں جاتے وقت مسنون دعاء ضرور پڑھیں۔ دیگر دعائیں مختلف مقامات واوقات کے لحاظ سے اپنا ورد بنالیں، اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز نماز سے کریں۔

اس جادو کو ہر نیک کام کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے مثلاً اذان باوضو ہونا تلاوت کرنا وغیرہ اگر ان سب اعمال کے باوجود شفا نہ ہو تو یقین کر لیں کہ جن ہے

صبح وشام مندرجہ ذیل دعاء تین بار پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

"میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی خواہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں۔ وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

گھر سے نکلنے کی دعا پڑھیں۔

صبح وشام کے اذکار مسنونہ ضرور کریں۔

جادو کے علاج کے متعلق دو اہم نکات:

بعض حالات میں جادو اور جناتی مرگی کی علامت یکساں ہوتی ہیں، معدے میں مسلسل درد، اس بات کی علامت ہے کہ مریض کو جادو کر کے کچھ کھلایا یا پلایا گیا ہے۔

قرآنی معالج میں دو شرطیں:

معالج اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پابند ہو۔ علاج، اللہ کی رضا اور بغیر لالچ کے کرے۔ نیز مریض کو قرآنی شفاء پر مکمل بھروسہ ہو۔

جادو کے مقام کی تلاش:

جادو کی جگہ دو طرح سے تلاش کی جا سکتی ہے۔

قابض جن بتادے: کہ فلاں چیز میں، فلاں مقام پر جادو مدفون ہے۔ البتہ یہ خیال رہے کہ جنات میں جھوٹ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا ان کی ہر بات کی تصدیق فوراً نہ کریں۔

مریض اور معالج کو آدھی رات کے وقت بہت ہی خشوع و خضوع سے دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ مذکورہ مقام کا ان کو پتہ چل جائے۔

جادو اور نظر بد:

قرآن وحدیث میں جادو کا اثر زائل کرنے کے جو طریقے درج ہیں ان سے جادو زائل جاتا ہے۔ اور نظر بد بھی ایک ثابت شدہ شر ہے۔ بعض انسانوں اور شیاطین کی نگاہیں انسان کو کسی بھی مصیبت سے دوچار کر سکتی ہیں اور نظر بد سے بھی بچنے اور اس کا اثر زائل کرنے کے لئے قرآن و احادیث صحیح ومتواترہ میں مذکورہ دعاؤں سے فائدہ اٹھانا مسنون ہے۔

شیطان اور انسان کے باہمی تعلقات:

جب کوئی شخص کسی جادوگر کے پاس جا کر اس سے یہ مطالبہ کرے کہ فلاں عورت اور فلاں مرد میں نفرت ڈال دو۔ تو ایسی صورت میں وہ کسی جن کو عورت یا مرد میں داخل ہونے کے لئے بھیجتا ہے جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ دو میں سے کسی ایک پر عمل کرتا ہے عورت کے دل میں اس شخص کی نفرت ڈال دیتا ہے

شیطان کون ہے؟، شیطا کے ہداف، عداوت شیطان اور عداوت انسان میں بنیادی فرق، عقیدہ توحید میں شکوک وشبہات پیدا کرنا، جماہی اور شیطان کی مسکراہٹ، غافل انسان اور شیطانی استہزاء، شیطان کی گرہ اور اس کا حل، شیطان کے لشکر، شیطان رات کہاں بسر کرتا ہے؟، شیطانی وسوسہ دراصل اسکا اظہار عجز

ہے، شیطان کی گھناؤنی منصوبہ بندی، انسانوں کے درمیان عداوت پیدا کرنا، ایمانی طاقت شیطان کے ضعف کا باعث بنتی ہے، شیطان کے بینڈ باجے، شیطان کی پسندیدہ جگہ بازار ہے، شیطان لالچی اور نہایت ڈھیٹ ہے۔

شیطان کی ابتداء

جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ اسے سجدہ کریں تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا کیونکہ فرشتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اللہ انہیں جو حکم دے وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا حکم دیئے جاتے ہیں۔"

فرشتے تو نور سے پیدا کیے گئے ہیں جبکہ ان کے ساتھ اور مخلوق بھی تھی جو آگ سے پیدا ہوئی تھی جب اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو اس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور عذر یہ پیش کیا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔

" اس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا۔ کتنے تعجب کی بات ہے شیطان یہ اقرار کر رہا ہے کہ خالق اللہ ہے بلکہ وہ تو یہ بھی اعتراف کرتا ہے وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ.

" اس نے کہا تو مجھے قیامت تک مہلت دے دے"

شیطان کون ہے؟

علامہ ابن جریر طبریؒ نے لکھا ہے کہ عربی زبان میں جن وانس اور چوپایوں میں سے سرکش کو شیطان کہا جاتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا:

"وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ"

"اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے جن وانس کے شیطانوں کو دشمن بنایا"

نیز انہوں نے کہا: کہ ہر سرکش کو شیطان اس لئے کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے تمام ہم جنسوں سے زیادہ اخلاق باختہ ہوتا ہے۔ اور بھلائی سے انتہائی دور ہوتا ہے۔

> **حدیث میں جادو کا اثر زائل کرنے کے جو طریقے درج ہیں ان سے جادو زائل جاتا ہے اور نظر بد بھی ایک ثابت شدہ شر ہے بعض انسانوں اور شیاطین کی نگاہیں انسان کو کسی بھی مصیبت سے دوچار کرسکتی ہیں اور نظر بد سے بھی بچنے اور اس کا اثر زائل کرنے کیلئے قرآن واحادیث صحیح ومتواترہ میں مذکورہ دعاؤں سے فائدہ اٹھانا مسنون ہے**

شیطان کی ابتداء

جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ اسے سجدہ کریں تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا کیونکہ فرشتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اللہ انہیں جو حکم دے وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا حکم دیا جاتا ہے"

فرشتے تو نور سے پیدا کیے گئے ہیں جبکہ ان کے ساتھ اور مخلوق بھی تھی جو آگ سے پیدا ہوئی تھی جب اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو اس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور عذر یہ پیش کیا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔

" اس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا۔ کتنے تعجب کی بات ہے شیطان یہ اقرار کر رہا ہے کہ خالق اللہ ہے بلکہ وہ تو یہ بھی اعتراف کرتا ہے وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ.

" اس نے کہا تو مجھے قیامت تک مہلت دے دے"

> **کیا ایسا علم نفع دے سکتا ہے جس پر عالم خود عمل نہ کرے؟ ایسا علم عالم کے لئے وبال تو بن سکتا ہے اسے کوئی فائدہ ہر گز نہیں پہنچا سکتا ہے**

تاہم یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسا علم نفع دے سکتا ہے جس پر عالم خود عمل نہ کرے؟ ایسا علم عالم کے لئے وبال تو بن سکتا ہے اسے کوئی فائدہ ہر گز نہیں پہنچا سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اپنے دربار سے دھتکار دیا۔

" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو یہاں سے دفع ہو جا تو مردود ہے اور روز جزا تک تجھ پر لعنت ہو۔"

عجلت شیطانی عمل ہے

شیطان کے ذہن میں فوراً آئندہ لائحہ عمل واضح ہو گیا اس لئے اللہ سے روز جزا تک کی مہلت طلب کی کیونکہ اس نے اپنے اوپر اللہ کی لعنت کا سبب اپنے گناہ کو نہ سمجھا بلکہ لعنت کا سبب تخلیق آدم کو سمجھا لہٰذا وہ بنو آدم سے انتقام لینے کی غرض سے روز جزاء تک کی مہلت چاہتا تھا نہ کہ اپنے جرم سے توبہ کرنا چاہتا تھا۔ اور وہ عذاب قبر سے بھی بچنا چاہتا تھا۔

> **شیطان کے ذہن میں فوراً آئندہ لائحہ عمل واضح ہو گیا اس لئے اللہ سے روز جزا تک کی مہلت طلب کی کیونکہ اس نے اپنے اوپر اللہ کی لعنت کا سبب اپنے گناہ کو نہ سمجھا بلکہ لعنت کا سبب تخلیق آدم کو سمجھا لہٰذا وہ بنو آدم سے انتقام لینے کی غرض سے روز جزاء تک کی مہلت چاہتا تھا نہ کہ اپنے جرم توبہ کرنا چاہتا ہے**

اعلانیہ اہداف

اللہ تعالیٰ نے شیطان کی چال بازی کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا:

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ.

" اللہ تعالیٰ نے جواب دیا یقیناً تو مہلت یافتہ ہے۔ (لیکن) مدت مقررہ (قیامت قائم ہونے) تک" جب اس نے اپنی چال کو پٹتے ہوئے دیکھا تو نہایت ڈھٹائی کے ساتھ اپنے اہداف کا اعلان کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ابلیس نے کہا)

قَالَ رَبِّ بِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ.

" ابلیس نے کہا، اے میرے رب: مجھے دھتکارے کے

سبب میں ان کے لئے زمین میں ضرور ان کے اعمال کو مزین کروں گا اور تیرے مخلص بندوں کے سوا سب کو میں ضرور گمراہ کروں گا۔" سید قطبؒ لکھتے ہیں: اس قول کے ذریعے اپنے لئے ابلیس نے میدان قتال چن لیا کہ وہ ساری زمین ہوگی اور جب تک انسان وجن زندہ رہیں گے وہ تن، من، دھن کی بازی لگا کر انسانوں کے اعمال قبیحہ کو ان کے سامنے مزین کر کے پیش کرتا رہے گا۔ ان کی شہوات قبیحہ کو حسین وجمیل انداز میں ان کے سامنے لاتا رہے گا۔ ان کو ہمیشہ دھوکے میں رکھے گا۔ وہ سفر تو پستیوں کی طرف کریں گے لیکن وہ انہیں یہ باور کراتا رہے گا۔ کہ وہ عالم بالا کے نورانی درجات طے کر رہے ہیں۔ نیز شیطان نے درج بالا تقریر کے ذریعے اپنے سازوسامان اور اپنے اسلحہ کا نمونہ بھی پیش کر دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو متنبہ رہنا چاہیے کہ جونہی انہیں اپنا کوئی عمل مزین نظر آئے وہ فوراً اس کی تحقیق وکھوج میں لگ جائیں کہ کہیں وہ شیطان کی پیروی تو نہیں کر رہے اور جب بھی کسی کام کی طرف ان کا نفس خواہش کرے تو بھی وہ ذرا غور کر لیں کہ یہ کوئی شیطانی پھندا تو نہیں۔

سید قطبؒ لکھتے ہیں اس قول کے ذریعے اپنے لئے ابلیس نے میدان قتال چن لیا کہ وہ ساری زمین ہوگی اور جب تک انسان وجن زندہ رہیں گے وہ تن، من، دھن کی بازی لگا کر انسانوں کے اعمال قبیحہ کو انکے سامنے مزین کر کے پیش کرتا رہے گا انکی شہوات قبیحہ کو حسین وجمیل اندازی انکے سامنے لاتا ہے

تاہم اگر انسان خلوص دل کے ساتھ اللہ پر ایمان لے آئے۔ اور خالصتاً اسی کی عبادت کرنے لگ جائے اور اس کے ساتھ شرک نہ کرے اس کے آخری رسول محمد ﷺ کی اتباع کو اپنی دنیا وآخرت کی فلاح کا ضامن جانے تو اس بندے پر شیطان کا داؤ نہیں چل سکے گا۔ بلکہ اس پر وار کرنے سے ابلیس ملعون نے اپنے عجز کا اظہار تخلیق آدم کے موقع پر ہی کر دیا تھا۔ "اِلَّا عِبَادَکَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ"

عداوت شیطان اور عداوت انسان میں بنیادی فرق

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے محمد ﷺ عفو اختیار کرو اور نیکی کا حکم کرو اور جاہلوں سے کنارہ کشی کر لو اور اگر شیطان کی طرف سے آپ ﷺ کے دل میں وسوسہ پیدا ہو تو فوراً اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو بے شک وہ سننے والا اور سب جاننے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بری بات کے بدلے اچھی بات کہو ہم خوب جانتے ہیں جس کے سبب یہ کہتے ہیں اور آپ ﷺ فرمادیجئے اے میرے رب: میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آپ ﷺ سخت کلامی کا اچھے انداز

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ عفو اختیار کرو اور نیکی کا حکم کرو جاہلوں سے کنارہ کشی کر لو اگر شیطان کی طرف سے آپ ﷺ کے دل میں وسوسہ پیدا ہو تو فوراً اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو

میں جواب دیں اس طرح کرنے سے دشمن تمہارا گرم جوش دوست بن جائے گا یہ بات بردبار لوگوں کو ہی حاصل ہوتی ہے ان ہی کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیب والے ہیں اگر شیطان کی جانب سے تمہیں کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بے شک وہ سب سنتا جانتا ہے۔"

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: اس موضوع پر پورے قرآن میں یہی تین آیات ہیں۔ ان آیات کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو حکم دے رہا ہے کہ وہ اپنے انسانی دشمن سے اچھا اور نرم سلوک کریں تو وہ بھی دوست بن سکتا ہے لیکن سب آیات میں شیطانی وسوسے سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ شیطان نے ازل سے انسانوں کو گمراہ کرنے اور ان سے اپنی عداوت کا وعدہ ابد تک رکھا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے شیطان سے دوستی کے تمام امکانات بالکل کو ختم کر دیا ہے۔

توحید میں شکوک پیدا کرنا۔

اسلام کی بنیاد توحید ہے اور اسلام کا عالی شان محل توحید ہی استوار ہے اور صدر اوّل کے مسلمانوں کی کامیابی کا راز بھی توحید ہی میں پنہاں ہے۔ کیونکہ توحید ہی میں یہ وصف ہے کہ علماء صلحا، فقہاء اور مجاہدین پیدا کرتی ہے۔ اسی کی بدولت خلافت اسلامیہ قائم ہوئی۔ اسی پر اسلام کا دارومدار ہے۔ لہٰذا شیطان کے تمام حملوں کا نشانہ عقیدہ توحید ہی ہوتا ہے۔

سیدنا ابوہرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "شیطان تمھارے پاس آکر سوال کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی اور فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ آخری سوال یہ پوچھتا ہے کہ تمھارے رب کو کس نے پیدا کیا۔ جب کسی کے دل میں یہ سوچ پیدا ہوا ہو تو اسے فوراً شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑنی چاہیے۔ اور مزید سوالات سوچنے سے رک جانا چاہیے۔

شیطان کی گرہ اور اس کا توڑ

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:" تم میں سے ہر ایک کی گدی پر شیطان تین گرہیں لگاتا ہے۔ ہر گرہ لگاتے وقت وہ کہتا ہے تیرے لئے لمبی رات ہے خوب سو لے۔ اگر بیدار ہو جائے اور اللہ کو یاد کرے، تو پہلی گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وہ وضوء بھی کر لے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز بھی پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اور وہ صبح نہایت خوشگوار موڈ میں کرتا ہے۔ وگرنہ وہ صبح ہی سے سستی کاہلی اور نحوست کا شکار رہتا ہے۔: شیطان گرہ اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے تاکہ وہ مضبوط بن جائے اور آسانی سے کھل نہ سکے۔

شیطان تمھارے پاس آکر سوال کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی اور فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ آخری سوال یہ پوچھتا ہے کہ تمھارے رب کو کس نے پیدا کیا۔ جب کسی کے دل میں یہ سوچ پیدا ہوا ہو تو اسے فوراً شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑنی چاہیے۔ اور مزید سوالات سوچنے سے رک جانا چاہیے

ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے!

چودہ سو سال پہلے داخل دین ہونے والے عرب باشندوں کی تبلیغ سندھ دھند تک پہنچی تو اس خطے کے لوگ اسلام اسے متاثر ہو کر تیزی سے اس میں داخل ہوئے پھر مختلف مسالک کی اپنی اپنی کوششوں کے نتیجے میں ایک تناؤ شروع ہوا اور بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ گیا کہ ایک دوسرے کو مسلمان ماننے سے انکاری ہونے لگے یہ باولاپن اگرچہ گذشتہ 25 سے 30 برس میں زیادہ بڑھا مگر یہ وبا پھر بھی محدود رہی تاہم نفرت بڑھتی رہی اور کافر کافر فلاں کافر کے نعرے لگتے رہے ایک وقت آیا کہ ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کو خون میں نہلانے کا رواج چل پڑا۔ آج اس مسلک تو کل اُس مسلک کے مسلمانوں کے جسموں کے لوتھڑے اڑائے جاتے رہے مگر یہ سب کچھ چھپ چھپا کر ہی ہوا اور اب بھی یہ کھیل تو چھپ چھپا کر ہی ہو رہا ہے جس کا کسی کے

رپورٹ۔ محمد عارش خان

پاس کوئی دینی و دنیاوی جواز نہیں مگر اب گذشتہ 8 برس میں ایک نیا مرض وطن عزیز میں پھوٹ پڑا ہے جس کی جڑیں مالاکنڈ، سوات اور صوبہ سرحد میں اتنی گہری ہیں کہ حکومتی رٹ ناکام ہو جانے کے بعد آخر کار موجودہ حکومت نے فوجی آپریشن شروع کر دیا۔ یہ آپریشن اس وقت کیا گیا جب صدر پاکستان امریکہ کے دورے پر تھے اور جب مولانا صوفی محمد یہ اعلان کر چکے تھے کہ مالاکنڈ اور سوات کے شرعی نظام کے مطابق ہماری اپنی شرعی عدالتیں ہونگی جب سپریم کورٹ ہائی کورٹ اور جمہوریت کو ماننے سے انکار کر دیا گیا ان کا اعلان تھا کہ قاضی عدالتوں کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا جس کی کسی سپریم کورٹ میں نہ کوئی اپیل ہوگی نہ اسے چیلنج کیا جا سکے گا۔ گویا ان کا اسلام اور اسلامی فیصلے نہ صرف باقی پاکستان سے بلکہ چودہ سو سال سے رائج اسلام سے

فیضانِ نوری ٹرسٹ

Kill the Bagging Not Baggers

بھیک مانگنا جرم اور۔۔۔

بھیک دینا گناہ ہے

کیا آپ اتنے گنہگار ہیں کے اپنے گناہ بخشوانے کیلئے آپکو کسی پیشہ ور بھکاری کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔نہیں!جی نہیں!

پاکستان میں ہر چوراہے پر گاڑیوں کے شیشے توڑتے ہوئے بھکاری ہر گلی، ہر محلے میں ہر گھر پر دستک دیتے ہوئے بھکاری ایک مافیاء ہے۔

خدارا اس بھکاری مافیاء کو ختم کیجئے

اگر نیکی کرنا چاہتے ہیں تو کسی ایک بھکاری کو اپنی زکوۃ، خیرات، صدقات سے کاروبار کرا دیجئے یا نوکری دیجئے۔

مگر بھیک نہ دیجئے، تاکہ بھکاری ختم ہوں۔

کسی کو روز مچھلی پکڑ کر دینے سے بہتر ہے کہ اسے مچھلی پکڑنے کا فن سکھا دیجئے

تاکہ وہ کسی کا محتاج نہ رہے

ہم ایسا کیوں کرتے ہیں کہ ہر روز کسی کو چند سکے دے کر محتاج رکھتے ہیں کیا ہم احساس برتری میں مبتلا ہیں دوسروں کو مانگتا ہوا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں

خدارا بھکاریوں میں اضافہ کر کے اپنی برتری کی تسکین بند کیجئے

بھیک مافیاء پاکستان میں محنت کر کے کمانے والوں سے کہیں زیادہ کماتا ہے کیونکہ یہ لوگ بھیک نہیں مانگتے، ہر روز دھندے پر نکلتے ہیں

خدارا بھیک مافیا کو ختم کرنے کیلئے فیضانِ نوری ٹرسٹ کا ساتھ دیجئے

اور اپنے اپنے علاقے سے ایک ایک بھکاری کو اپنی زکوۃ سے کاروبار کرائیے اسکے بعد اگر وہ بھیک مانگتا نظر آئے تو قانون کا سہارا لے کر عدالت کے ذریعے انہیں روکئے۔

ادارہ نورانی دنیا تمام شہروں میں اس نیک کام کیلئے اپنے سینٹر قائم کر رہا ہے صاحب ثروت افراد سے تعاون کی درخواست ہے

فیضان نوری ٹرسٹ

ادارہ نورانی دنیا: فلیٹ نمبر 104 ثمرینہ اپارٹمنٹ، کلفٹن بلاک 4، کراچی

فون: 021-5418934, 021-7007827-0300-9443247, 0321-4020990

Scanned with CamScanner

حاضرات غوثیہ

چاند کی پہلی سے 11 تک چاندی کے چراغ کو روغنِ چمبیلی سے روشن کریں

ڈاکٹر منشور عالم

عزمت علیکم والسمت علیکما اجب یا همرائیل وما کمائیل بحق یا شیخ عبد القادر جیلانی شیء للہ محمد یا محمد افتح ابواب الحاضرات یا بلوح برحمتک یاارحم الراحمین.

لو دیگر: عزمت علیکم والسمت علیکم اجیبوی همرائیل یالو مائیل یالو طائیل بحق یا شیخ عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی شیء للہ یا محمد یا محمد یا محمد افتح الالوا الحاضراتی بحق یا بلوح یا بلوح برحمتک یا ارحم الراحمین.

طریقہ زکوۃ

مندرجہ بالا دونوں عزیمتیں مثلِ آفتاب و مہتاب کے ہیں۔ ایک دوسرے سے کوئی کمتر درجہ نہیں رکھتی۔ لہٰذا آپ کو جو بھی پسند آئے اسکی زکوۃ ادا کر سکتے ہیں میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ جو لوگ مضبوط قادری نسبت رکھتے ہیں۔ اور تقویٰ وطہارت کے پابند ہیں ان کو چاہیے کہ اس جلیل القدر حاضرات کو اپنا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ آپ کو کسی دیگر حاضرات کی تمنا نہیں رہے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ قمری میں عامل چاند کی پہلی تا گیارہ یا سترہ تاریخ تک پر ہیز جلالی کو اپنا معمول بنائے اور ایک عدد چاندی کا چراغ بنوائے جو کہ بوقت پڑھائی برابر روشن رہیگا۔ اس چراغ میں روغن چنبیلی ڈال کر روئی کا فتیلہ روشن کرنا ہوگا۔ ایک عدد لوبان دانی جس میں کوئلے دھکتے ہوئے ہوں گے۔ اس میں پسا ہوا لوبان بوقت چلہ کشی وقفے وقفے سے چٹکی چٹکی ڈالنا ہوگا۔ یہ بخور ہے ایک عدد لکڑی کی تقریباً ایک سے سوافٹ چوکی بھی سامنے رکھنی ہوگی اس چوکی کے درمیان میں چراغ رکھا ہوگا۔ چراغ کے ساتھ لوبان دانی رکھیں اور گیارہ تا سترہ عدد گلاب کے پھول چوکی کے اوپر کناروں پر چاروں طرف رکھنا ہونگے پھول روزانہ تازہ لیں۔ جبکہ زوال کے پھول بحفاظت محفوظ رکھنے ہونگے روزانہ گیارہ تا سترہ عدد چاندی کی کٹوریوں میں چاولوں کی کھیر ڈال کر چراغ کے چاروں طرف رکھنی ہوگی۔۔ ایک بات کا خیال رکھیں وہ یہ کہ چوکی سبز رنگ کی لیں پھر اس پر سامان رکھیں۔ کھیر میں سات قسم یا گیارہ یا پھر سترہ قسم کے میوے و پھل ڈالنا ہونگے۔ کھیر روزانہ تازی بنا کر رکھنا ہوگی۔ روزانہ کی کھیر عامل ہر پیالی میں سے تھوڑی خود کھائے اور بقیہ نابالغوں کو تقسیم کردے۔ یہ خیال رہے کہ زمین پر کھیر نہ گرے۔ بوقت چلہ کشی عامل کا جامہ سبز ہوگا۔ جو کہ دو ٹکڑوں میں ہوگا۔ ایک کو ناف سے اوپر سر تک اوڑھ لیں جبکہ دوسرے کو زیرِ ناف سے ٹخنے تک لپیٹ لیں جب یہ تمام لوازمات آپ اکٹھے کرلیں تو پھر آپ کو نماز مغرب ادا کرنے کے بعد اپنا منہ شمال کی سمت رکھنا ہوگا اور جائے نماز سبز بچھا کر تمام لوازمات عمل سامنے رکھیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی نیاز دیکر اسکا ثواب آپ" و موکلات عزیمت کو پہنچائیں۔ نیاز کے وقت چراغ و بخور روشن کرنا ضروری ہے بہتر ہے کہ آپ اذان مغرب کے وقت فوراً چراغ روشن کردیں پھر نماز مغرب ادا کرنے کے بعد عمل ہٰذا کی نیاز کھڑے ہوکر شمال کی سمت منہ کرکے نہایت ادب سے دیں۔ بعد اول گیارہ بار درود قادری پڑھ کر پھر عبارت عمل ایک سو

لوبان بوقتِ چلہ کشی وقفے وقفے سے ڈالتے رہیں ایک عدد لکڑی سوافٹ چوکی سامنے رکھیں جس پر چراغ رکھنا ہے چراغ کے ساتھ لوباندانی رکھیں اور گیارہ عدد گلاب کے پھول چاروں طرف سجادیں پھولوں کو چوکی کے کنارے پر سجانا ہے روزانہ تازہ پھول لینے ہیں اور زوال کے پھول محفوظ کرلینے ہیں

گیارہ پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عمل ختم کریں۔ان تمام اوقات میں بخور لوبان برابر روشن کرتے رہنا ہوگا۔اور چراغ بھی مسلسل جلتا رہے گا۔بعد ختم پڑھائی اللہ رب العزت سے عمل حاضرات کی کامیابی کی دعا مانگیں۔اس طرح کل گیارہ یا سترہ یوم کا چلہ کریں۔چراغ کے دھوئیں کو کسی صاف پلیٹ میں جمع کرتے رہیں اور اس میں روغن چنبیلی چراغ والا ملانا چاہئے اور روزانہ اس پر دم بھی کرنا ہوگا یہ۔یہ خیال رہے کہ اگر آپ گیارہ یوم کا چلہ کریں گے تو گیارہ عدد پھول گیارہ عدد کھیر کی پیالیاں رکھنی ہونگی اور اگر چلہ سترہ یوم کا کرنا ہوگا یہ چیزیں سترہ سترہ عدد لینی ہوں گی۔چلہ ختم ہونے کے بعد گلاب کے تمام پھولوں کو دریا یا سمندر میں ڈالدیں نیز زکوۃ قائم رکھنے کے لئے عزیمت روزانہ گیارہ بار معہ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ورد میں رکھیں اور چاند کی گیارہ یا سترہ تاریخ کو ہر ماہ تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر نیاز ضرور دینا ہوگی۔روزانہ ایک عدد نقش دوران زکوۃ لکھنا ہوگا اور چراغ میں روئی کے فتیلہ میں جلانا ہوگا۔دونوں غیر تیموں کا نقش آئندہ لکھا جائیگا۔گو کہ یہ حاضرات مجھے مضمون ہذا میں تحریر نہیں کرنا تھی کیونکہ یہ انتہائی خفیہ حاضرات ہے۔پیر فقیر اس کو اپنے سینہ میں ہی محفوظ رکھتے ہیں۔دنیا میں بہت کم لوگ ہوں گے جو اس حاضرات کے رازو اسرار نہانی سے واقف ہوں گے۔اگر ایسا کوئی ہے تو وہ بھی سامنے آکر مشاہد کرائے۔

ترکیب حاضرات:

یہ حاضرات عامل خود بھی مشاہد کرسکتا ہے اور طفل نابالغ و پاپل پر بھی چلتی ہے۔بوقت ضرورت تمام لوازمات عمل سے سامنے رکھ کر اول شیخ عبدالقادر جیلانی کی نیاز دیکر اک عدد گول آئینہ لے کر اس کو کاجل مذکور سے سیاہ کرے اور اس میں روغن چنبیلی اچھی طرح لگادے تاکہ اس میں چمک پیدا ہو۔اب عامل اس آئینہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسکی سیاہی میں نگاہ ہے۔بعد گیارہ بار درود شریف پڑھ کر عزیمت پڑھنا شروع کردے زیادہ سے زیادہ ایک سو گیارہ بار عزیمت پڑھنا ہوگی۔اسی دوران حاضرات کھل جائیگی۔عزیمت اول کا نقش درج ذیل ہے۔واضح ہو کہ یہ دونوں نقوش ساعت مریخ میں لکھے جائیں گے اور اسی دوران بخور بھی مریخ کا روشن کیا جائے عزیمت اول کا نقش درج ذیل ہے۔گا۔اگر آپ ان نقوش کو شرف مریخ یا اوج مریخ میں یا پھر مریخ کی ساعت میں چراغوں پر کندہ کروالیں تو اس حاضرات میں چار چاند لگ جائیں گے۔عزیمت دوئم کا نقش ساتھ درج ہے۔مطلوبہ نتائج سے بھرپور فائدہ اٹھانے پر ہمارے حق میں دعا کریں۔

ان تمام اوقات میں جب چراغ جل رہا ہو بخور لوبان کا خاص خیال رکھیں روشن کرتے رہیں پڑھائی ختم ہوجانے کے بعد اللہ رب العزت سے عمل حاضرات کی کامیابی کی دعا آنکھیں بند کرکے مانگیں اس طرح گیارہ یا سترہ روز کا چلہ تمام ہونے تک چراغ کے دھوئیں کی سیاہی کو کسی صاف شفاف پلیٹ میں جمع کرکے رکھتے رہیں۔

۲۳۷	۲۸۶	۲۷۸	۲۷۰	۲۶۲	۲۵۴	۲۴۵
۲۵۵	۲۴۶	۲۳۸	۲۸۰	۲۷۹	۲۷۱	۲۶۳
۲۷۲	۲۶۴	۲۵۶	۲۴۷	۲۳۹	۲۸۱	۲۷۳
۲۸۲	۲۷۴	۲۶۶	۲۶۵	۲۵۷	۲۴۸	۲۴۰
۲۴۹	۲۴۱	۲۸۳	۲۷۵	۲۶۷	۲۵۹	۲۵۸
۲۶۰	۲۵۲	۲۵۰	۲۴۲	۲۸۴	۲۷۶	۲۶۸
۲۷۷	۲۶۹	۲۶۱	۲۵۳	۲۴۴	۲۴۳	۲۸۵

چلہ ختم ہوجانے کے بعد تمام پھولوں کو دریا یا سمندر میں ڈال دیں اور زکوۃ قائم رکھنے کے لئے عزیمت روزانہ گیارہ بار مع اول وآخر گیارہ بار درود ابراہیمی ورد میں رکھیں اور چاند کی ہر گیارہ تاریخ کو تمام لوازمات عمل سامنے رکھ کر نیاز دلاتے رہیں ایک عدد نقش دوران زکوۃ ضرور لکھتے رہیں تاکہ عمل پورا سال آپ کے کام آئے

۳۰۲	۲۶۹	۲۸۰	۲۹۷	۳۰۷	۲۷۴	۲۹۲
۳۱۰	۲۷۷	۲۸۸	۳۰۵	۲۶۵	۲۸۳	۲۹۳
۲۶۸	۲۷۹	۲۹۶	۳۱۳	۲۷۳	۲۹۱	۳۰۱
۲۷۶	۲۸۷	۳۰۴	۲۶۴	۲۸۲	۲۹۹	۳۰۹
۲۸۵	۲۹۵	۳۱۲	۲۷۲	۲۹۰	۳۰۰	۲۶۷
۲۸۶	۳۰۳	۲۷۰	۲۸۱	۲۹۸	۳۰۸	۲۷۵
۲۹۴	۳۱۱	۲۷۱	۲۸۹	۳۰۶	۲۶۶	۲۸۴

سرطان افراد گول مٹول چہرے والے ہوتے ہیں۔ان کے چہروں پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی ہے۔یہ لوگ سست لیکن باوقار انداز سے آگے بڑھتے ہیں۔ان کی آنکھوں میں گرم جوشی ہوتی ہے۔ہاتھ اور پاؤں چھوٹے ہوتے ہیں۔

حد مضبوط اور ڈانواں ڈول جزباتی دماغ ہے۔یہ ایک انتہائی مشکل برج ہے اور یہ افراد اکثر اپنی اندرونی اور بیرونی خواہشات کے درمیان لٹک کر کافی تکلیف دہ زندگی گزارتے ہیں۔اس پر افتادیہ کے سرطان افراد کافی حساس واقع ہوتے ہیں اور وہ کسی بھی جذباتی لمحے

ہیں۔ناپختہ ذہن کے سرطان افراد اپنے نظریات سے چمٹے رہتے ہیں مگر جب حالات پر ان کا کنٹرول برقرار نہیں رہتا تو پھر وہ اپنے آپ میں واپس آجاتے ہیں۔یہ لوگ اگر اپنے اندر گہرائی میں جھانک کر دیکھیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ وہ کس قدر طاقتور ہیں اس لئے

سرطان

خاموشی کے ستائے ہوئے پراسرار پیچیدہ لوگ

ان پر اکثر نکتہ چینی کی جاتی ہے کہ خود پسند ہیں حالانکہ انکے اندر خودی نہیں ہوتی

سرطان افراد کے جذبات میں اتار چڑھاؤ رہتا ہے۔یہ چاند کے زیر اثر لوگ ہیں اور اسی طرح پراسرار ہیں جس طرح رات کے وقت سمندر پراسرار ہوتا ہے اور اتنے ہی خوش رو ہیں کہ جیسے ایک خاموش اور ٹھہری ہوئی جھیل کی سطح پر چاند کا عکس مسکرا رہا ہو۔یہ لوگ خدشات، اذیت ناک توہمات ماضی کی وابستگیوں اور اپنی خاموشی کے ستائے ہوئے ہوتے ہیں۔یہ سب انہیں پاگل پن کے کنارے تک لے جاتے ہیں۔یہ بے حد حساس بلکہ بعض اوقات انتہائی سرد مہر ہوتے ہیں اور دنیا سے بلکل کٹ کر رہ جاتے ہیں۔یہ لوگ اندرونی اور بیرونی دونوں قسم کے ماحول سے متاثر ہوتے ہیں۔ان افراد پر آپ با آسانی اپنا دباؤ ڈال سکتے ہیں۔برج سرطان کا حاکم قمر سیارہ ہے۔اس لئے یہ کافی پیچیدہ برج ہے۔یہ جذباتی، حساس اور تاثر پذیر ہے۔بارہ برجوں میں سے جس پر بھی قمر کا سایہ ہے اس کی شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔اس لئے یہ ممکن ہے کہ بارہ مختلف سرطان افراد ہوں مگر ایک بات انہیں یکجا کرتی ہے وہ ان سب کا بے

سے پریشان ہو جاتے ہیں۔یہ لوگ اپنے جذبات کے سمندر میں تیرتے رہتے ہیں۔یہ لوگ زبردستی اپنے آپ کو کام میں الجھائے رکھیں گے مگر انہیں اس وقت تک تحفظ نہیں ملتا جب تک یہ اپنے آپ کو جان نہ لیں۔اپنے آپ کو سمجھنا کوئی آسان بات نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے آپ کو اپنے اندر موجود تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

سرطان افراد پر اکثر یہ نکتہ چینی کی جاتی ہے کہ وہ بے خود پسند ہیں۔اصل میں ان کے اندر خودی نہیں ہوتی بلکہ اپنے آپ کو مادی دنیا کے جذباتی تھپیڑوں سے بچانے کے لئے انہوں نے ایک خول چڑھا رکھا ہوتا ہے۔آپ کوئی محبت بھرا گیت سنا کر انہیں رلا سکتے ہیں۔کسی پیارے مگر بچھڑے ہوئے دوست کی طرف سے بھیجا گیا پھولوں کا تحفہ بھی انہیں رلا سکتا ہے۔محبت کے معاملے میں سرطان افراد بے حد حاسد ہوتے ہیں اور وقت آنے پر وہ اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔یہ لوگ محبت کے معاملے میں آسانی سے بیوقوف بنائے جاسکتے

انہیں سطحی نظریات سے بلند ہو کر عملی زندگی کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرنا چاہئے۔سرطان افراد حساس پیار کرنا والے اور محتاط قسم کے عاشق ہوتے ہیں۔یہ جذبات کا اظہار نہیں کرتے بلکہ بعض اوقات خود کو اپنے جذبات کا غلام بنالیتے ہیں۔ایسا کرنے سے اگرچہ خود کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔دل کے معاملات میں یہ نازک مزاج، رحم دل اور پیار کرنے والے ہوتے ہیں۔محبت ان کے نزدیک ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔یہ جس چیز سے محبت کرتے ہیں اس کے پرستار بن جاتے ہیں ان کے اندر رقابت کا مادہ بھی پایا جاتا ہے۔دل کے معاملات میں حساسیت کی وجہ سے ان کے جذبات بہت جلد مجروح ہو جاتے ہیں اور اگر ان کے جذبات پر گہری چوٹ پڑ جائے تو ان پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔سرطان افراد گھر سے محبت کرتے ہیں یہ لوگ اپنے کنوار پن کے مقابلہ میں شادی شدہ حالت میں بہت خوش رہتے ہیں۔ان کی شادی شدہ زندگی میں ذہنی دوستی بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔سرطان

افراد بچوں سے بڑی محبت کرتے ہیں ان کو اپنے بچوں پر ضرورت سے زیادہ تنقید نہیں کرنا چاہیے۔ سرطان افراد اپنی تقدیر خود بناتے ہیں۔ اس برج سے تعلق رکھنے والے افراد بالعموم ادھیڑ عمر میں کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں اور یہ کامیابی ان کی موت کے وقت تک جاری رہتی ہے۔ سرطان افراد محنتی اور باضمیر ہوتے ہیں سرطان افراد باصلاحیت انسان ہونے کے ساتھ کسی کا ظلم زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کرتے۔ سرطان افراد اپنے کاروبار میں بڑے کا ب رہتے ہیں ان کو ذرا سی بات پر ہمت نہیں چھوڑنی چاہیے۔ سرطان افراد کمائی کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں ان کی خواہش ہوتی ہے کہ یہ دنیا کی ساری نعمتیں جمع کرلیں بعض اوقات ان کے دل کے اندر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ یہ جوا کھیلیں اور سٹہ بازی کریں لیکن یہ سب کچھ انہیں پریشانی دیتی ہے۔ سرطان افراد غور وفکر اور تنہائی کے عادی ہوتے ہیں۔ ان پر قنوطیت اور یاسیت کے دورے بعض اوقات پریشانی کا باعث ہوتے ہیں۔ سرطان افراد بزدل اور الگ تھلگ رہتے ہیں لیکن یہ دلچسپ اور مہماتی شخص کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ متکبر ہونے کے باوجود آنا پسند اور خود پسند نہیں ہوتے ہیں یہ صاف گو اور سخی ہوتے ہیں۔ یہ دوستوں سے وفاداری کا عہد نبھاتے ہیں۔ یہ ایسی شخصیت کے مالک ہوتے ہیں جس کے سپرد اہم راز کرکے بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہر اس کام سے نفرت کرتے ہیں جس کو حقیر اور نیچ کہا جاسکتا ہے۔ یہ ہمدرد اور دوسروں کا بڑا خیال رکھنے والے ہوتے ہیں۔ سرطان افراد کی بصیرت بہت اچھی ہے۔ ان کی ذہنی خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے تصور میں ہی چیزوں کو تعمیر و ترتیب کرتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ مختلف طریقوں سے ترقی کرتے رہتے ہیں۔ یہ ہر وہ کام سیکھ لیتے ہیں جس کے بارے میں ارادہ کرلیتے ہیں یہ ہمیشہ اپنی معلومات کا اظہار کرنا پسند نہیں کرتے ہیں۔ سرطان افراد کو اگر کوئی خوبصورت اور حسین و جمیل دوشیزہ مل جائے تو وہ اسے دیکھ کر پاگل ہوجاتے ہیں اور پھر اسے حاصل کرنے کے لئے دیوانگی کی حد تک جاسکتے ہیں۔ سرطان افراد کو جس چیز کی فکر ہر وقت کھائے رہتی ہے وہ ہے ان کے مستقبل کا تحفظ یہ کسی مالی بحران میں مبتلا رہنا بالکل پسند نہیں کرتے۔ سرطان افراد لکیر کے فقیر ہوتے ہیں اور انہیں خطوط پر کام کرنا پسند کرتے ہیں جن پر صدیوں سے ہوتا چلا آرہا ہے، اس میں نہ تو تبدیلی لاتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کی جدت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ افراد بڑے دوستی پسند ہوتے ہیں اور دوسروں کو خوش رکھتے ہیں یہ لوگ اداسی اور افسردگی کے دوران ایسی حرکات کرتے ہیں جو لوگوں کے لئے نفرت کا باعث بنتی ہیں اور لوگ ان سے کنارہ کش ہونے لگتے ہیں۔ ان کا مزاج کبھی سرد اور کبھی گرم ہوتا ہے گویا ان کی طبیعت میں ٹھہراؤ اور یکسانیت نہیں ہوتی۔ سرطان افراد انتہائی شریف النفس، مخلص، ہمدرد اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ کسی ضرورت مند کو مجبور دیکھ کر تڑپ اٹھتے ہیں اور اس کی مالی اور اخلاقی مدد کرکے سکون و خوشی محسوس کرتے ہیں۔ یہ غریبوں اور ضرورت مندوں کی اس وقت تک مدد کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہوجاتے۔ یہ نیکی کرکے کبھی جتاتے نہیں۔ سرطان افراد پرسکون اور سازگار ماحول میں کام کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ سرطان افراد اپنے بڑوں کا بے حد احترام کرتے ہیں ان کا حوصلہ نہایت پست اور جرات کا بڑا فقدان ہوتا ہے۔ سرطان افراد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی بیوی ان کو دل وجان سے پیار کرے اور ان کی من پسند ہو۔ سرطان افراد محبت کے شدید بھوکے ہوتے ہیں جب انہیں اس قسم کی محبت مل جائے تو پھر وہ اپنی زندگی کی ہر متاع اپنی محبت پر قربان کردیتے ہیں۔ سرطان افراد اپنی فطرت کے ہاتھوں مجبور اور بے بس ہوتے ہیں وہ اپنے کاروبار میں یا زندگی کے جس شعبے میں بھی کام کررہے ہوتے ہیں اس میں نقصان کو کسی صورت برداشت نہیں کرتے۔ وہ نقصان کے نام سے ہی بہت خوف زدہ ہوتے ہیں۔ سرطان افراد پرانے زمانوں کی شان وشوکت کے خواب دیکھتے ہیں اور اپنے گھر کے ماحول کو بھی اس قسم کا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ برج سرطان سے تعلق رکھنے والے افراد قدیمی عربی و صحرائی ماحول کو پسند کرتے ہیں۔ سرطان افراد بڑے محتاط ہوتے ہیں۔ وہ اپنی حفاظت کے فن سے پوری طرح آشنا ہوتے ہیں۔ وہ لڑائی جھگڑے سے بہت گھبراتے اور کتراتے ہیں۔ برج سرطان سے تعلق رکھنے والے افراد خود کام کرنے کی صلاحیت بہت کم ہوتی ہے جبکہ یہ دوسروں کے ماتحت بن کر کام ناپسند کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ تغیر پذیر فطرت اور بے قرار طبیعت کے مالک ہوتے ہیں اس کے علاوہ سرطان افراد سخی، محنتی، قابل اعتماد اور پرکشش ہونے کے ساتھ تیز قوت کے مالک ہوتے ہیں۔

سرطان کی نفسیات

سرطان ایک ایسا برج ہے جس کے جذبات بے حد طاقتور ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے ان طاقتور جذبات سے کام لیا جائے اور انہیں اپنے خلاف استعمال

> **سرطان افراد کے جذبات میں اتار چڑھاؤ رہتا ہے یہ چاند کے زیر اثر لوگ ہیں اور اسی طرح پراسرار ہیں جس طرح رات کے وقت سمندر پراسرار ہوتا ہے اور اتنے ہی خوش رو ہیں کہ جیسے ایک خاموش اور ٹھہری ہوئی جھیل کی سطح پر چاند کا عکس مسکرا رہا ہو یہ لوگ اپنی خاموشی کے ستائے ہوئے ہوتے ہیں**

> **دل کے معاملات میں حساسیت کیجہ سے انکے جذبات بہت جلد مجروح ہوجاتے ہیں انکے جذبات پر چوٹ پڑجائے تو ان پر قابو پانا مشکل ہوجاتا ہے**

> **سرطان افراد محنتی اور باضمیر ہوتے ہیں سرطان افراد باصلاحیت انسان ہونے کیساتھ کسی کا ظلم زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کرتے سرطان افراد اپنے کاروبار میں بڑے کامیاب رہتے ہیں انکو ذرا سی بات پر ہمت نہیں چھوڑنی چاہیے سرطان افراد کمائی کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں**

کرنے کے بجائے اپنے حق میں استعمال کریں۔ ابتدائی طور پر یہ اپنے اردگرد کے ماحول پر پوری توجہ دیں۔ ان کا ذہن اردگرد کے ماحول سے یقینی طور پر متاثر ہو گا۔ جذباتی، نفسیاتی اور شعوری طور پر اس ماحول کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ اس طرح جب کبھی بھی ان کے لئے ممکن ہو، ماحول کی خوب صورتی، روشنی اور موسیقی پر تھوڑی سی توجہ دے کر انہیں اپنی حساسیت کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔ سورج کی روشنی سے لے کر موم بتی کی روشنی تک تمام روشنیاں ان کی نفسیات پر ایک مثبت اثر ڈالتی ہیں۔ روشنی ان کے اندر ایک حصہ ہے، خواہ یہ رات کی تبدیلی ہونے والی روشنی ہی کیوں نہ ہو، خوب صورت تازہ پھولوں اور بامقصد چیزوں کی شکل میں خوب صورتی بھی ان کو اردگرد کے ماحول سے بڑے مثبت انداز میں ہم آہنگ کرے گی۔ موسیقی ان کے ذہن اور جذبات پر اثر انداز ہوتی ہے یہ بات سائنس نے بھی ثابت کردی ہے بہت سے ماہر نفسیات بھی اس بات پر خاصا زور دیتے ہیں مگر یہ بے ہنگم قسم کی موسیقی نہیں ہونی چاہیے جو بعض حالتوں میں جذباتی ہیجان کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ سرطان افراد کو اپنی منفی حالت تبدیل کرنے کے لئے لازمی طور پر کیمیا گر ہونا چاہیے۔ انہیں یہ سیکھنا چاہیے کہ لوہے کو سونا کیسے بنایا جاسکتا ہے۔ روزمرہ کے تجربات میں یہ مایوس دل کے روگی ہوتے ہیں۔ جو بھی منفی تجربہ سیکھیں ان کے اندر ڈوب نہ جائیں بلکہ اس میں سے نکلنے کی کوشش کریں۔ سرطان افراد زیادہ جذباتی اور غیر حقیقت پسند واقع ہوتے ہیں۔ یہ بے حد طاقتور نفسیات کے مالک ہیں۔ یہ اپنے آپ کو حد بندیوں، منفی رویوں اور خول سے آزاد کرلیں۔ تمام جبر اور مجبوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے خدا کو اپنے دل میں تلاش کریں۔ اس کے بعد ہر شخص ہر درخت، ہر پھول ہر چیز یہاں تک کہ دشمنوں کو بھی اپنا جائیں۔ اپنی زندگی کے مسائل، اندیشوں اور مایوسیوں کے باوجود یہ جوش و جذبے کا مظاہرہ کرسکتے ہیں لیکن اس کے لئے ان کو اپنی جھوٹی انا کو ختم کرنا ہوگا

> **اپنے بڑوں کا بے حد احترام کرتے ہیں انکا حوصلہ نہایت پست اور جرات کا بڑا فقدان ہوتا ہے سرطان افراد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ انکی بیوی دل وجان سے پیار کرے یہ افراد محبت کے شدید بھوکے ہوتے ہیں جب انہیں اس قسم کی محبت مل جائے تو وہ اپنی زندگی کی ہر متاع اپنی محبت پر قربان کردیتے ہیں**

اور یہ محسوس کرنا ہوگا کہ یہ چھوٹے آدمی نہیں ہیں۔ یہ حد بندیوں کو توڑ دیں یہ ان کی انا ہے۔ ان کے اندر سے انا نکل جائے تو یہ محبت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

سرطان کی جنسی نفسیات

سرطان افراد اپنی بیوی کے ساتھ انتہائی نفاست سے جنسی ملاپ کرتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس جوش و خروش میں اضافہ ہوتا ہے اور جب دونوں کے ان جذبات میں

> **جب کبھی بھی انکے لئے ممکن ہو، ماحول کی خوب صورتی، روشنی اور موسیقی پر تھوڑی سی توجہ دے کر انہیں اپنی حساسیت کے مطابق ڈھالنا چاہیے**

شدت آجاتی ہے تو پھر وہ اس فعل سے پورا پورا لطف اٹھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سرطان افراد کی صحت چونکہ بہت اچھی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ صحت مند جنسی ملاپ کے ذریعے اپنی شریک حیات کو خوش رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ برج سرطان سے تعلق رکھنے والے افراد کی خواہش ہوتی ہے کہ انہیں دل و جان سے چاہنے والی بیوی ملے۔ اس کی بیوی اس کی ظرافت اور خوش مزاجی کو بہت پسند کرتی ہے اور وہ اس کے جنسی جذبوں کا بھی اقرار کرلیتی ہے۔ وہ اس کے جنسی فعل سے متاثر ہوکر اس کے ساتھ بے پناہ اور ٹوٹ کر محبت کرنے لگتی ہے۔ سرطان مرد اس جذبہ کو اپنے لئے نعمت بے بہا سمجھتا ہے۔

سرطان کی صحت

سرطان کا برج پیٹ اور چھاتی پر حکمران ہے۔ اس لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے کھانے پر بھرپور توجہ دیا کریں۔ تاکہ بدہضمی سے محفوظ رہیں۔ مناسب غذائیت کا کھانا ان کو موٹاپے اور جوڑوں کے درد سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اگرچہ جسمانی طور پر یہ مضبوط ہوتے ہیں مگر پھر بھی انہیں جسم اور دماغ سے زیادہ کام نہیں لینا چاہیے۔ ان کو اپنے اعصابی نظام پر بھی کم سے کم زور دینا چاہیے۔ انہیں اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے بڑی جدوجہد کرنا پڑتی ہے ان کا معدہ اکثر خراب رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے متعدی امراض میں مبتلا ہوجاتے ہیں زیادہ کھانے سے یہ موٹاپے کا شکار ہوجاتے ہیں۔ جو بہت سی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ اگر یہ مناسب غذا اور ورزش کو اپنا شعار بنالیں تو پھر نہ صرف وہ سمارٹ نظر آئیں گے بلکہ ان کی صحت قابل رشک بن جائے گی۔

سرطان کی بیماریاں

اگرچہ جسمانی طور پر یہ افراد مضبوط اور توانا ہوتے ہیں لیکن پھر بھی کیونکہ ان کا برج پیٹ اور چھاتی پر حکمرانی کرتے ہیں اس لئے انہیں مندرجہ ذیل بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔ اعصابی بیماریاں، معدے کی بیماریاں، سانس کی بیماریاں، گردے کی بیماریاں، گیس کی بیماریاں، جلدی امراض، گھٹنوں کی بیماریاں۔

> **روزمرہ کے تجربات میں یہ مایوس دل کے روگی ہوتے ہیں جو بھی منفی تجربہ سیکھیں ان کے اندر ڈوب نہ جائیں بلکہ اس میں سے نکلنے کی کوشش کریں سرطان افراد زیادہ جذباتی اور غیر حقیقت پسندواقع ہوتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو حدبندیوں، منفی رویوں اور خول سے آزاد کرلیں**

سرطان کے پیشے

سرطان افراد جن شعبوں میں ترقی کرسکتے ہیں وہ درج ذیل شعبہ، آرکیالوجسٹ، ڈاکٹر، آرٹسٹ، لائبریرین، اختراعی قوت، ملازمت، اداکاری، فرنیچر سازی، امور خارجہ، دواسازی۔

سرطان کی محبت

سرطان افراد محبت کی تلاش میں اکثر سرگرداں رہتے ہیں۔ان کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی ان سے سچے دل سے محبت کرے اور ان کے پیار بھرے جذبوں کا احترام کرے۔ اور ان کی محبت سے بھرپور خواہشات کی پذیرائی کرے۔سرطان افراد محبت کے بھوکے ہوتے ہیں جب انہیں محبت مل جائے تو پھر وہ اپنی زندگی کی ہر متاع اس پر قربان کردیتے ہیں اور یوں ان کے درمیان محبت بھرے جذبات بڑھتے چلے جاتے ہیں۔یہ بڑے محتاط قسم کے عاشق ہوتے ہیں۔محبت ان کے نزدیک ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔یہ جس چیز سے محبت کرتے ہیں اس کے بن جاتے ہیں۔دل کے معاملات میں ان کے حساس ہونے کی وجہ سے ان کی جذبات آسانی سے مجروح ہوجاتے ہیں اور اگر ایک مرتبہ ان کے جذبات پر گہری چوٹ پڑجائے تو ان کے لئے اس پر قابو پانا مشکل ہوجاتا ہے۔اس قسم کی چوٹیں لگنے سے کئی مرتبہ ایک کے بعد دوسری قسم کی محبت رکھنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔شادی کے بعد یہ اپنی بیوی اور بچوں سے بے حد محبت کرتے ہیں۔سرطان افراد چونکہ جذباتی اور رومانوی قسم کے عاشق ہوتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ مخالف جنس سے بھی اسی قسم کا اظہار ہو۔مختصراً سرطان افراد محبت میں جذبات کو غالب لاکر بعض اوقات اپنے لئے مشکلات پیدا کرلیتے ہیں۔

سرطان افراد کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی ان سے سچے دل سے محبت کرے اور انکے پیار بھرے جذبوں کا احترام کرے اور انکی محبت سے بھرپور خواہشات کی پذیرائی کرے سرطان افراد محبت کے بھوکے ہوتے ہیں جب انہیں محبت مل جائے تو پھر وہ اپنی زندگی کی ہر متاع اس پر قربان کردیتے ہیں

سرطان شوہر

سرطان شخص کے ساتھ گزارہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔اگرچہ وہ سہل پسند اور اچھی فطرت کا مالک ہوتا ہے وہ رعب جمانے، ہنگامے آرائی کرنے اور تنقید کرنے کا عادی ہوتا ہے۔منفی صفات کا حامل سرطان مرد بے حس، مست، نکما اور تن پرور ہوتا ہے۔وہ اس حد تک چلا جاتا ہے کہ شادی صرف دولت اور رتبہ کے لئے کرتا ہے کیونکہ اس قسم کا مرد اپنی دھن کا پکا ہوتا ہے اور اگر چاہے تو قابل قبول بھی بن سکتا ہے۔اس لئے اس مرد کے لئے اکثر یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ وہ اپنا مقصد حاصل کرلے۔دوسرے مردوں کے مقابلے میں ہر سرطان شوہر گھر پر زیادہ وقت گزارتا ہے۔وہ گھر اور خاندان کی روایتی قدروں سے بڑی محبت کرتا ہے اور اس کے کردار میں وہ بہت سی خوبیاں بھی ہوتی ہیں جن کے لئے سرطان عورت مشہور ہے۔سرطان شوہر وفادار بن کر رہنا چاہتا ہے اور اس کا ذہن اس کی بیوی اور خاندان کے مسائل میں مصروف رہتا ہے۔اس کا مزاج اس قسم کا ہوتا ہے جیسے کہ وہ گھر والوں سے اپنی خدمت کروانے کے لئے حکم چلا رہا ہو۔وہ کسی کام سے مطمئن نہیں ہوتا ہے اور بہت پیار کرنے والی بیوی بھی اس کی حکمرانی کے بار کو بری طرح محسوس کرنے لگتی ہے۔برج سرطان کے تابع پیدا ہونے والے شوہروں کی اگر گھر پر ضروریات پوری ہوجائیں تو عام طور پر وفادار ہوتے ہیں۔گھر سے باہر تعلقات قائم کرنا سرطان مرد کے لئے ناقابل برداشت ہوتا ہے۔وہ بزدل ہونے کی وجہ سے خطرہ مول لینے سے نفرت کرتا ہے لہذا جب تک اس کے حواس خمسہ اسے گمراہ نہ کردیں وہ کسی پیچیدگی میں ملوث ہونے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتا۔

وہ خاندان کی روایتی قدروں سے بڑی محبت کرتا ہے اور اسکے کردار میں وہ بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں جن کیلئے سرطان عورت مشہور ہے

سرطان بیوی: سرطان عورت صابر، وفادار، حالات کے مطابق ڈھل جانے والی اور جو کچھ اس کا شوہر مہیا کرسکے اس پر شاکر ہوتی ہے۔اس کا گھر وہی مقام ہوتا ہے جہاں اس کا شوہر فیصلہ کرتا ہے اور وہ ایک معمولی سی جگہ میں چار چاند لگادیتی ہے۔اس کی موجودگی باعث تقدس ہے اور وہ جانتی ہے کہ گھر والوں کی خدمت کس طرح کرنے چاہیے۔وہ اپنی وفاداری کے صلہ میں قابل احترام خیال کی جاتی ہے اور گھر والے اس سے محبت کرتے ہیں۔برج سرطان کے تابع پیدا ہونے والی بعض بیویوں میں یہ خصوصیات ہوتی ہیں لیکن وہ اکثر موڈی ہوتی ہیں۔قابل تغیر اور شائستگی سے ناآشنا سرطان لڑکی کے لئے شادی کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔اس کی فطری عادتیں اتنی ہمدردانہ ہوتی ہیں کہ شادی کے خواہش مند لوگ اس کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں۔اس خاتون کو تحفظ کی تلاش ہوتی ہے جو ہمیشہ اس کو مل جاتی ہے لیکن اگر یہ ایک ایسی لڑکی ہے جو اعلیٰ کردار اور پس منظر نہیں رکھتی ہے تو اسے اپنے شوہر کی راہنمائی اور اور مدد کی ضرورت پڑے گی تاکہ وہ اپنے فرائض انجام دے سکے۔اس کے تصور میں شوہر کا رتبہ ایک دیوتا کی مانند ہے جو قابل پرستش ہے اور اگر وہ اس خاتون کو مایوس کردیتا ہے تو اس ناکامی کا روحانی صدمہ اس عورت کے لئے ناقابل برداشت ہوگا۔

سرطان بیویاں بڑی جذباتی اور اپنائیت والی ہوتی ہیں اور خود کو خاندان کی زندگی میں گم کردیتی ہیں۔ایک عام جائزہ کے مطابق اس کا مجموعی کردار روایتی نسوانیت ہوتا ہے اور جو شخص سرطان لڑکی سے شادی کرلیتا ہے اس کو ایک کامل عورت مل جاتی ہے۔انکی فطری عادتیں اتنی ہمدردانہ ہوتی ہیں کہ شادی کے بعد اپنے شوہر اور سسرال والوں کو قابل احترام خیال۔لیکن سرطان بیوی وفادار بن کر رہنا چاہتی ہے اور اسکا ذہن اسکے شوہر اور خاندان کے مسائل میں مصروف رہتا ہے۔

وہ اپنی وفاداری کے صلہ میں قابل احترام خیال کیجاتی ہے اور گھر والے اس سے محبت کرتے ہیں برج سرطان کے تابع پیدا ہونے والی بعض بیویوں میں یہ خصوصیات ہوتی ہیں لیکن وہ اکثر موڈی ہوتی ہیں۔قابل تغیر اور شائستگی سے ناآشنا سرطان لڑکی کے لئے شادی کرنا بہت آسان ہوتا ہے

اتواراور پیر کی درمیانی رات ایک علیحدہ جگہ جہاں کسی کی آواز شوروغل نہ ہو اور نہ کوئی دوسرا ہو پاک وصاف جگہ میں پاک وصاف معطر ومعنبر کپڑے پہن کر جائے نماز پر بیٹھ کر باوضو مشک وگلاب کے ساتھ محبوب کے پہنے ہوئے کپڑے پر نقش معظم ذیل تحریر کریں اور جو محبوب کے پارچہ استعمال کے ٹکڑے پر لکھ کر چار یوم تک اپنی چارپائی کے مختلف پایوں کے نیچے بطرق مذکورہ بالا دفن کرنا ہے۔ وہ اس طریقے سے لکھیں۔ لکھنے میں اعراب ڈالنے کی ضرورت نہیں جس طریقہ اور ترتیب سے لکھا گیا ہے۔ اسی طرح لکھیں آگے پیچھے یا نیچے وقت مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ آپ جب اس عمل کو کریں تو کسی نجومی یا جفار سے دریافت کرلیں یا براہ راست مجھ سے دریافت فرمالیں۔ زہرہ اور مشتری کی ساعت میں تعویز بالا لکھنا اور پڑھنا ہے۔ وہ ساعت بدلتی رہے گی۔ اسی طرح پانچویں دن یعنی جمعہ کو بھی نقش ذیل لکھنے

باکمال تعویذ محبت

سر کے گرے ہوئے بال نقش پر یوں لپیٹ دیں کہ چراغ کی بتی چھپ جائے

ابھی دیپک کی بتی پوری طرح جل نہ پائے گی کہ محبوب دل تھام کر چلا آئے گا

پاس ہی اپنی چارپائی بچھا رکھیں۔ بس اس تعویز کے ہوئے ٹکڑے کو ہرن کی مصفی جھلی یا ریشم کا صاف ٹکڑا اچھا لمبا چوڑا لے کر اس میں وہ تعویز لپیٹ کر اپنی چارپائی کے مغربی پائے کے نیچے (جو سرہانے کا پایہ ہو) دبادیں اور پھر خود منہ قبلہ شریف کی جانب کر کے آیت شریف ذیل اپنے اور اپنے محبوب کے نام کے اعداد ک برابر پڑھیں اور محبوب کا خیال لکھتے اور پڑھتے وقت دل میں رکھیں اور اس کی شکلی تصور میں۔ دوسری شب تعویز لکھ کر جنوبی طرف کے پائے کے نیچے دفن کریں اور وظیفہ پڑھیں۔ آیت شریف یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْقُبتُ علِیَاتُ مُحبتاَ مِنِی والتَضحَ علیٰ ھیٰنی

(پارہ ۱۴ رکوع چھارم بحقّ یا جبُرَائیل فلاں بن فلاں وفلاں بنت فلاں بحق یا میکائل وبحق یا اسرافیل اپنے اور محبوب کے نام کے اعداد کے برابر پڑھنا ہے فلاں بن فلاں کی جگہ اپنا اور اپنے باپ کا نام کہنا ہے اور فلاں بنت فلاں کی جگہ محبوبہ اور اس کی ماں کا نام لینا ہے۔

اوپر نہ کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْقُبتُ علِیَاتُ مُحبتاَ مِنِی والتَضحَ علیٰ ھیٰنی

بحق یا جبرالیل	بحق یا میکائیل
نام طالب	نام مطلوب
بحق یا کرئیل	بحق یا اسرافیل

لکیریں دائیں جانب سے بائیں کو لے جائیں اور سطر وار لکھیں۔ یعنی پہلے بحق یا جرائیل لکھ کر پھر بحق یا میکائیل لکھیں۔ دوسری سطر لکھیں عرق گلاب نہایت عمدہ

مجربات نوری

اور ہر روز تازہ لیا جائے اور اس میں مشک زعفران حل کر کے لکھیں۔ کسی چینی کی پیالی میں جو روز دھوئی جایا کرے

نوٹ: چونکہ اس میں ساعتوں کی قید ہے اور ساعت بوجہ آفتاب کے طلوع وغروب کے وقت میں کمی وبیشی ہوتے رہنے کے ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں اس لئے

کے وقت ساعت سعد مشتری میں کہ جب زہرہ کے ساتھ قران ہو۔ نقش معظم ذیل پارچہ محبوب استعمال کے ٹکڑے پڑھ لکھ کر اس کی بتی پر اپنے سر کے بال اور اپنے محبوب کے سر کے بال جو کنگھی سے گر جاتے ہیں لے کر خوب لپیٹ دیں کہ تعویز بتی چھپ جائے۔

محبوب کے سر کے بال وہی ہوں جو کنگھی کرتے وقت سر سے خود بخود جدا ہو جاتے ہیں بتی پر تازہ دھنی ہوئی روئی پاک وصاف لپیٹ کر بتی بنالیں اور اس بتی کو روغن چنبہ خوشبو میں خوب تر کرلیں کہ تیل کی دھنیت اندر تک سیرایت کر جائے پھر ایک نیا چراغ منہ محبوب کے مکان کی طرف کر کے جلادیں اور خود عمل مذکورہ بالا پڑھنا شروع کریں۔ دل میں محبوب کا مضبوط خیال کریں اور تصور میں محبوب کی تصویر رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ابھی تمام بتی جل نہ جائے گی کہ محبوب دل تھامے ہوئے حاضر ہوگا۔ پانچویں دن جلالی جمالی ہر قسم کے پرہیز جن کا ذکر پہلے اعمال میں ہو چکا ہے لازمی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مقصد دلی حاصل ہوگا۔

بقیہ صفحہ 46 پر

Money Box
دولت کی بارش کا عمل

نقش کو سفید کپڑے پر مشک عنبر زعفران یا سبز سیاہی سے لکھیں۔

٣٧٦٦	١٥٣٧٦	١٩٢٢
یالطیف ١٣٤٥٤	یا اللہ یا رزاق دردائیل	یارحمٰن ٩٦١٠
٣٨٤٤	٧٦٨٨	١١٥٣٢

جس کپڑے پر نقش لکھا ہے اسکی ایک تھیلی بنالیں پھر اسے لکڑی کے **Money Box** بکس میں رکھ لیں اور تھیلی اس طرح تیار کریں کہ نقش اندر کی سائیڈ میں ہو۔ ١٤ دن تک یہ عمل کریں کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس بار سورہ اخلاص پڑھیں دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ٢٠ بار سورہ اخلاص تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ٣٠ بار سورہ اخلاص چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ٤٠ بار سورہ اخلاص پڑھیں اور بکس کھول کر تھیلی پر دم کرتے رہیں۔ نماز سے فراغت کے بعد سو مرتبہ استغفار پڑھیں اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف اور ایک ہزار مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھیں۔ اور ١٤ دن کی پابندی کے بعد جو بھی آمدنی ہو اس کو اس میں ڈالتے رہے اور اسی میں سے نکال کر خرچ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ یہ بکس کبھی روپوں سے خالی نہیں ہوگا۔ اس تھیلی کے اندر جھانکنے کی اور روپوں کو شمار کرنے کی کی غلطی نہ کریں ورنہ..........

نوٹ: جو خواتین وحضرات یہ عمل خود نہ کرسکیں وہ یہ منی بکس ادارہ نورانی دنیا سے منگوا سکتے ہیں۔ آج ہی جوابی لفافہ اور منی آرڈر ارسال کریں۔ ہدیہ =/2700

Money Box

خیر و برکت اور دولت میں اضافہ کیلئے منی بکس ادارہ نورانی دنیا سے ہدیۃً منی آرڈر بھیج کر منگا سکتے ہیں۔ ہدیہ 2700 روپے

پروفیسر ایم اے خان نوری 106 ثمرینہ اپارٹمنٹ، بلاک 4، کلفٹن۔ کراچی

Contact:021-5820152, 0300-9443274,

بقیہ: باکمال تعویز محبت

نقش معظم یہ ہے۔

۱۱لالا	لاً	۱۱	لا	۱۱لا	عہ
ع	ع	۱و	۱۱	۷	لا
لالا	۱۱	۸ع	۷	۱لا	ع

فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں۔ فلاں بنت فلاں کی جگہ محبوب کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھیں فلاں بن فلاں کی جگہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیں خانہ پری میں سیدھی سطر کا لکھنا ملحوظ رہے۔ اس عمل کی میں آپ کو بخوشی خاطر حجتہ اللہ اجازت دیتا ہوں مگر نیک کاموں کے لئے اور شرعی حدود کے اندر استعمال کرنے کے لئے کسی دوسرے کو بتلانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

بقیہ: کیا سورج بجھ جائے گا؟

آسمانوں اور زمین کو ستاروں کے ساتھ سجانے سے لے کر زمین کو جاندار مخلوقات سے آباد کر کے، سورج، زمین اور چاند کو با قاعدہ مدار دے کر اور دن رات کو تبدیل کرنے سے اور انتہائی کثرت کی صورتوں میں گفتگو اور رنگ میں امتیاز کرنے اور شخصیت کو انفرادیت دے کر۔

بقیہ: مہینہ کیسے گزرے گا

حاسد افراد آپ کے ملازمین کے ذریعے نقصان کروا سکتے ہیں زمینداری کے معاملات، مکان کی خرید و فروکت کے معاملے اس وقت موافق ثابت نہ ہونگے۔ بہتر ہوگا بڑوں سے مشورہ کر کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنائیں ہر قسم کے نقصان سے بچ جائیں گے۔ قانونی معاملات کی طرف دھیان دیں۔ انعامی لاٹری، میچوں یا کھیلوں میں روپیہ لگانے اور ان کے ذریعے منافع حاصل کرنے کی طرف رجحان رہے گا یہ ماہ کسی بھی حساس معاملے کو آگے بڑھانے تحریری کام یا معاہدات کیلئے بہتری نہ لائے گا ایسے لوگوں سے بھی ملاقات ہوگی جو آپ کی رقم کو کسی خاص مقصد میں لگانے اور زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کی طرف رغبت دلائیں گے۔ شریک زندگی کے روپے کو کسی بھی مقصد میں لگانے سے گریز کریں۔ اہم چیزیں چوری یا گم ہونے کا خدشہ ہے۔ ایسے کام جو آپ کرنا نہ چاہ رہے ہونگے تاہم ایسی صورتحال پیدا ہوگی کہ آپ کو اس میں ملوث ہونا پڑے گا۔ وسط ماہ کے بعد یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ یہ دراصل آپ کی لاپرواہی ہوگی جو مشکلات کا سبب بن سکتی ہے۔ اگر آپ کاروباری یا قانونی لین دین میں ملوث ہیں۔ ان دنوں خاص طور پر یہ خیال رکھیں کہ سودا کسی سے ہرگز نہ کریں۔

اصلی شمع شبستان رضا

بمعہ اجازت نامہ

محترم اقبال احمد نوری کی شہرہ آفاق تخلیق شمع شبستان رضا صرف چار حصوں پر مشتمل ہے 7 حصوں والی کتاب جعلی ہے

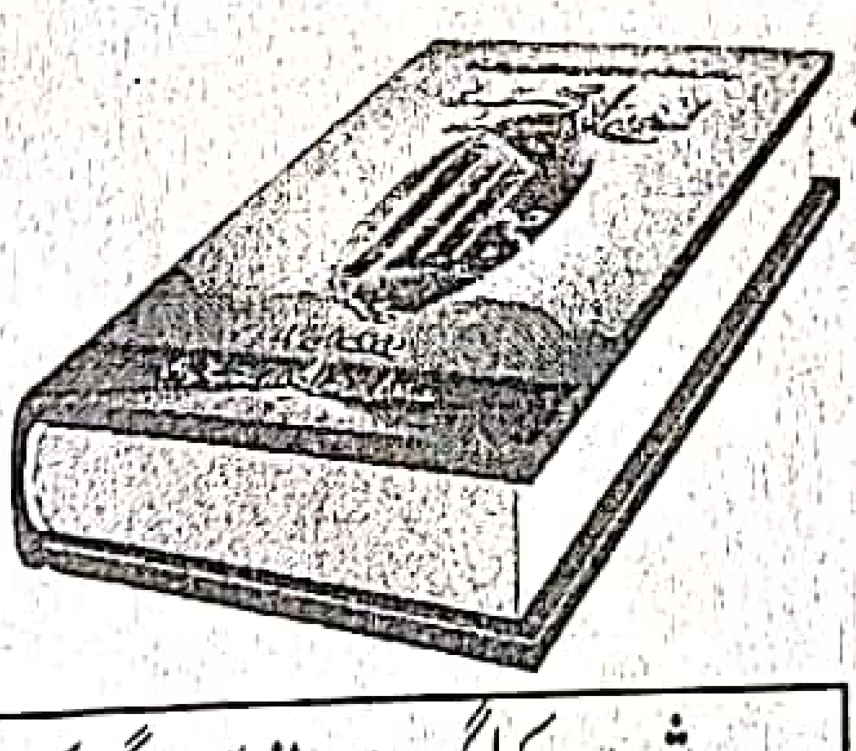

محترم اقبال احمد نوریؔ کی عالمی شہرت یافتہ روحانی تخلیق ''شمع شبستانِ رضا'' انڈیا بریلی شریف سے منگوایا گیا نیا ایڈیشن صرف ہمارے ہاں دستیاب ہے۔ بعض نا عاقبت اندیش پبلیشر ز و پرنٹر اس کتاب میں غیر متعلقہ مواد شامل کر کے بغیر اجازت شائع کر رہے ہیں جس کا نوری صاحب کی تحریر کردہ حقیقی کتاب سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس کتاب کے 7 حصے نوری صاحب نے مرتب کئے ہیں۔ اگر آپ اقبال احمد نوریؔ کی اصلی شمع شبستانِ رضا درکار ہے جس کے ساتھ وظائف کا اجازت نامہ بھی موجود ہے تو آج ہی براہ راست طلب کریں۔

دوسرے شہروں کے لوگ بذریعہ منی آرڈر منگوا سکتے ہیں

نوری پبلیکیشنز ادارہ نورانی دنیا

فلیٹ نمبر 104 ثمرینہ اپارٹمنٹ۔ 17 کمرشل بلاک 4 کلفٹن کراچی

فون: 021-5418934, 021-7007827

موبائل: 0300-9443274, 0321 4020990

پیشگوئیاں

رات سے کی گئی جس کا عدد 3 ہے یہ مشتری کا عدد ہے جس کا تعلق عزت وشہرت سے براہ راست ہے اس عدد کی بنیاد پر یہ پیش گوئی بنتی ہے کہ فوج اپنی اچھی شہرت اور کارکردگی کی بنیاد پر ملک کی عزت بچانے میں کامیاب ہوجائے گی تاہم اگلے دو ماہ کے اس آپریشن میں دہشت گردوں کا مکمل خاتمہ نہ ہوسکے گا۔

اسی ماہ رواں کا ایک شاخسانہ کیری لوگر بل جس پر بہت شور اٹھا۔ فوج نے بھی ناراضی ظاہر کی مگر امریکن پیسے دیتے ہیں اس لیے انہوں نے ایک نہ مانی۔ اسی ماہ حکومت کو کچھ ایسی سوجھی کہ یوں کہہ لیں اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی۔ حکومت ''این آر او'' کو پارلیمنٹ میں لے آئی اور یہ بیان بھی داغ دیا کہ ان کے پاس اپنے اتحادیوں سمیت این آر او کو منظور کرانے کی اکثریت بھی ہے۔ بلاشبہ حکومت اس بدنام زمانہ این آر او کو منظور کروانے کی پوزیشن میں ہے جسے منظور ہونے کے باوجود بھی اعلیٰ عدلیہ کسی بھی وقت مسترد کرسکتی ہے اور اسے عدالت میں پھر سے اوپن کیا جاسکتا ہے۔ مگر پیپلز پارٹی ہے کہ اسے پارلیمنٹ سے منظور کروانے پر تلی ہے جس کے بعد لوگوں نے یہ کہنا شروع کردیا ہے کہ اگر صدر زرداری آٹھ سال جیل کاٹ کر دودھ کے دھلے ہوسکتے ہیں تو پاکستان کی جیلوں میں بند ایسے تمام قیدیوں کو دودھ سے دھو دیا جائے جو آٹھ سالوں سے یا اس سے زیادہ عرصہ سے مختلف جرائم میں قید کاٹ رہے ہیں بلکہ میڈیا پر قیدیوں نے یہ پیغامات اور خطوط ارسال کرنے شروع کردیے ہیں ان کے جرائم این آر او کے مجرموں سے چھوٹے ہیں اس لیے انہیں رہا کیا جائے۔ اس نئی کش مکش میں اعلیٰ عدلیہ نے بھی یہ بیان دیا ہے کہ وقت آئے گا تو ''این آر او'' پر نئے سرے سے سوچیں گے۔

(این۔ آر۔ او) عربی میں اس کے اعداد بنائیں تو مفرد عدد 8 بنتا ہے جو زحل کا عدد ہے۔ حادثہ کا عدد ہے۔ نحوست کا عدد ہے بعض لوگوں نے ''این آر او'' کو پاکستان پر ایک ایسی نحوست قرار دیا ہے جو ایک سابق جنرل نے اپنے جرائم کو معاف کرانے کے لیے دوسروں کے جرائم معاف کرنے کا بہانہ تراشا ہے۔

چونکہ ''این آر او'' کا عدد 8 ہے اور صدر زرداری کا دوست 9 کا عدد ہے اس لیے کہا جاسکتا ہے 8 کا عدد ایسے تمام افراد کو لے ڈوبے گا جو جرائم کی بنیاد پر کھڑے ہیں گویا پارلیمنٹ سے پاس ہو بھی گیا تو بھی موجودہ حکومت میں انقلابی تبدیلی کا باعث بن جائے گا۔

وزیراعظم پاکستان کے نام کے اعداد نکالے جائیں تو مفرد عدد 9 بنتا ہے۔ یہی وہ عدد ہے جو انہیں ہر مقام پر ہر الزام سے بچاتا رہا ہے۔ حتیٰ کہ جیل بھی جانا پڑا تو واپس لوٹ کر یوں آئے کہ سیاست کے افق پر ابھرتے ہوئے وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر سرفراز ہوئے۔ اس عدد کو ناقابل شکست قرار دیا جاتا ہے اور یوں وزیراعظم کا عدد صدر کا دوست ہے تاہم یہ عدد ان کے ذاتی نام کا عدد ہے۔ چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ آنے والے وقت میں یوسف رضا گیلانی مزید مضبوط ہوں گے اور آئین کی مکمل بحالی پر دیگر عہدے اور ادارے وزیراعظم کے ماتحت آجائیں گے لیکن 2010ء بہرحال ان کے لیے بھی اچھی خبریں نہیں سنا رہا۔

- وزیراعظم یوسف رضا گیلانی آنے والے وقت میں اور مضبوط ہونگے
- نومبر کا مہینہ انقلابی تبدیلیوں کی بنیاد پڑنے کی خبریں دے رہا ہے
- ملک عزیز آسمانی اور سیاسی ستاروں کی گردش سے نکل جائے گا
- وزیرستان میں آپریشن راہ نجات کامیاب ہوگا مگر۔۔۔۔۔۔
- سیارہ مریخ ابھی اور آگ اور خون کی ہولی کا کھیل جاری رکھے گا
- مولوی، ملا، اب کھل کر جہادیوں، فسادیوں کی حمایت چھوڑ دینگے
- (8) آٹھ کا عدد تمام جرائم پیشہ افراد کو ایک ساتھ ہی لے ڈوبے گا
- امریکا کیری لوگر بل کے علاوہ بھی پاکستان میں مداخلت کرتا رہے گا
- زرداری دور میں پرویزی دور کے تمام کالے قوانین سفید ہوجائینگے
- پارلیمنٹ سے منظور ہونے کے بعد عدلیہ این آر او کو پھر اٹھائے گی

خوف کے مارے پہلے دن چہرے زرد، دوسرے روز سرخ اور تیسرے دن سیاہ ہو گئے

کلیجہ پھٹ گیا اور سب مر گئے

حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کو راہ راست پر نہ لاسکے تو قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور وہ سب کے سب عذاب سے ہلاک ہوگئے۔ اس قوم کا نام و نشان مٹ گیا۔ مدتوں یہ سرزمین ویران اور غیر آباد پڑی رہی پھر اس علاقے میں قوم ثمود نے آباد ہونا شروع کیا گویا کہ قوم ثمود کا مسکن اور علاقہ بھی احقاف ہی تھا۔ انہوں نے تمام نہروں اور دریاؤں کے راستے صاف کیے نہریں دوبارہ جاری کی گئیں۔ باغ لگائے گئے، کھیتیاں لہلہانے لگیں، انہوں نے دو دو اہم سربفلک عمارت کھڑی کرلیں، پہاڑوں کو تراش کر مکانات اور بارہ دریاں بنائیں جو کہ قوم عاد سے اضافی تھے تاکہ اگر کوئی حادثہ رونما ہو تو ان پہاڑی کانوں میں پناہ لی جاسکے، قوم ثمود پتھر تراشی میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ ان لوگوں نے پہاڑوں کو کاٹ کر جو شاندار پر تکلف اور پائیدار عمارات بنائیں ان کے آثار تا حال پائے جاتے ہیں۔ قرآن پاک کی سورہ فجر میں ان کا ذکر یوں آیا ہے کہ:۔

''اور ثمود وادی قریٰ میں پتھر تراشتے تھے''

سورہ اعراف میں حضرت صالح علیہ السلام کی زبان سے یوں بیان ہوا ہے:۔

''نرم زمین سے محل تعمیر کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو''

یہ قوم بہت آسودہ حال اور مالدار تھی مگر سابقہ اقوام کی طرح گمراہ اور بت پرست تھی حضرت صالح علیہ السلام یہ حالت دیکھ کر بڑے حیران ہوئے اور انہوں نے گھوم پھر کر دیکھا کہ ہر آبادی میں دو اہم عمارتیں موجود ہیں۔

i- ایک عمارت بیت الحکومت

ii- دوسری عمارت ہیکل (عبادت گاہ)

آبادی کا حاکم بیت الحکومت میں رہتا تھا اور ہیکل میں آبادی کا کاہن رہتا تھا اور دونوں مل کر آبادی پر دنیاوی اور مذہبی حکومت کرتے تھے اور ہر ہیکل میں ایک نیابت رکھا ہوا تھا اور اس بات کو گاؤں کا محافظ تصور کیا جاتا تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام اس ساری حالت کا بغور مشاہدہ کرتے رہتے تھے اور ان کی حالت زار کو دیکھ کر بڑے پریشان ہوتے مگر آخر کار انہوں نے قوم کو اس گمراہی سے آگاہ کرنا شروع کیا، شروع میں کسی فرد نے بھی آپ کی نصیحت پر توجہ نہ دی لیکن کچھ عرصہ کے بعد بعض لوگ گمراہی سے تائب ہو کر ایک خدا کی عبادت کرنے لگے مگر یہ تبلیغ کا کام خاموشی کے انداز سے ہو رہا تھا، آبادی کے با اثر افراد کو اس کا علم نہ ہوسکا کچھ مدت کے بعد کاہنوں کو حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں بتایا گیا۔ جس سے کاہنوں کو تشویش ہوئی تو کاہنوں اور حاکم بیت الحکومت نے حضرت صالح علیہ السلام کیخلاف کوششیں شروع کردیں، ان کا ایک وفد حضرت صالح علیہ السلام کے گھر بلانے گیا تو معلوم ہوا کہ:۔

وہ تو باہر تبلیغ کے سلسلے میں مشغول ہیں۔

حضرت صالح علیہ السلام لوگوں کو حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کی تباہی کا حال بتا رہے تھے اور فانی دنیا کے حالات سے آگاہ کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو بار بار سمجھایا، خدا کے عذاب سے ڈرایا اور ان پر خدا کے فضل و کرم جتائے، لیکن ان پر مطلق کوئی اثر نہ ہوا، بلکہ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ''اے صالح ہماری قوت، شوکت، دولت کی فراوانی، کھیتوں کی سرسبزی، عالیشان مکانات غرضیکہ دنیا جہان کے عیش و آرام جو ہمیں حاصل ہیں، تیرے ہی خدا کی طرف سے ہیں، تو پھر لوگ وہی غریب اور نادار ہیں، جو تیرے خدا کو مانتے ہیں۔'' اس کا مطلب یہ ہے'' کہ وہ راہ راست پر نہیں اور یہ ہمارے ہی خداؤں کی کرم فرمائیاں ہیں کہ

ہم لوگ بدستور امیر اور شان وشوکت کے مالک ہیں۔"

ثمود قوم کے افراد نے یہ طنز حضرت صالح علیہ السلام سے کیا کہ تم اور تمہارے پیروکار خدا کو ایک مانتے ہیں اور وہ غریب اور نادار ہیں اور ہم لوگ اپنے آبائی خداؤں کی پوجا کرتے ہیں اور ان کی برکت سے ہم سب امیر اور عالیشان عمارتوں کے مالک ہیں۔"

حضرت صالح علیہ السلام نے کہا: "اے لوگو! اس دنیا کی ظاہری شان وشوکت، دولت اور عالیشان عمارتوں پر فخر اور غرور نہ کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا تمہارے اوپر احسان ہے یہ تمام چیزیں پل بھر میں فنا ہوجانے والی ہیں۔ بلاشبہ یہ تم پر اللہ تعالیٰ کا ہی فضل و کرم ہے تمہیں چاہیے کہ اس کا شکر ادا کرو اور اس کی عبادت کرو تاکہ اللہ تعالیٰ ان نعمتوں میں برکت پیدا کرے۔"

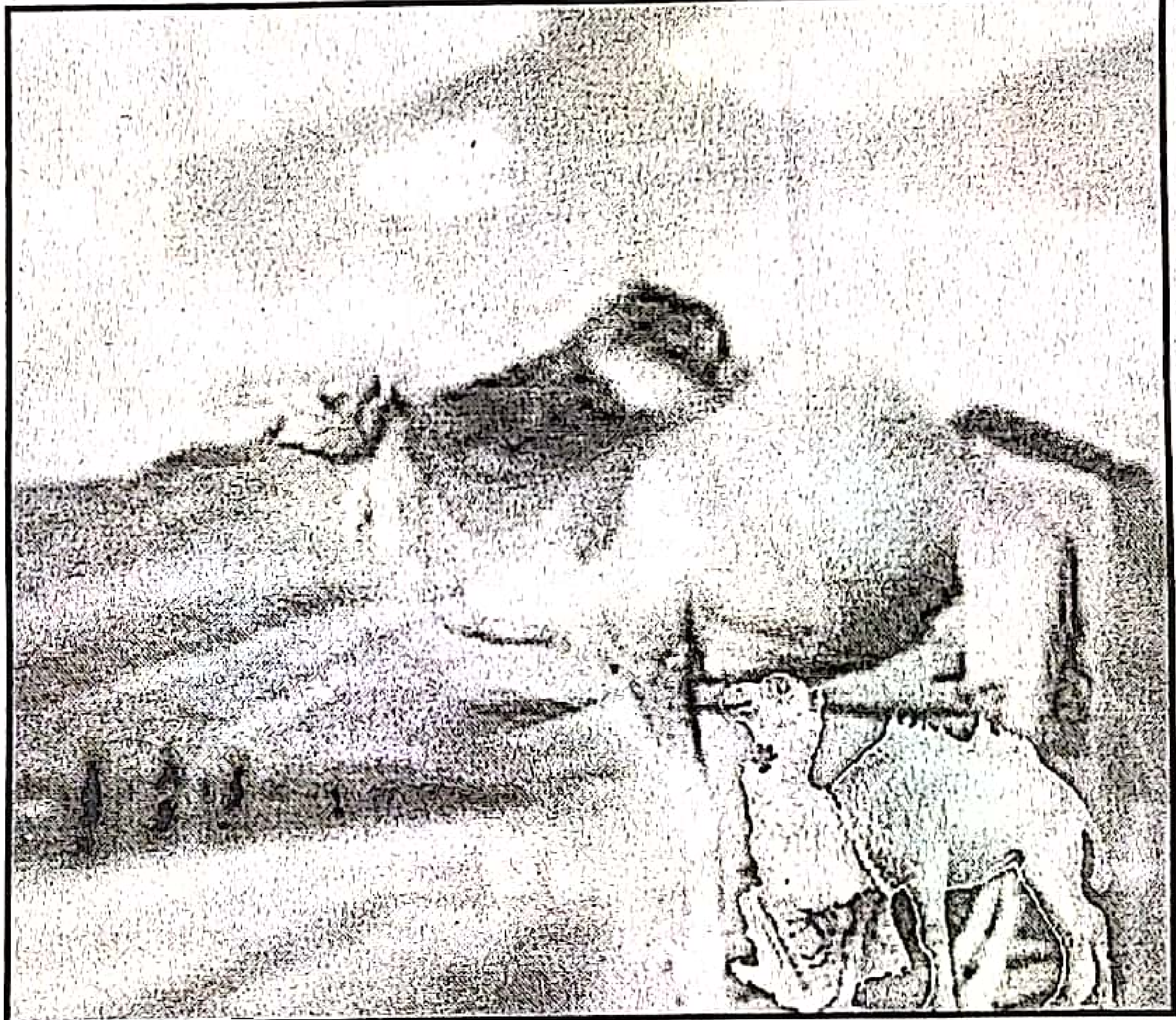

قوم ثمود کے افراد کو یہ تعجب تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم میں سے ایک غریب آدمی کو نبی بنا کر بھیجا گیا ہے اور اس پر وحی نازل ہوتی ہے کیا ہم اس سے زیادہ رئیس اور دولت مند نہ تھے جو اللہ نے اس غریب آدمی کو نبی بنا کر بھیجا ہے، یہ کس طرح ممکن ہوسکتا ہے......؟ مگر حضرت صالح علیہ السلام ہر روز اپنی قوم کے لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچاتے کوئی بھی ان کی طرف توجہ نہ دیتا البتہ وہ آپ کا مذاق اڑاتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام بھی روز روز کی نصیحتوں سے اکتا گئے تھے آخر سب نے مل کر حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ تم کوئی ایسی نشانی (معجزہ) کھاؤ جس سے ہمیں یہ یقین ہوجائے کہ تم واقعی خدا کے رسول ہو۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی تو پہاڑ پھٹا اور اس میں سے ایک بڑی اونٹنی نمودار ہوئی جس نے بعد میں بچہ جنا اور یہی قوم ثمود کا مطالبہ تھا۔

ایک دن ان کا عید کا دن ہوتا تھا، اس روز انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ تم اپنے خدا سے ہمارے لیے ایک معجزے کی دعا کرو اور ہم اپنے بتوں سے بھی اسی معجزہ کی خواہش کرتے ہیں اگر تمہارے خدا نے ہمارا معجزہ پورا کردیا تو ہم تم کو سچا نبی مان کر تم پر ایمان لے آئیں گے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے پوچھ کہ تم کیا معجزہ چاہتے ہو......؟ جندع بن عمرو جو کہ قوم ثمود کا سردار تھا نے پہاڑ میں سے حاملہ اونٹنی کے پیدا ہونے کا معجزہ چاہا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر ثالث غار کے پتھر سے حاملہ اونٹنی پیدا کردی اور پھر اس نے بچہ جنم دیا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا اب تمہارا فرمائشی معجزہ پورا کردیا گیا ہے اب ایمان لانے میں کیا تامل ہے......؟ یعنی اب تم ایمان کیوں نہیں لا رہے ہو۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اونٹنی خدا کی قدرت اور میری صداقت کی نشانی ہے جو کہ میری دعا سے خدا نے غیر معروف طریقے سے پیدا کی ہے اس کے حقوق کی رعایت کرو مثلاً خدا کی زمین میں مباح گھاس کھانے اور اس کی باری میں اس کو پانی پینے سے نہ روکو۔ غرض خدا کی اس نشانی کے ساتھ جو تم نے خود مانگ کر حاصل کی ہے برائی

قوم عاد کی ہلاکت جس سرزمین میں ہوئی اسی سرزمین میں قوم صالح کے لوگ آباد ہوئے انہوں نے بڑی بڑی عمریں پائیں، اینٹ مٹی کے مکانات ان کی عمر بھر کو کافی نہ ہوئے تو انہوں نے پہاڑوں کو تراش کر گھر بنانے شروع کردیئے، حضرت صالح علیہ السلام اپنی نو عمری میں ہی ان میں نبی ہوئے اور آپ ان کو توحید کی طرف بلاتے اور پندونصائح کرتے ہوئے بوڑھے ہوگئے مگر ان میں چند اشخاص ایمان لائے، سال بھر میں

سے پیش مت آؤ ورنہ تمہاری بھی خیر نہیں ہوگی۔ مگر ثمود کی قوم کو جانور اونٹنی سے کچھ عذاب کی بو پا کر بدک کر بھاگ جاتے پانی پلانے کے لیے ایک دن اونٹنی کا اور دوسرا دن قوم ثمود کے جانوروں کا مقرر کیا گیا۔

یہ اونٹنی جب پانی پیتی تو سارا کنواں خالی کر دیتی اور وہ لوگ جن کے جانوروں کو پانی نہ ملتا وہ اس کو بری نظروں سے دیکھنے لگے، خصوصاً وہ لوگ جن کے پاس زیادہ جانور تھے' وہ اس اونٹنی کے دشمن بن گئے' آخر کار نو آدمیوں کے گروہ نے متفقہ فیصلہ کر کے ایک دن اس اونٹنی کو ہلاک کر دیا' قدار بن سالف ایک شخص قوم ثمود میں بڑا شریر تھا پہلا تیر اس نے اونٹنی کو مارا' اس اونٹنی کی ہلاکت کے بعد حضرت صالح علیہ السلام نے قوم ثمود سے فرمایا کہ اب تین روز میں تم پر عذاب آئے گا' شہر کے لوگ عذر کرنے لگے کہ اونٹنی کو ان نو آدمیوں نے ہلاک کیا ہے اور باقی لوگ بے قصور ہیں' آپ نے فرمایا کہ دیکھو اس کے بچے کو تلاش کرو اگر اس کا بچہ مل جائے تو شاید اللہ کا عذاب تم سے ٹل جائے اور وہ بچہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا اور پھر میں غائب ہو گیا' آخر کار آسمان سے ایک چنگاڑ کی آواز آئی اور قوم ثمود کے سب افراد کا کلیجہ پھٹ گیا اور وہ ہلاک ہو گئے ایک شخص ابوزغال حرم میں ہونے کی وجہ سے کچھ دن کے لیے بچ گیا جب وہ شخص حرم شریف سے باہر نکلا تو وہ بھی ہلاک ہو گیا جس کی قبر طائف میں ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جب لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ ''اے صالح اگر تم سچے ہو تو اپنا وعدہ سچا کر دکھاؤ۔ یعنی عذاب کے لیے جلدی کراؤ تاکہ فوری طور پر عذاب آ جائے۔'' اصل میں یہ قوم کا حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ مذاق تھا کیونکہ وہ ان کو جھوٹا نبی سمجھتے تھے' اس لیے مذاق کرتے تھے اور تنگ کرتے تھے' آخر کار اللہ پاک نے ان کے مذاق پر عذاب نازل کیا' آسمان کی طرف سے سخت آواز آئی اور زمین سے سخت زلزلہ آیا اور ان کے دل پھٹ گئے' جب حضرت صالح علیہ السلام سے تین دن کا سنا تو لوگوں کے چہرے خوف کے مارے پہلے زرد دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب میں صاعقہ (کڑک اور بجلی) رجفہ (زلزلہ ڈالنے والی) طاغیہ (دہشت ناک) صیحہ (چیخ) شامل تھی اور اس عذاب سے صرف وہ لوگ بچ گئے جو حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لا چکے تھے حضرت صالح علیہ السلام نے بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ ان ہلاک ہونے والوں کی لاشوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ ''اے قوم بلاشبہ میں نے اپنے پروردگار کا پیغام تم تک پہنچایا اور تم نصیحت کرنے والوں کو دوست ہی نہیں رکھتے تھے۔'' قوم ثمود کا زمانہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تقریباً تین سو برس پہلے کا بتایا جاتا ہے اور اس قوم نے ۱۷۰۰ شہر آباد کیے۔ ان کی تباہی شدہ عمارتیں حجاز اور شام کی راہ میں ہیں۔

اونٹنی کا معجزہ پا کر ان (قوم ثمود) میں سے صرف ایک سردار جندہا بن عمرو ایمان لایا تھا جس نے حضرت صالح علیہ السلام سے اونٹنی کے معجزے کا مطالبہ کیا تھا۔

وہ اونٹنی جو کہ حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ تھی کہتے ہیں کہ وہ عظیم الجثہ اور کافی بڑے ڈیل ڈول کی تھی وہ جس جنگل میں چرتی تھی وہاں سے دوسرے مویشی ڈر کر بھاگ جاتے تھے اور اپنی باری کے دن جس کنویں سے پانی پیتی تھی کنواں خشک ہو جاتا تھا گویا جس طرح اس کی پیدائش غیر معمولی تھی لوازم و آثار حیات بھی غیر معمولی تھے آخر لوگوں نے غیظ و غضب میں آ کر اس کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا' اس کے بعد حضرت صالح علیہ السلام کے قتل

Scanned with CamScanner

کے درپے ہوگئے' یہ واضح رہے کہ ایسی صورت تب ہوتی ہے جب کسی میں خوف خدا نہ رہے' اس لیے عاد کی طرح ثمود بھی عذاب الٰہی کے مستحق بنے۔

ان واقعات کے ساتھ ساتھ محدث ابن کثیر نے چندروایات واحادیث بھی بیان فرمائی ہیں۔

۱۔غزوہ تبوک کے موقع پر جب آپؐ کا گزر حجر پر سے ہوا تو صحابہؓ نے ثمود کے کنویں پر پانی بھرا اور آٹا گوندھ کر روٹیاں لگانے لگے' جب حضور اکرم کو معلوم ہوا تو آپؐ نے پانی گرا دینے' ہانڈیاں انڈیل دینے اور آٹا بے کار کردینے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ "یہ وہ بستی ہے جس پر خدا کا عذاب نازل ہوا۔ یہاں قیام نہ کرو اور نہ یہاں کی اشیاء سے فائدہ ہی اٹھاؤ آگے بڑھ کر پڑاؤ ڈالو اور ایسا نہ ہو کہ تم بھی کسی مصیبت میں مبتلا ہوجاؤ"

۲۔دوسری روایت میں آپؐ نے فرمایا کہ "تم ان حجر کی بستیوں میں خدا سے ڈرتے رہو اور عجز وانکساری کرتے رہو اور روتے ہوئے داخل ہوا کرو ورنہ ان میں داخل نہ ہوا کرو"

قوم ثمود کی ہلاکت کے بعد حضرت صالح علیہ السلام مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور وہیں انتقال فرمایا اور خانہ کعبہ کے نزدیک دفن کے گئے' طبری کے مطابق آپ کی عمر ۸۵ سال تھی اور آپ بیس سال تک تبلیغ کرتے رہے لیکن معجزہ نما حمائل شریف کے حاشیہ صفحہ نمبر ۳۶۲ پر مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کی عمر ۸۰ برس کی تھی اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہ السلام کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ قرآن پاک میں حضرت صالح علیہ السلام کا ذکر ۸ جگہوں پر آیا ہے' سورہ اعراف میں آیت نمبر ۱۴۲۔

ثمود کے معاشرہ میں وحدت پیدا کرنا حضرت صالح علیہ السلام کی حکمت عملی کا جزو تھا' لیکن اس کا امکان اس وقت ختم ہوگیا جب یہ دو حصوں میں بٹ گئی۔

۱۔متکبر اور سرمایہ دار لوگ

۲۔غریب کمزور عوام جنھوں نے پیغمبر کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور اس کے پیروکار رہے

یہ امر ربی ہے کہ جس نے بھی حق سے بغاوت کی اس کی ہلاکت یقینی ہے قوم ثمود نے بھی خلیفۃ اللہ سے بغاوت کی' خلافت کی ذمہ داری کو فطری انداز میں گزارنے سے بغاوت کردی اور سرمایہ داری کا غرور ان کو کھا گیا اور غریبوں کے لیے نفرت سے ان کے دل ودماغ بھر گئے قدرت الٰہی نے ان کی بغاوت کو برداشت نہ کیا کیونکہ خدا تعالیٰ کی مرضی یا اس کا فیصلہ دنیا میں ہر واقعہ کو ظاہر کرتا ہے' علاقہ حجر جو اس قوم کا مسکن تھا زلزلے سے تباہ و برباد ہوگیا اور ثمود کی اجتماعی زندگی اسی میدان ترقی میں ختم ہوئی جہاں اس نے جنم لیا اور سر اٹھایا تھا۔

اسلامی تاریخ کے مطالعے سے یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں کہ دنیا میں صرف خدا کا قانون ہی ابدی اور دائمی ہوسکتا ہے' جہاں کہیں انسان نے اپنی مرضی سے نظام میں مداخلت کی اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اور طے شدہ نظام کو تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ وہیں انسان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور پریشانی اور شرمندگی ان کا مقدر بنا' آپ کے سامنے ہے کہ عاد وثمود کی اقوام نے فطری خلافت وحکومت کو اپنی مرضی سے تبدیل کرنے کی کوششیں کیں' مگر قدرت نے اجازت نہ دی اور وہ تباہ برباد ہوکر رہ گئے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہر آن ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا ورغبت کے مطابق زندگی گزارنے کی دعا کریں اور اسی طرح کوشاں رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہیں۔

خوبصورت بوتلوں میں سجا کر بیچی جانے والی بیماری!

کیا آپ اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ زمانہ قدیم سے شراب انسانی معاشرہ کے لیے مصیبت اور پریشانی کی وجہ بنتی رہی ہے۔ آج بھی ساری دنیا میں بہت سی انسانی جانیں اس ام الخبائث کی نذر ہوتی ہیں اور لاکھوں انسان اس کی وجہ سے مصائب کا شکار ہوتے ہیں۔ معاشرے کے بے شمار مسائل کی جڑ یہی ہے۔ بڑھتے ہوئے جرائم' دماغی امراض اور لاکھوں ٹوٹنے والے گھر شراب کی تباہ کاریوں کا کھلا ثبوت ہیں۔ قرآن میں اس کی ممانعت کا حکم سورہ مائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90 میں ہے' ترجمہ:۔

''اے ایمان والوں اس کے سوا نہیں کہ شراب' جواء اور بت اور پانسے ناپاک ہیں' شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

اسی طرح بائبل میں شراب کو منع کیا گیا ہے۔ عہد نامہ عتیق کی کتاب امثال میں ہے:۔

''شراب ایک فریب دینے والا مشروب ہے اور جو بھی اس کے نزدیک جاتا ہے یہ اسے پاگل (دیوانہ) بنا دیتی ہے۔''

عہد نامہ عتیق ہی میں یہ بھی ہے:۔

''اور شراب کے نشے میں چور مت رہو۔''

میڈیکل سائنس بتاتی ہے کہ انسانی دماغ میں برائی سے روکنے والا ایک سسٹم ہوتا ہے جسے نفس لوامہ کہا جاتا ہے۔ یہ انسان کو غلط کام سے روکتا ہے۔ مثال کے طور پر عموماً ایک انسان ماں باپ اور اپنے سے بڑوں کے ساتھ بات کرتے وقت غلط زبان استعمال نہیں کرتا۔ اسی طرح جب اسے رفع حاجت کی ضرورت پیش آتی ہے تو یہ اسے بر سر عام ایسا کرنے سے روکتا ہے اور وہ انسان ٹوائلٹ میں چلا جاتا ہے یا وہاں سے الگ ہو کر رفع حاجت سے فراغت حاصل کرتا ہے' جبکہ اگر انسان شراب پیتا ہے تو اس کا یہ نظام خود ہی رک جاتا ہے اور وہ ایسی حرکات کرتا ہے جو عام طور پر اس کی فطرت میں شامل نہیں ہوتیں مثلاً وہ شراب کے نشے میں

ڈاکٹر ذاکر نائیک

غلط اور گندی زبان استعمال کرتا ہے مگر اسے اس کا احساس نہیں ہوتا چاہیے وہ اپنے ماں باپ سے ہی مخاطب ہو' اکثر شرابی اپنے لباس میں پیشاب کر دیتے ہیں' وہ درست طور پر بات نہیں کر سکتے نہ ہی ٹھیک طور پر چل سکتے ہیں یہاں تک کہ مار پیٹ سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ امریکا کے محکمہ انصاف کے بیورو آف جسٹس کے ایک جائزہ کے مطابق امریکا میں 1996 میں ریپ کے 2713 واقعات روزانہ رونما ہوئے' اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ ان ریپ کرنیوالوں میں اکثریت ان کی تھی جو اس دوران نشے میں تھے اور اعداد و شمار یہ بھی بتاتے ہیں کہ آ ہ فیصد امریکی محرم سے مباشرت کرتے ہیں دوسر لفظوں میں ہر بارہ میں سے ایک شخص گناہ کا مرتکب وتا ہے' تقریباً تمام ایسے واقعات میں ان میں سے ک ایک یا دونوں نشے میں ہوتے ہیں' ایڈز جیسے مہلک رض کے پھیلاؤ کی ایک بڑی وجہ شراب نوشی ہی ہے' ہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ تو صرف عارضی شرابی ہیں یعنی کبھی کبھی موقع ملنے پر شراب پیتے ہیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ بلانوش نہیں ہیں اور صرف ایک یا دو جام ہی پیتے ہیں اور وہ خود پر کنٹرول رکھتے ہیں اور انہیں نشہ نہیں ہوتا۔ تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ ابتدا میں ہر بلانوش عارضی شرابی ہوتا ہے ایک بھی یہ سوچ کر شراب شروع نہیں کرتا کہ وہ عادی قسم کا شرابی بن جائے۔ کوئی بھی عارضی شرابی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں کئی سالوں سے شراب پی رہا ہوں اور میں اپنے اوپر کنٹرول رکھتا ہوں اور مجھے ایک بار بھی نشہ نہیں ہوا' فرض کریں کہ ایک عارضی شرابی صرف ایک دفعہ اپنے اوپر کنٹرول برقرار نہیں رکھ سکتا۔ وہ نشہ کی حالت میں ریپ کرتا ہے یا اپنی کسی محرم سے زنا کرتا ہے بعد میں وہ پچھتاتا ہے اور شرمندہ بھی ہوتا ہے پھر بھی حرام کا احساس ساری زندگی اس کے ساتھ رہے گا۔ زنا کرنیوالے اور اس کا شکار ہونیوالی عورت کو اس فعل سے ایسا نقصان پہنچتا ہے جس کی تلافی ممکن نہیں ہے یہ سب شراب ہی کی

خباثت ہے۔

سنن ابن ماجہ کی کتابت الشربتہ باب الخمر حدیث نمبر 3371 میں شراب کی واضح حرمت موجود ہے، ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:۔

"شراب مت پیو بے شک یہ ہر برائی کی جڑ ہے۔"

اور حدیث نمبر 3392 ہے:۔

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو تھوڑی مقدار میں بھی نشہ کا باعث ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔"

مطلب یہ کہ شراب کا ایک گھونٹ اور چسکی بھی حرام ہے، وہ لوگ جو شراب پیتے ہیں ان پر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی لعنت ہے بلکہ ان لوگوں پر بھی جو ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ اس کے لین دین میں ملوث ہیں ان پر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی لعنت ہے۔ سنن ابن ماجہ میں حضرت انسؓ سے روایت ہے حدیث نمبر 3380:

"اللہ نے شراب کی وجہ سے دس لوگوں پر لعنت کی ہے۔"

۱۔شراب پر جمع کرنیوالے پر ۲۔ اسے کشید کرنیوالے پر ۳۔جس کے لیے کشید کی جائے اس پر ۴۔ اس کو بیچنے والے پر ۵۔ جو اس کا خریدار ہو اس پر ۶۔ اسے لے جانے والے پر ۷۔جس کے پاس لے جائی جائے اس پر ۸۔ اس کی قیمت لینے والے پر ۹۔اسے پینے والے پر ۱۰۔اور اسے پلانے والے پر۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کے استعمال سے منع کرنے کی بہت سی سائنسی وجوہات بھی ہیں، دنیا میں شراب سے بہت سی اموات واقع ہوتی ہے، ہر سال شراب کی وجہ سے لاکھوں لوگ مرجاتے ہیں، میں اس کے تمام مضر اثرات کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا مگر عموماً اس سے جو امراض لاحق ہوتے ہیں ان میں چند یہ ہیں۔ جگر کا کینسر شراب کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے، معدے کی نالی کا کینسر اور بڑی آنت کا کینسر وغیرہ، معدہ کی نالی، لبلبہ اور جگر کی سوزش بھی شراب سے ہوتی ہے، دل کے عضلات کا متاثر ہونا، بلڈ پریشر، دل کی شریان کا خراب ہوجانا، انجائنا اور دل کا دورہ، دماغ کے فالج اور فالج کی دیگر اقسام کا تعلق بھی شراب نوشی سے ہے، مختلف دماغی امراض اور فالج کی مختلف اقسام میں سابقہ واقعات کو دہرانا بھی کثرت شراب نوشی کی وجہ سے ہونیوالی تھایامین کی کمی کی وجہ سے ہوتے ہیں، یادداشت کی خرابی، بیری بیری کا مرض اور دیگر امراض بھی شراب نوشی کی وجہ سے عام ہیں۔ ڈیلیریم ٹریمنس بھی شراب سے بار بار پیدا ہونیوالا ایک مہلک مرض ہے جو اکثر آپریشن کیبعد ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ موت کا باعث بنتا ہے اور اس کی علامت ذہنی اختلال، خوف، گھبراہٹ اور وہم ہیں، اینڈوکرائن غدود کے امراض وغیرہ، خون کے سرخ ذرات کے امراض، فولک ایسڈ کی کمی، خون کی کمی اور اس کے نتیجے میں انیمیا، یرقان وغیرہ کے امراض شراب نوشی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، خون کے سفید ذرات کی کمی اور دیگر مسائل، عام استعمال کی دوا میٹرونیڈازول (فلیجل) شراب کے ساتھ بہت سخت ری ایکشن کرتی ہے، جسم کا انفیکشن سے بار بار متاثر ہونا اور امراض کے خلاف قوت مدافعت کی کمی اور اس میں خرابی پیدا ہونا کثرت شراب نوشی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، سینے کی انفیکشن، نمونیا، پھیپھڑوں کی سوزش اور پھیپھڑوں کی ٹی بی شراب کی وجہ سے پیدا ہونیوالے عام امراض ہیں، عادی شرابی نشہ کی حالت میں اکثر قے کرتا ہے، اس سے وہ عضلات جو سانس کی نالی کو محفوظ رکھتے ہیں مفلوج ہوجاتے ہیں جس سے قے عموماً پھیپھڑوں میں چلی جاتی ہے جس سے نمونیا اور پھیپھڑوں کی خرابی کا خدشہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ اس سے دم گھٹنے سے موت واقع ہوجاتی ہے، عورتوں میں شراب کے زیادہ مضر اثرات ظاہر ہوتے ہیں، شرابی عورتوں میں مردوں کے مقابلے میں جگر کے خلیات کی توڑ پھوڑ زیادہ ہوتی ہے، خصوصاً حاملہ عورتوں میں شراب کے استعمال سے بچے پر انتہائی برا اثر پڑتا ہے، جلدی امراض بھی شراب نوشی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، جلدی امراض میں Alopecia یا گنجا پن، ناخنوں کا ٹوٹ جانا، ناخنوں کا انفیکشن اور ہونٹوں کے کناروں کی سوزش بھی شراب نوشی کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض ہیں۔

موجودہ دور کے ڈاکٹر صاحبان شراب کے بارے میں خاصے آزاد خیال ہو چکے ہیں اور یہ اس کو نشے سے زیادہ بیماری کا نام دیتے ہیں، اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں یہ کہا

میڈیکل سائنس بتاتی ہے کہ انسانی دماغ میں برائی سے روکنے والا ایک سسٹم ہوتا ہے جسے نفس لوامہ کہا جاتا ہے۔ یہ انسان کو غلط کام سے روکتا ہے۔ مثال کے طور پر عموماً ایک انسان ماں باپ اور اپنے سے بڑوں کے ساتھ بات کرتے وقت غلط زبان استعمال نہیں کرتا۔

جانوروں کو ہلاک کرنا ظالمانہ کام ہے، پھر مسلمان جانوروں کو ہلاک کرکے ان کا گوشت کیوں کھاتے ہیں.....؟

امریکا کے محکمہ انصاف کے بیورو آف جسٹس کے ایک جائزہ کے مطابق امریکا میں 1996 میں ریپ کے 2713 واقعات روزانہ رونما ہوئے، اعدادوشمار سے پتہ چلتا ہے کہ ان ریپ کرنیوالوں میں اکثریت ان کی تھی جو روزانہ شراب پیتے تھے اور اس دوران نشے میں تھے

گیا ہے کہ اگر شراب ایک بیماری ہے تو یہ واحد بیماری ہے جو بوتلوں میں بیچی جاتی ہے' اس کی تشہیر اخبارات و رسائل اور ریڈیو ٹی وی پر کی جاتی ہے' اس کے اڈوں کا لائسنس دیا جاتا ہے یہ حکومت کے لیے رقم اکٹھی کرتی ہے' بڑی بڑی شاہراہوں پر خوفناک قسم کے حادثات اور اموات کا باعث بنتی ہے' گھریلو زندگی کو تباہ کرتی ہے اور جرائم کی شرح میں اضافہ کا باعث بنتی ہے' جراثیم اور وائرس کے بغیر ہی انسانوں کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔

یہ ایک اٹل سچائی ہے کہ شراب نوشی صرف ایک مرض ہی نہیں بلکہ شیطان کا ایک ہتھیار ہے' اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی بے انتہا حکمت سے ہمیں شیطان کے اس جال سے بچنے کے لیے خبردار کیا ہے' اسلام دین فطرت ہے' یہ انسان کا فطری مذہب ہے' اس کے جتنے بھی احکامات ہیں انسان کی اصل اور فطری حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے ہیں' مگر شراب ایک انسان کو اور ایک معاشرے کو فطرت سے الگ کر دیتی ہے' یہ انسانوں کو حیوانوں کے درجہ سے بھی نیچے گرا دیتی ہے' حالانکہ وہ اشرف المخلوقات ہونے کا داعی ہے' یہ وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر شراب کو حرام کیا گیا ہے تاکہ اس کے مضرات سے بچا جا سکے۔

اسلام میں سور کے گوشت کو حرام قرار دینے کی چند واضح وجوہات موجود ہیں' قرآن میں سور کا گوشت کھانے کی کم و بیش چار مقامات پر ممانعت کی گئی ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 173۔ سورہ مائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 3۔ سورہ انعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 145 اور سورہ نحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 115۔ سورہ مائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 3 میں ہے' ترجمہ:۔

"حرام کر دیا گیا ہے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس پر پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا نام۔"

حتمی بات تو یہ ہے کہ یہ آیات مسلمانوں کے لیے کافی ہیں کہ سور کے گوشت سے کیوں منع کیا گیا ہے اور عیسائیوں کو ان کی اپنی مذہبی کتابوں کے حوالے سے قائل کیا جاسکتا ہے' جیسا کہ بائبل کی عہد نامہ عتیق کی کتاب Leviticus یا احبار کہتی ہے۔

> **یادداشت کی خرابی' بیری کا مرض اورد امراض بھی شراب نو کی وجہ سے عام ہیں۔ ڈیلیریم ٹریمنس بھی شراب سے بار بار پیدا ہونے والا ایک مہلک مرض ہے جو آپریشن کے بعد ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ موت کا باعث بنتا ہے اور اس کی علامت ذہنی اختلال' خوف' گھبراہٹ ہیں**

"اور سور نہ کھاؤ کیونکہ اس کے پاؤں چرے ہوئے اور الگ ہیں حالانکہ وہ جگالی نہیں کرتا وہ تمہارے لیے ناپاک ہے تم اس کا گوشت نہ کھاؤ اور اس کی لاش کو بھی نہ ہاتھ لگاؤ وہ تمہارے لیے ناپاک ہے۔"

> **عورتوں میں شراب کے زیادہ مضر اثرات ظاہر ہوتے ہیں' شرابی عورتوں میں جگر کے خلیات کی توڑ پھوڑ زیادہ ہوتی ہے**

اسی طرح بائبل کی کتاب Deuteronomy یا استثنا میں بھی سور کی منع کیا گیا ہے۔

"اور سور تمہارے لیے اس لیے ناپاک ہے کہ اس کے پاؤں تو چرے ہوئے ہوتے ہیں لیکن وہ جگالی نہیں کرتا' تم اس کا گوشت نہ کھاؤ اور اس کی لاش کو بھی نہ چھوؤ۔"

بائبل کی کتاب Isaiah یا یسعیاہ کے باب نمبر 65 آیت نمبر 2 تا 5 کے اندر سور کے گوشت کی ممانعت کی گئی ہے۔

اب رہے باقی غیر مسلم اور خدا کو نہ ماننے والے تو وہ اس بات کو اس وقت تسلیم کریں گے جب ان کے سامنے عقلی اور سائنسی بنیاد پر یہ بتایا جائے گا کہ سور کا گوشت مختلف نوعیت کی کم از کم ستر بیماریوں کا موجب بنتا ہے' اس کو کھانے والے کے معدہ اور آنتوں میں کئی قسم کے کیڑے پیدا ہو سکتے ہیں مثلاً راؤنڈ ورم' پن ورم اور ہک ورم وغیرہ۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک Taenia Soium ہے جسے عام طور پر کدو دانہ کہا جاتا ہے۔ یہ آنتوں میں پایا جاتا ہے اور بہت لمبا ہوتا ہے اور اس کا انڈا خون میں شامل ہو کر جسم کے تقریباً تمام اعضا تک پہنچ سکتا ہے اور اگر یہ دماغ میں داخل ہو جائے تو یادداشت کو متاثر کرتا ہے اور اگر یہ دل میں پہنچ جائے تو ہارٹ اٹیک کا باعث بن سکتا ہے' اور اگر یہ آنکھ میں چلا جائے تو نابینا پن پیدا ہو سکتا ہے اور اگر یہ جگر میں چلا جائے تو جگر کے نقصان کا باعث بنتا ہے اور یہ تقریباً جسم کے تمام حصوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے' یہ خیال بالکل غلط ہے کہ اگر سور کے گوشت کو صحیح طور پر پکایا جائے تو ضرررساں کیڑوں کے انڈے تلف ہو جاتے ہیں' امریکا میں ایک تحقیق کے بعد پتہ چلا ہے کہ ایسے چوبیس لوگ جو Trichura- Tichurasis بیماری کا شکار ہوئے ان میں سے بائیس لوگوں نے سور کے گوشت کو بڑی اچھی طرح پکایا تھا' لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ سور کے گوشت میں موجود جراثیم اور ان کے انڈے زیادہ درجہ حرارت پر بھی نہیں مرسکتے' سور کے اندر گوشت

> **موجودہ دور کے ڈاکٹر شراب کے بارے میں خاصے آزاد خیال ہو چکے ہیں اور یہ نشے سے زیادہ بیماری کا نام دیتے ہیں' اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن نے ایک پمفلٹ شائع کیا جس میں کہا گیا ہے کہ اگر شراب ایک بیماری ہے تو یہ واحد بیماری ہے جو بوتلوں میں بیچی جاتی ہے**

Scanned with CamScanner

پیدا کرنے والا مادہ کم اور چربی بہت زیادہ ہوتی ہے اور یہ چربی خون کی نالیوں میں جم جاتی ہے جس سے فالج اور ہارٹ اٹیک ہوتا ہے اور یہ بھی کوئی حیرانگی کی بات نہیں ہے کہ پچاس فیصد امریکی ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہیں' سور اس دنیا کا غلیظ ترین جانور ہے جو گوبر' فضلہ اور گندگی پر پرورش پاتا ہے اور سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سب سے زیادہ غلاظت کھانے والا اور گندگی پر پلنے والا جانور بنایا ہے' گاؤں میں عام طور پر لیٹرین نہیں ہوتیں جس کی وجہ سے لوگ کھلی جگہوں پر رفع حاجت کرتے ہیں اور اس غلاظت کو اکثر سور ہی ختم کرتا ہے' ایک شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک مثلاً آسٹریلیا وغیرہ میں سور کی صاف وشفاف جگہ پر پرورش کی جاتی ہے مگر اس کو کتنی ہی صاف جگہ پر رکھا جائے اس کی فطرت میں یہ بات داخل ہے اور یہ نہ صرف اپنی گندگی کھاتا ہے بلکہ دیگر ساتھیوں کا بھی فضلہ کھاتا ہے' یہ دنیا میں پایا جانے والا سب سے زیادہ بے شرم جانور ہے اور یہ واحد جانور ہے جو دوسرے ساتھیوں کو اپنی ساتھی سورنی کے ساتھ جنسی فعل کی دعوت دیتا ہے' امریکا میں اکثر لوگ اس کا گوشت کھاتے ہیں اور وہ کئی دفعہ ڈانس پارٹیوں کیبعد اپنی بیویوں کا تبادلہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم میری بیوی کے ساتھ سو جاؤ اور میں تمہاری بیوی کے ساتھ سوتا ہوں' ظاہر ہے جو لوگ اس کا گوشت کھاتے ہیں ان سے ایسی ہی بے حیائی کی توقع کی جا سکتی ہے' کھائی جانیوالی چیز کا اثر جسم میں سب سے زیادہ دماغ پر ہی تو ہوتا ہے جو سور کے گوشت کے استعمال کے بعد ایسی بے حیائی پر آسانی سے آمادہ ہو جاتا ہے۔

یہ بات اعداد و شمارے ثابت ہے کہ ویجیٹیرین یا سبزی خور پوری دنیا میں ایک تحریک کی شکل اختیار کر چکی ہے' کچھ لوگ اسے جانور کے حقوق سے ملاتے ہیں اور

''اے یدھشٹر سنو! وہ کون سی چیزیں ہیں جو شردھا جاننے والے کے نزدیک ایسی رسومات کے لیے مناسب ہیں' او مہاراج وہ ہیں السی کے بیج' چاول' جو' ماش' پانی' چقندر اور پھل' یہ ایسی چیزیں ہیں جنہیں پیش کیا جائے تو ان کی آتما ایک ماہ تک شانت رہتی ہے۔

لوگوں کی کافی بڑی تعداد گوشت اور دیگر غیر نباتاتی چیزوں کو خوراک کے طور پر استعمال کرنے کو جانوروں کے حقوق کے خلاف سمجھتے ' اسلام سب جانوروں کے ساتھ رحم کرنے اور ان کے ساتھ بہتر سلوک کا حکم دیتا

جو شخص ان جانوروں کا گوشت کھائے جن کا گوشت کھانا چاہیے تو اس میں کوئی برائی بھی نہیں خواہ وہ شخص روزانہ ایسا کرتا رہے

ہے' اس کے ساتھ ہی اسلام کا یہ بھی کہنا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے زمین پر سبزیاں اور حیوانات انسان کے نفع کے لیے پیدا کیے ہیں' اب اس کا انحصار انسان پر ہے کہ وہ ہر ذریعے کو کس طرح انصاف کے ساتھ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمت اور اس کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کرتا ہے'

ہندوؤں نے صرف سبزیاں اور دالیں وغیرہ کھانا دوسرے مذاہب سے اثر لے کر کیا جن میں سب سے اول جین مت ہے' کچھ مذاہب نے سبزیوں اور دالوں کو مکمل غذا کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے اس لیے کہ وہ جانداروں کو مارنے کیخلاف ہیں' اور گوشت نہیں کھاتے

آئیے اس کے دوسرے پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں' ایک مسلمان سبزی خور ہو کر بھی ایک اچھا مسلمان بن سکتا ہے اور اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ گوشت ہی کھائے' قرآن کی روشنی میں مسلمانوں کو گوشت خوری کی اجازت حاصل ہے۔ پارہ 14 سورہ نحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 5۔ ترجمہ:۔

''اور اس نے چوپائے پیدا کیے تمہارے لیے ان میں گرم سامان اور فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو۔''

اور پارہ 18 سورہ مومنون سورہ نمبر 23 آیت نمبر 21۔ ترجمہ:۔

''اور بے شک تمہارے لیے چوپایوں میں مقام عبرت ہے' ہم تمہیں ان سے (دودھ) پالتے ہیں جو ان کے پیٹوں میں ہے اور تمہارے لیے ان میں بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو''۔

طب بتاتی ہے کہ غیر نامیاتی غذا مثلاً انڈا' مچھلی اور گوشت پروٹین کا بہترین ذریعہ ہے' ان میں مکمل پروٹین یعنی آٹھ ضروری امائینو الیسڈ موجود ہیں جنہیں ہمارا جسم تیار نہیں کر سکتا اس لیے یہ خوراک سے حاصل کیے جاتے ہیں' گوشت کے اندر فولاد' وٹامن بی ون اور Niacin بھی موجود ہیں' اسکے علاوہ اگر آپ سبزی کھانے والے جانوروں مثلاً گائے' بھیڑ اور بکری وغیرہ کے دانتوں کو دیکھیں تو انہیں حیران کن طور پر ایک جیسا ہی پائیں گے' ان جانوروں کے دانت چپٹے ہوتے ہیں جو سبز پتوں والی خوراک کے لیے بہترین ہیں اور اگر آپ گوشت کھانے والے جانوروں کو دیکھیں مثلاً چیتا' شیر' کتا وغیرہ تو آپ دیکھیں کے ان کے دانت نوکیلے ہوتے ہیں جو گوشت کھانے کے لیے بہترین ہیں اور اگر آپ انسانی دانتوں کو غور سے دیکھیں تو وہ چوڑے اور نوکیلے دونوں قسم کے ہوتے ہیں اس لیے ان کے دانت سبزی گوشت دونوں قسم کی خوراک کے لیے موزوں ہیں

یعنی ہر چیز کھا سکتے ہیں' یہاں یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ اگر اللہ سبحانہ' وتعالیٰ نے انسان کو صرف سبزی خور بنایا ہوتا تو اس کو نوکیلے دانت کیوں دیتا......؟ یہ حتمی بات ہے کہ وہ جانتا ہے کہ انسان کو دونوں قسم کی غذا کی ضرورت ہے' جانوروں کا نظام انہضام صرف پتوں والی خوراک ہضم کرسکتا ہے اور گوشت خور جانور کا نظام انہضام صرف گوشت کو ہضم کرسکتا ہے لیکن انسان کا نظام انہضام سبزیوں اور گوشت دونوں قسم کی غذا ہضم کرسکتا ہے' اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہ چاہتا کہ ہم صرف سبزیاں کھائیں تو پھر اس نے ہمیں سبزیوں اور گوشت دونوں قسم کی غذا کو ہضم کرنے والا نظام کیوں دیا......؟ بہت سے ہندو ایسے ہیں جو سبزی خوری پر سختی سے کاربند ہیں ان کے خیال میں یہ بات ان کے مذہب کے خلاف ہے کہ وہ غیر نامیاتی غذا مثلاً گوشت وغیرہ استعمال کریں لیکن حقیقت میں ہندوؤں کی مذہبی کتابیں اپنے ماننے والوں کو گوشت کھانے کی اجازت دیتی ہیں' ان میں لکھا ہے کہ ہندو رشی اور منی گوشت کھاتے تھے' ہندوؤں کی کتاب منوسمرتی کے باب 5 کی تیسویں لائن میں ہے۔

''جو شخص ان جانوروں کا گوشت کھائے جن کا گوشت کھانا چاہیے تو اس میں کوئی برائی نہیں خواہ وہ روزانہ ایسا کرے کیونکہ خدا نے کچھ چیزیں کھائے جانے کے لیے بنائی ہیں اور کچھ کو ان چیزوں کو کھانے کے لیے پیدا کیا ہے۔'' اسی طرح منوسمرتی ہی کے باب 5 میں اکتیسویں لائن میں ہے۔

''قربانی کا گوشت کھانا درست ہے کیونکہ یہ دیوتاؤں کا طریقہ ہے۔''

اسی طرح منوسمرتی ہی کے باب 5 کی 39 اور 40 لائنوں میں یہ بھی لکھا ہے۔ ''خدا نے قربانی والے جانور خود قربانی کے لیے پیدا کیے ہیں لہٰذا قربانی کے لیے انہیں ہلاک کرنا ہلاکت کرنا نہیں ہے۔''

> **مچھلی پیش کرنے سے ان کی آتما دو ماہ تک شانت رہتی ہے' بھیڑ کے گوشت سے تین ماہ' خرگوش کے گوشت سے چار ماہ' بکری کے گوشت سے پانچ ماہ' پرندوں کے گوشت سے سات ماہ' ہرن کے گوشت سے آٹھ ماہ' رورو ہرن کے گوشت سے نو ماہ تک ان کی آتما شانت رہتی ہے**

مہابھارت انوشاشن پروا کے باب نمبر 88 میں دھرم راج یدھشٹر اور بھیشم کے درمیان ہونیوالی بات چیت کا ذکر ہے کہ شردھا کی رسم میں پتری کو کیسی خوراک نظر کرنی چاہیے تاکہ اس کی وجہ سے مردوں کو سکون ملے' یدھشٹر نے کہا۔

> پودے جاندار ہیں اور تکلیف بھی محسوس کرتے ہیں لیکن پودوں میں جانوروں کے مقابلے میں دو حسیں کم ہوتی ہیں

''او مہاشکتی! ہم اپنے باپ دادا کے لیے کیا چیز دیں جو کبھی ختم نہ ہو' وہ کون سی چیز ہے جو ہمیشہ رہے اور وہ کون سی چیز ہے جو امر ہو جاتی ہے......؟''

بھیشم نے جواب دیا۔

''اے یدھشٹر سنو! وہ کون سی چیزیں ہیں جو شردھا جاننے والے کے نزدیک ایسی رسومات کے لیے مناسب ہیں' او مہاراج وہ ہیں السی کے بیج' چاول' جو' ماش' پانی' چقندر اور پھل' یہ ایسی چیزیں ہیں جنہیں پیش کیا جائے تو ان کی آتما ایک ماہ تک شانت رہتی ہے۔ مچھلی پیش کرنے سے ان کی آتما دو ماہ تک شانت رہتی ہے' بھیڑ کے گوشت سے تین ماہ' خرگوش کے گوشت سے چار ماہ' بکری کے گوشت سے پانچ ماہ' پرندوں کے گوشت سے سات ماہ' پریشت ہرن کے گوشت سے آٹھ ماہ' رورو ہرن کے گوشت سے نو ماہ' گائے کے گوشت سے دس ماہ' بھینس کے گوشت سے گیارہ ماہ اور نیل گائے کے گوشت سے ایک سال تک ان کی آتما شانت رہے گی۔ گھی میں ملایا ہوا پیاز بھی وہ قبول کرتے ہیں' ودھری ناس (بڑا بھینسا) کا گوشت بارہ سال تک اور گینڈے کا گوشت جو چندر ماہ کے حساب سے پرکھوں کی برسی پر پیش کیا جائے تو وہ کبھی ختم نہیں ہوگا' کلاسک بوٹی' کنچن کے پھول کی پتیاں اور سرخ بکری کا گوشت بھی پیش کیا جائے تو وہ بھی کبھی ختم نہیں ہوگا' اس لیے یہ بالکل فطری بات ہے کہ اگر آپ اپنے پرکھوں کی آتما کو شانت کرنا چاہتے ہیں تو سرخ بکری کا گوشت اسی موقع پر پیش کریں۔''

> **کیا آپ بھی پرکھوں کی آتما کو خوش کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہندوؤں کی آتما گھی میں ملایا ہوا پیاز بھی قبول کرتی ہیں' ودھری ناس (بڑا بھینسا) کا گوشت بارہ سال تک اور گینڈے کا گوشت جو چندر ماہ کے حساب سے پرکھوں کی برسی پر پیش کیا جائے تو وہ کبھی ختم نہیں ہوگا'**

ہندوؤں نے صرف سبزیاں اور دالیں وغیرہ کھانا دوسرے مذاہب سے اثر لے کر کیا جن مین سب سے اول جین مت ہے' کچھ مذاہب نے سبزیوں اور دالوں کو مکمل غذا کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے اس لیے کہ وہ جانداروں کو مارنے کے خلاف ہیں' اگر کوئی شخص جانداروں کو مارے بغیر زندہ رہ سکتا ہے تو ایسا کرنے والا میں پہلا شخص ہوں گا مگر یہ بات ایسے نہیں ہے' ماضی میں لوگوں کا یہ خیال تھا کہ پودے بے جان ہیں لیکن آج یہ ایک مسلمہ اور عالمگیر حقیقت ہے کہ پودے بھی زندگی رکھتے ہیں' اب لوگوں کی بات بھی بے وزن ہے کہ وہ طرف سبزیاں کھاتے ہیں اور جانداروں باقی صفحہ 46

ع ـــــ خیرات کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

مفت راشن کی خیرات لینے والی خواتین کی تعداد اس برس گزشتہ سال سے تین گنا زیادہ تھی پولیس کے بقول انھیں انتظامات کرنے کے لئے کوئی پیشگی کی اطلاع نہ تھی۔ چنانچہ پولیس نے تو اپنے روایتی پاکستانی طریقہ سے جان چھڑالی۔ مگر جو 18 خواتین مرگئیں ان کا جواب دہ کون ہے؟ آٹا لے لو چینی لے لو مفت راشن لے لو، آؤ پاکستانیوں تماشہ بنو کیونکہ تمہارے مسلمان بھائی تمہیں 63 سالوں سے تماشہ بنارہے ہیں اور تمہیں یہ شوق ہے کہ بار بار اپنے مسلمان بھائیوں کو وقت دیکر تماشہ بنتے رہو اور ـــــ تم بن رہے ہو خدا تمہیں راہ ہدایت دے آمین۔ ماہ ستمبر میں ہی ابھی باقی جاری شدہ بحران ختم نہ ہو پائے تھے کہ حکومت نے مستقبل کے لئے گلگت بلتستان کی داخلی خود مختاری قائم کرکے ایک اور بڑے بحران کا آغاز کردیا جس کے بڑے دور رس نتائج مرتب ہوسکتے ہیں زائچہ کے مطابق پاکستان کی بے اثر پارلیمنٹ کو اعتماد میں لئے بغیر اتنا بڑا فیصلہ کرنا کہاں کی جمہوریت ہے۔ ستارے کہتے ہیں، یہ پاکستان کی ایک پانچویں اکائی کی کا آغاز ہے جسے گلگت بلتستان کی داخلی خود مختاری کا نام دیا گیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک نئی آزاد اور ایک بین الاقوامی سرمایہ دار مذہبی پیشوا کی آزاد ریاست کی جانب پہلا قدم ثابت ہوسکتا ہے۔ جس کی بنیاد پرویز مشرف کی کشمیر پالیسی میں پاکستان کی پانچ اکائیوں کی بنیاد پر رکھی گئی تھی حکومت آج جس پالیسی پر رواں دواں ہے یہ بالکل ایسے ہی ہوسکتا ہے جیسے انڈونیشیا کو کاٹ کر" مشرقی تیمور" کے نام سے عیسائی ریاست بنائی گئی اس ضمن میں وزارت خارجہ نے کشمیری رہنماؤں کو بلا کر ایک بریفنگ بھی دی جسے کشمیری رہنماؤں نے مسترد کردیا بہر حال یہ کھیل جاری ہے۔ اکتوبر میں دہشت گردی، لوگر بل اور این آر او، وطن عزیز کو گھیرے میں لیا ہوا۔ اور اب سوات کے بعد وزیرستان کا آپریشن شروع ہے۔ ایسا لگتا ہے پاکستان ایسی جنگ کی حالت میں ہے جسے یہاں کے لیڈر کبھی ختم نہ ہونے والی جنگ بنانا چاہتے ہیں۔

کیا یہ بین الاقوامی مذہبی پیشوا کی آزاد ریاست کی جانب پہلا قدم رکھنے کی کوشش ہے

پرویز مشرف کی پانچ اکائیوں پر مشتمل کشمیر پالیسی آج بھی پہلے کی طرح رواں دواں ہے

دہشت گردوں کا خاتمہ اب پورے پاکستان کی ذمہ داری بن گیا ہے اسے پورا کرنا ہوگا

4 کو 4 سے ضرب دیکر اس کے نسبت عددی نقش بنائیں

دال (د) کا عمل

دنیا چار عناصر پر مبنی ہے آگ، پانی، ہوا، مٹی، (د) کے بھی 4 ہی عدد ہیں

(د) کے عدد چار ہیں۔ جو شخص ۴ کو ۴ میں ضرب دے کر اس کی نسبت عددی نقش میں لکھے۔ پیر کے دن جو روز ولادت اور روز بعثت و روز وفات سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے شرف قمر جبکہ چاند تیسرے درجہ پر، برج ثور کے ہو اور نحوست سے پاک ہو اور ساعت بھی قمر ہو، نیز لکھنے والا مکمل طہارت کے ساتھ لکھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں سو (۱۰۰) مرتبہ آیت الکرسی اور سو (۱۰۰) مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر پاکیزہ ہرن کی جھلی پر مربع مذکور لکھے۔ جو شخص اس کو اپنے پاس رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو فہم و ذہن عنایت کرے گا۔ اور دونوں عالم میں اس کی عزت ہوگی۔ اگر قیدی اس کو اپنے پاس رکھے، قید سے چھٹکارا ہو۔ اگر اُس کو پرچم پر لگا کر سفر میں دشمن سے مقابلہ کیا جائے، دشمن بھاگ جائے۔ اور اس نقش کو اپنے بازو پر باندھ کر جس سے لڑے، اُس پر غالب ہو۔ دال کے عدد چار ہیں اور ۴ در ۴ کی ضرب سے اس کی شکل پیدا ہوتی ہے اور چار ہی عناصر آگ، ہوا، پانی، مٹی اور چار ہی اخلاط۔ صفرا، بلغم، خون، سودا ہیں۔ چار کے عدد میں طبائع اور اُن کے اعتدال کی قوت ہے۔ حروف دال اسماء الٰہی میں سے اسم دائم میں ظاہر ہے اور اسم وَدُوْد میں بھی ہے مگر اسم دائم میں سب حرفوں میں مقدم اور ان دونوں اسماء شریفہ محمدؐ و احمدؐ میں سب حرفوں کے آخر میں ہے۔ جس سے اشارہ پایا جاتا ہے کہ دوام منتہی کا آخر ہے، نہ اول، اور اسم الٰہی دائم میں اس لیے دال مقدم ہے کہ دَیمومیتہ اولاً و آخراً اسی کے لیے ہے اور اللہ نے اپنے بندوں کو فنا کے بعد آخرت میں دوامِ بقا دیا۔ حرف دال عرش کا حرف ہے کیونکہ عرش کا وجود بدلتا نہیں اور عالم اختراعات میں وہی ہے اور وہی عالمِ ابد ہے۔ اللہ کی طرف ہی روحوں کا عروج ہے اور اسی فکر میں عقلوں کے مرتبے بلند ہوتے ہیں اور رحمت الٰہی کے انوار بھی اس میں ہیں۔ بعض عارفین کو اس عالم عرش کا مکاشفہ اسی طور سے ہوا جس طرح کہ حضرت حارثہؓ کو ہوا تھا۔ جب کہ رسول اکرمؐ نے ان سے دریافت کیا کہ اے حارثہؓ تم نے کس حال میں صبح کی۔ انہوں نے عرض کیا اے حضورؐ میں صبح کو جب اٹھا تو میں نے اپنے آپ کو مومن دیکھا۔ حضورؐ نے فرمایا اپنے ایمان کی کیفیت بیان کرو۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ جب میں اُٹھا تو میں نے اپنے نفس کو دنیا کے سامنے اس طرح دیکھا کہ سونا پتھر زندہ مردہ اور فقیر و غنی سب برابر تھے۔ اور عرش الٰہی میری آنکھوں کے سامنے تھا اور لوگ حساب کے لیے جا رہے تھے اور دوزخ و جنت بھی میرے سامنے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا (اے حارثہ) تم نے پہچان لیا اس کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ اور سرور عالمؐ نے فرمایا جب کوئی پاک حالت میں سوتا ہے تو عرش کے نیچے رات گزارتا ہے۔ حرف د میں دیمومیت اور بقا کے

اسرار ہیں۔ جو اسم ودود سے ماخوذ ہے اور ود مشترک ہے یعنی اگر ظاہر ہو تو وُدّ کہیں گے اور اگر باطن ہو تو حُبّ کہیں گے اور وُدّ کی ابتداء محبت ہے سمجھ لو کہ وُدّ کی دو قسمیں ہیں۔ ظاہر اور باطن۔ ظاہر کا نام وُدّ ہے اور باطن کا نام حُبّ ہے۔ وُدّ کا مسکن قلب ہے اور مقامات قلب میں زیادہ کشف کا مقام یہی ہے۔

حُب اور وُدّ میں فرق اور مقامِ عشق

عشق، حُبّ اور وُدّ کے درمیان ایک لطیف نکتہ ہے۔ جس کا مسکنِ خاص محبت ہے اور حُبّ باطن عشق ہے۔ جس کا مسکن خاص فواد ہے۔

دل کی کیفیت

قلب کے اندر تین جوف ہیں۔ یعنی تین خلو ہیں۔ ایک اوپر کی طرف یہاں سے وہ غلیظ ہے اس جوف کے اندر ایک نور روشن ہے اور حروف کے معانی یہاں مشکل ہیں۔ اور یہی انسان میں قوت ناطقہ کا محل ہے جو نفس میں اُبھرنے والے ارادہ کے معانی کا انتظام کرتی ہے۔ دوسرا جوف وسط قلب میں ہے جو ایک روشن نور فکر و ذکر کا مقام ہے یہی اطمینان اور روح کے خیالات کا محل ہے (۳) تیسری جوف، آخر قلب میں ہے اور یہ حصہ سارے قلب سے زیادہ نرم اور لطیف ہے اور اس کا نام ”فواد“ ہے، ایمان، عقل، نور، تصرف اور اسرار کی جگہ بھی اسی میں ہے اور یہی عقل کی میزان اور حکمتوں کا منبع اور حیات طبیعہ (جو حرارت لطیفہ سے پیدا ہوتی ہے) کی محبت کا محل ہے اس فواد کی ایک نورانی آنکھ بھی ہے جس سے یہ عالم ملکوت کے حقائق اور علوم علموی اور جزوی کے اسرار اور رموز حقائق کو ادراک کرتا ہے اور یہی فواد انوار دہی اور اسرار ملوی کا محل ہے اور اسی چشم بصیرت کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ یعنی بے شک آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں اور وہ جوف جو قلب کے درمیان میں عشق کی جگہ ہے اُس کی بھی ایک نورانی آنکھ ہے جس سے وہ طلب وتلاش کا ادراک کرتا ہے۔ اور کسی شے کی جستجو اور تلاش میں کوشش کرتا ہے، لطافت کے سبب اس حصہ کا تعلق اشخاص سے بہت جلد ہوتا ہے اور اسی حصہ پر عالم ملک اور اس کے متعلق عجائبات مخلوقات الٰہی کا ظہور ہوتا ہے واقعہ یہ ہے کہ حسن کی خوبیاں حسن پرست ہی جانتے ہیں۔ نیز جوف اول کی بھی ایک نورانی آنکھ ہے جس سے وہ محسوسات کے اسرار اور مرکبات کے اطوار کا ادراک کرتا ہے حروف کے حقائق اور ان کے اندر جو اعلیٰ اسرار اسماء اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھے ہیں۔ ان کو دیکھتا ہے اور اسی باعث سے اللہ کے بندوں سے اس کو مؤدت ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر بڑا انعام کیا ہے جو اسرار محسوسات اُس پر منکشف کر دیئے ہیں یہ سب دلوں کی آنکھیں دیکھتی ہیں اور اختلاف امور میں یہ سب باہم مختلف ہیں۔

وحی کی اقسام مع تشریح

کتاب اللہ میں وحی کی تین روحیں ہیں۔ ایک روح الامین دوسری روح القدس تیسری روح الامر۔ پس روح الامین کی وحی قلب کے جوف اول پر دلالت کرتی ہے کیونکہ یہ جوف۔ نطق اور زبان کے درمیان ایک پردہ ہے اور کل اقسام وحی والہام میں اس وحی کا بڑا درجہ ہے اس کے بعد روح القدس ہے اور یہ وہ انوار ہیں۔ جو لوح محفوظ سے قلب کے دوسرے جوف پر نازل ہو کر ایمان اور بصیرت فکر کو ثابت کرتے ہیں اور انوار ربانی اور لطائف ایمانی اس پر جلوہ افروزی کرتے ہیں اور یہی جوف یعنی قلب کا دوسرا حصہ نور القدس کا محل ہے اور سماعت اور عقل بھی اسی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے۔ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ بے شک آپ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) مردہ کو اپنی آواز سنا سکتے ہو۔ اور نہ بہرے پن کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں۔ یہاں موت سے حسی موت مراد نہیں بلکہ کفر و عصیان کی موت مراد ہے۔ اور بہرے پن سے کانوں کا بہرہ پن مراد نہیں کیونکہ کان تو وہاں موجود تھے بلکہ اس سے وہی سننا مراد ہے جو فواد قلب سے متعلق ہے اور یہی عقل کا مقام ہے اور یہیں روح الامر نازل ہوتی ہے جس کا اشارہ تمکن اور حقیقت جمع کی طرف ہے اس تنزیل کے ساتھ صرف رسول اکرم ہی مخصوص ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ

Scanned with CamScanner

وُدًّا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے عنقریب رحمت ان کے لیے مودت یعنی مودتِ کُل اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں پیدا کردے گا۔ پس وہ اللہ ہی سے محبت کریں گے کیونکہ ان لوگوں نے اپنے دلوں میں ذکر الٰہی اور قرآن شریف کی کثرت ومداومت سے اللہ کی محبت پیدا کی اور قلب سے کسی عمل کو ترک نہ کیا۔ انھوں نے اپنے نفس کو تعلقات اور خواہشات سے اس قدر دور رکھا کہ اللہ کی محبت اُن کو حاصل ہوگئی ان کی ہر بات حکمت کا کلمہ بن گئی۔ ان کی ہر ایک حرکت کا درجہ بلند ہوگیا اور ان کی روح حقائق ایمانیہ اور رقائق اسلامیہ اور انوار شرعیہ دینیہ سے اس قدر محبت کرنے لگی کہ محبت کے آثار اس کی روح میں نمایاں ہوگئے جو عالم معاد کو حالتِ کشف میں ملاحظہ کرتے اور جو لوگ نعمتیں اولیاء کے لیے اور جو لوگ عذاب کفار کے لیے اللہ تعالیٰ نے تیار کیے ہیں سب اس روح کو پیش آتے ہیں تب یہ اور زیادہ محبت الٰہی کی طرف راغب ہوتی اور اس کا شوق وذوق اور بڑھ جاتا ہے۔ اور اس کی عقل مصنوعات الٰہی اور اسرار آیات میں زیادہ فکر کرتی ہے۔ پھر جیسے جیسے یہ محبت بڑھتی ہے۔ اس کے دنیاوی تعلقات ترک ہوتے جاتے ہیں اس محبت کے سبب سے اللہ کے ہر ایک حکم کو بجالاتا اور یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ اس نے حکم فرمایا ہے وہ خیر کل اور نفع کامل اور قلب جب محبت کی طرف نظر کرتا ہے تو عجائب ملکوت سامنے آتے ہیں۔ اور وحی الہامی کے خطاب اور حقائق علویّہ سے مشرف ہوتا ہے۔ جو

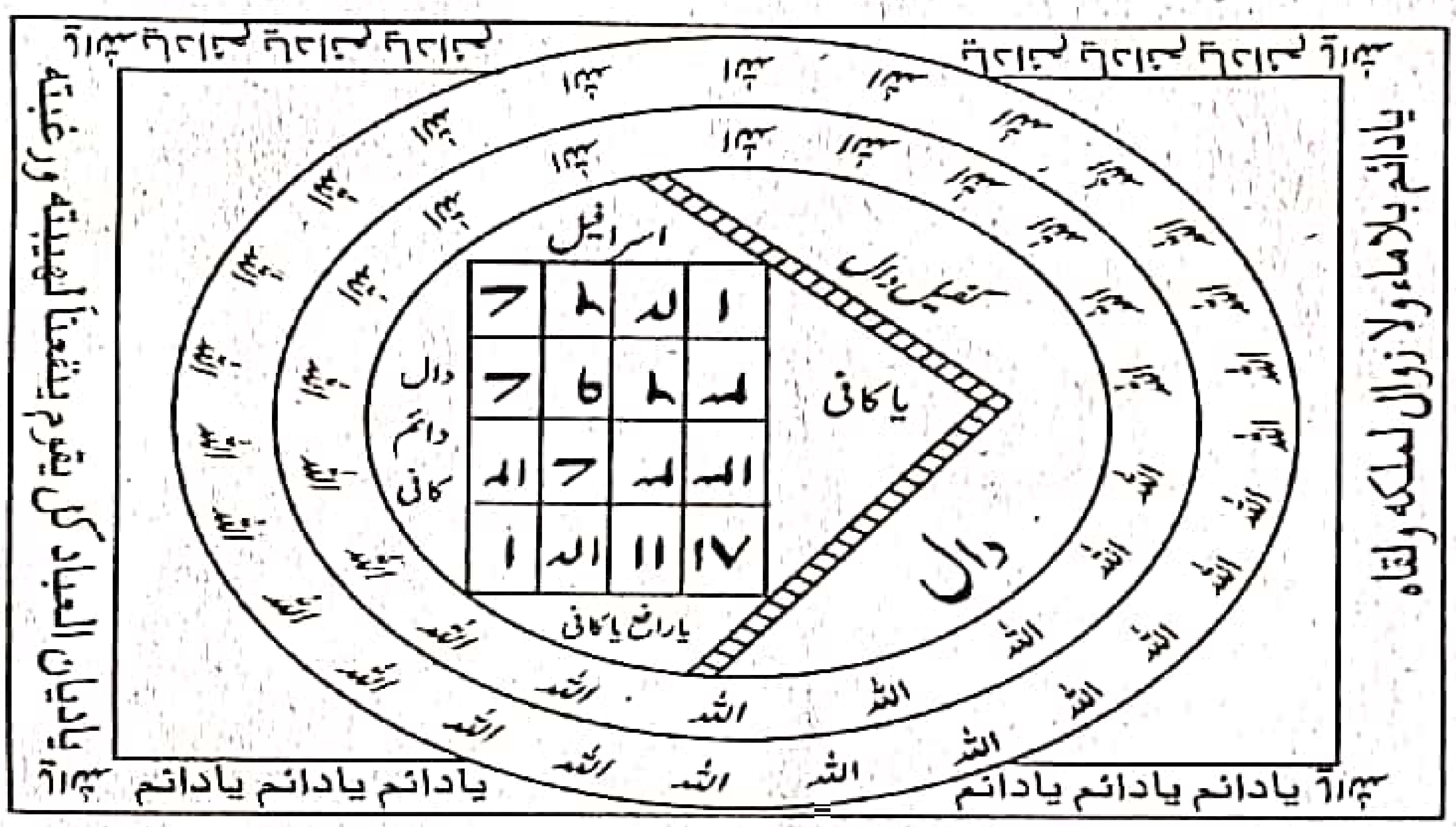

شخص حرف دکو ۳۵ مرتبہ (جو اُس کے عدد ہیں) شکل مربع میں سفید ریشم پر اس وقت لکھے جب قمر اپنے خانہ مشتری سے محفوظ ہو اور مربع کے چاروں طرف ۳۵ دفعہ حرف دال لکھے اور اسی وقت اس کو انگوٹھی کے اندر رکھ کر باطہارت پہن لے اور چاہیے کہ یہ شخص روزہ دار بھی ہو اور باطن کی صفائی بھی رکھتا ہو۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ ابواب رزق اور خیر اس پر کشادہ کرے گا۔ اور جو شخص اسم دائم کا ذکر جاری رکھے گا اس کو بھی یہ بات حاصل ہوگی۔

جو شخص یہ نقش اس طور سے زرد ریشمی کپڑے پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا بہت کچھ اس کو ملے گا اس وقت لکھنا چاہیے جب قمر خانہ سرطان یا خانہ مشتری سے محفوظ ہو اور اس وقت کچھ خوشبو بھی روشن کرنا چاہیے۔ نقش یہ ہے۔

بروز جمعہ "د" کی عبادت

جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد نماز جمعہ ۳۵ مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو قوت عبادت دے گا اور ہر کام میں برکت عنایت کرے گا اور شیطان سے حفاظت میں رکھے گا۔ اور اگر دونوں مبارک ناموں احمدؐ اور محمدؐ کو دیکھتا رہے اور حضورؐ کا خیال پاک دل میں جمائے اور روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف کا بھی ورد رکھے تو اللہ تعالیٰ اسباب طاعت وسعادت اس شخص کو نصیب فرمائے گا مگر اس کا اثر خلوص نیت اور صفائی باطن پر ہے۔ یہ ایک نہایت لطیف اسرار ہے۔ حرفِ دال بڑا مبارک حرف ہے جس سے مبارک اور معظم اسم یعنی احمدؐ اور محمدؐ کامل ہوئے ہیں۔

دشمن سے حفاظت، جنات سے بے خوف، زہریلے جانوروں کا علاج

جو شخص حرف دال کی شکل عددی کو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں سے اس کو محفوظ رکھے۔ وہ دشمن چاہے انسان ہوں یا جنات وغیرہ۔ اور اس کا لکھ کر پلانا بخار کو دور کرتا ہے بچھو وغیرہ

زہریلے جانور کے کاٹے ہوئے کو پلانا بھی مفید ہے
صورت اس نقش کی یہ ہے۔

١٥	١	١٥	١
٦	١٢	٦	١١
١٠	٨	١٠	٨
٢	١٢	٢	١٢

اور شکل حرفی اس کی یہ ہے

يه	ا	يه	ا
و	يب	و	يب
ى	ح	ى	ح
ج	يج	ج	يج

اس نقش کی خاصیت یہ ہے کہ یہ نسیان کو دور کر کے فہم اور عقل کو تیز کرتا ہے۔ بشرطیکہ بارش کے پانی سے دھو کر شہد خالص ملا کر پیا جائے اور سینہ کی ہر شکایت کو بھی دور کرتا ہے اور اگر اس نقش کو تانبے کے پتر پر کندہ کر کے (جب قمر در عقرب ہو اور مریخ اس کی طرف نظر عداوت رکھتا ہو) اس پترے کو آگ میں گرم کر کے پانی میں بجھا کر جس کو بچھو نے کاٹا ہو پلایا جائے تو انشاءاللہ بہت جلد آرام ہوگا۔

مربع کے اسرار

شکل مربع مجموعہ ہے۔ چار الف کا اور چار الف چار اسرار ہیں۔ عقل، روح، نفس اور قلب کے اور الف کا عدد ایک ہے لہٰذا جب چار کو چار میں ضرب دیا جائے تو سولہ (١٦) ہوئے اور یہی انتہا عدد تفصیلی کی ہے۔ کیونکہ عرش، کرسی، سات آسمان اور سات زمینیں سولہ (١٦) ہوئے اور یہی اس شکل کے خانے ہیں۔ اس عدد یعنی سولہ (١٦) کے نیچے چودہ (١٤) کا شفع (یعنی جفت) ہے۔ اور سات آسمان اور سات زمینیں مل کر چودہ ہیں اور پھر اس کے نیچے بارہ (١٢) شفع ہے۔ اور برج بارہ ہیں۔ جس کے نیچے آٹھ کا شفع ہے اور حاملان عرش آٹھ ہیں اور اس کے نیچے چھ کا شفع ہے اور جہات چھ ہیں۔ یعنی اوپر نیچے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار کا شفع ہے۔ اور انبیاء، صدیقین، شہدا و صالحین یہ چار ہیں۔ جس کے نیچے دو کا شفع ہے۔ اور شہادتیں دو ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور یہ سات شفع ہیں۔ اور وتر (یعنی طاق اس میں پندرہ کا ہے اور کرسی اور سات آسمان اور ساتوں زمینیں مل کر پندرہ ہیں۔ اور لوح، قلم، صورتیں، روح القدس، عرش کرسی اور ساتوں آسمان یہ سب تیرہ ہیں۔ گیارہ کا وتر ہے اور پانچوں حواس انسانی یعنی سننا، دیکھنا سونگھنا چکھنا اور چھونا اور چھ جہات یعنی اوپر نیچے آگے پیچھے دائیں بائیں جو گیارہ ہوئے۔ اور نو کا وتر ذات انسان سے آٹھوں طبیعتیں یعنی حرارت، برودت، رطوبت، یبوست اور صفرا بلغم خون اور سودا یہ سب نو ہیں، صفرا گرم خشک ہے اور ہوا گرم تر ہے اور یہی خون کی طبیعت ہے۔ بلغم کی طبیعت سرد تر ہے۔ اور سودا سرد خشک ہے اور یہ آٹھ منفصلہ میں اور ایک وتر اس عدد میں سات کا ہے، کیونکہ افلاک بھی سات ہیں۔ فلک زحل، فلک مشتری، فلک مریخ، فلک شمس، فلک زہرہ، فلک عطارد، فلک قمر اور دن بھی سات ہیں اور زمینیں اور آسمان بھی سات ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک مسبع چیز اس میں موجود ہے اس کے بعد پانچ کا وتر ہے اور وہ پانچ نمازیں ہیں جس کے بعد تین کا وتر ہے اور وہ تین دار ہیں، دار دنیا، دار برزخ، دار آخرت اس کے بعد ایک کا وتر ہے اور وہ عقل ہے۔ یہ سب سولہ کے عدد ہیں جن میں آٹھ شفع اور آٹھ وتر ہیں ہر شفع ہر وتر سے ملتا ہے اور ہر وتر ہر شفع سے ملتا ہے۔ مثال اس کی ایک اور ایک ہے جو دو ہوتے ہیں۔ تین اور تین چھ ہوئے۔ تین وتر ہے اور چھ شفع ہے اور اسی طرح شفع ہے۔

عمل میں صرف سوکھی روٹی کھائے

حرف دال کی شکل عددی، قلم طبیعی ہے جو اسرار عجیبہ رکھتی ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ نقش کے خانے بنا کر بجائے، ہندسوں کے ابجد کے حروف لکھے جائیں۔ اس کا عمل کرنے سے قبل دو ہفتہ روزہ رکھے سوائے روکھی روٹی کے کچھ اور نہ کھائے۔ رات دن ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ یہ کمال طہارت و ریاضت پھر جست کا ایک صاف اور چوکور ٹکڑا لے اس پر نقش کرے اور نقش کرنے سے پہلے قبلہ رو ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے جس میں بعد سورۃ فاتحہ کے ایک بار آیت الکرسی اور سو (١٠٠) بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ جمعرات کو مشتری کی ساعت میں جبکہ قمر مشتری اور شمس سے محفوظ ہو اور طالع وقت برج جوزا ہو اور مصطگی اور صندل سفید ہر جمعرات کو جلاتا رہے۔ جو شخص اس تختی کو اپنے پاس رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے مسائل آسان کریگا۔

شیطان کو خدا نے کیوں پیدا کیا؟

انسان اور شیطان کا فرق!

وہ جن جسے ہم شیطان کے نام سے جانتے ہیں آگ سے پیدا کیا گیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے یہ جن فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ رہتا تھا اور ان کی طرح عبادات بھی کیا کرتا تھا فرشتوں کے برعکس جو اللہ کے باغی نہیں ہو سکتے (القرآن 66.6) شیطان (جسے پہلے ابلیس کہا جاتا تھا) کو آزادی حاصل تھی کہ وہ جو راستہ اپنے لیے پسند کرنا چاہے کرے، جب اللہ تعالیٰ نے اس کا امتحان لینے کی خاطر تمام فرشتوں اور شیطانوں کو آدم" کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس کی حکم عدولی اور ذاتی انا کے آثار اس کی ذات میں دوبارہ عود کر آئے اور یوں شیطان نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو یہ کہتے ہوئے رد کر دیا کہ "میں اس سے بہتر ہوں، آپ نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ (القرآن 36.76)

شیطان کو کیوں پیدا کیا گیا؟ شیطان کو ایک اہم مقصد کی خاطر بنایا گیا ہے اگر شیطان جو ہر وقت ہمیں برائی کی طرف اکساتا رہتا ہے نہ ہوتا تو ہماری زندگی کا کوئی مقصد نہ ہوتا اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کے لیے مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کے خادمین کی بہت بڑی تعداد موجود ہے، جو حکم کی سرتابی کی جرأت نہیں کر سکتے، پس وہی کرتے ہیں جن کا انہیں حکم دیا جاتا ہے حقیقت یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہر ایک نام کے ساتھ ایک نہایت پاک وصاف فطری بنیاد کے سبب وابستہ ہے، کسی خارجی ضرورت کے لیے نہیں بلکہ ان اسمائے حسنیٰ کی فطری بنیاد کے سبب یہ چاہتا ہے کہ اس کے تمام پاک اوصاف کا بھرپور مظاہرہ منظر وجود پر آئے اور اللہ تعالیٰ اپنے اوصاف کا مظاہرہ بنی نوع انسان کے ذریعہ ہی کرتا ہے۔

چونکہ اللہ جل جلالہٗ مختار کل ہے اپنی مرضی کا خود مالک ہے اس نے ہمیں بھی اس حد تک خود مختار ہونے کا شرف عطا فرما دیا ہے کہ ہم اچھائی اور برائی میں تمیز کر سکیں، یہ قوت زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے اور خیر و

بدیع الزماں سید نورسی (ترکی)

شر میں پہچان حاصل کرنے کا ہمارا تجربہ ایک مسلسل جنگ کی صورت میں ہمیں باطنی اور خارجی دنیا سے نبرد آزما رکھتا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ شکرے اور باز کو کسی پرندے پر جھپٹ کر حملہ آور ہونے کے لیے بھیجتا ہے اس حکم کے پیش نظر یہ مقصد بھی ہے کہ پرندہ حملہ آور سے بچنے کے لیے پوری کوشش کرتے ہوئے اپنے دفاع کے لیے ضروری اقدامات میں مہارت حاصل کر لے تاکہ ایسے موقعوں پر اس صلاحیت سے لیس ہو جو اسے جان بچانے میں مدد فراہم کرے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو بنایا اور اسے یہ اجازت مرحمت فرما دی کہ وہ ہمیں اکسائے جس کا مقصد برائی کے لیے تحریص اور رغبت دلانے والی قوتوں کے خلاف انسان کا برسرپیکار ہونا اور اپنی روحانی مدافعت اور قوت ارادی کو زیادہ مضبوط بنانا ہے، جس طرح بھوک اور محرومی بنی نوع انسان سمیت تمام جانداروں کو اپنی کوششوں کو تیز تر کر دینے کا سبب بنتی ہیں، ان کا خوف انہیں اپنے بچاؤ کے لیے نئے سے نئے راستوں سے متعارف کراتا ہے، بلکہ اسی طرح شیطانی ترغیبات گناہوں کے خلاف ہماری صلاحیتوں کو اور زیادہ مستحکم اور مضبوط ہونے کا سبب بنتی ہیں۔

فرشتے اپنے درجات پر ہمیشہ فائز رہتے ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے مقررہ راستے سے نہیں بھٹکتے اور نہ بھٹکنے کی وجہ یہ ہے کہ شیطان انہیں نہیں بہکا سکتا، جانوروں کی بھی مقررہ منزلیں ہیں جس کے تحت انہیں ادنیٰ یا اعلیٰ جو بھی درجہ ان کے لیے مقرر ہے مل جاتا ہے، مخلوقات میں بنی نوع انسان ہی وہ مخلوق ہے جس کے درجات بدل سکتے ہیں فرعون اور نمرود کے زمانے سے لیکر پیغمبروں اور ان کے بعد اولیاء اللہ کے ایک طویل ترین سلسلہ میں ہم ہمیشہ حق و باطل کے درمیان طویل معرکہ آرائی دیکھتے ہیں اس لیے یہ کہنا غلط ہے کہ شیطان کا پیدا کرنا برائی تھا، حالانکہ شیطان کا وجود برائی ہونے کے باوجود بہت سے اہم مقاصد کی تکمیل میں اہم ترین کردار ادا کر سکتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مخلوق میں تمام

کائنات شامل ہے جنہیں ان کے وجود کے سبب پیش آنے والے نتائج کی روشنی میں دیکھا جانا چاہیے نہ کہ ان کے ذاتی افعال کے اللہ تعالیٰ جو بھی کرتا ہے وہ اپنے اثرات اور نتائج کے حوالے سے ہمیشہ بہتر اور صحیح ہوتا ہے' مثال کے طور پر بارش اور آگ بہت ضروری ہیں مگر ان کا غلط استعمال نقصان کا سبب بنتا ہے اب اس طرح کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پانی اور آگ کا پیدا کرنا اچھا نہیں تھا' شیطان کا معاملہ بھی اسی طرح ہے شیطان کے وجود کا بنیادی مقصد برائی اور گناہ کی طرف رغبت دلانے والی قوتوں کے خلاف نبرد آزما ہوتے ہوئے اپنی قوت ارادی اور کردار میں مضبوطی لانے والی صلاحیتوں کو زیادہ مستحکم کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے تا کہ ہم روحانی طور پر زیادہ مستحکم کردار کے مالک بن سکیں۔

بہت سے لوگوں کی طرف سے اس قسم کی دلیلوں کے جواب میں کہ یہ شیطان ہی ہے جو لوگوں کو لادینیت کی طرف بہکاتا ہے جس کے نتیجہ میں اس کا شکار ہونیوالے لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے ہمیں اس انداز میں سوچنا چاہیے:

اگر چہ شیطان کو کائنات کے بہت سے اچھے مقاصد کی تکمیل کے لیے ایک سبب بننے کے لیے بنایا گیا مگر بہت سے لوگ اس کے ہاتھوں گمراہ ہو سکتے ہیں لیکن شیطان تو آپ کے کان میں گناہ اور برائی کی تجویز پہنچانے کے لیے سرگوشی کرتا ہے وہ آپ کو اس برائی میں لازماً شریک ہونے کے لیے کوئی زور کوئی زبردستی تو نہیں کرتا اگر آپ کی قوت ارادی اس قدر کمزور ہے کہ آپ جھوٹے لالچ کے آگے خود کو شیطان کے آگے بچھا دیتے ہیں تو آپ دوزخ کے حقدار ہیں کیونکہ اس طرح اس پر ڈال کر آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ وہ موقع گنوا دیا کہ جس پر عمل پیرا ہو کر آپ نہ صرف شیطان سے بچ سکتے تھے بلکہ نیکی کا دامن تھام کر اپنے آپ کو روحانی طور پر مضبوط کرتے ہوئے اپنے لیے

> **بھوک اور محرومی انسان سمیت تمام جانداروں کو اپنی کوششوں کو تیز تر کر دینے کا سبب بنتی ہیں' ان کا خوف بچاؤ کے لیے نئے سے نئے راستوں سے متعارف کراتا ہے' بلکہ شیطانی ترغیبات گناہوں کے خلاف ہماری صلاحیتوں کو اور زیادہ مستحکم اور مضبوط ہونے کا سبب بنتی ہیں۔**

سربلندی کے حقدار بھی بن سکتے تھے ہم انسانوں کو اپنی مرضی پر مکمل اختیار ہونا چاہیے ہمیں اپنی قوت ارادی کو اپنی روحانی اور ذہنی اصلاح کے لیے استعمال کرنا چاہیے کیونکہ یہی تو وہ وصف ہے جسے ودیعت فرما کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات سے افضل ہونے

> **بری چیز پر نظر پڑنے سے ایسا نہیں ہوتا کہ انسان سانپ کے کاٹے کی طرح بری چیزوں کی طرف راغب ہو جائے**

کا شرف بخشا ہے۔ کیا انسان کا یہ فرض نہیں ہونا چاہیے کہ وہ شیطانی ترغیبات کو رد کرتے ہوئے اپنی روحانی سربلندی اور کردار کی مضبوطی سے خود کو اس اعزاز کا اہل بھی ثابت کرے' شیطان بیشک برائی اور گناہ کی نئی نئی ترغیبات نئے نئے خیالات ایمان سے محروم یا کمزور

> **بارش اور آگ بہت ضروری ہیں مگر ان کا غلط استعمال نقصان کا سبب ہو سکتا ہے کوئی نہیں کہہ سکتا پانی اور آگ پیدا کرنا اچھا نہیں تھا' یہ شیطان ہی ہے جو لوگوں کو لادینیت کی طرف بہکاتا ہے جس کے نتیجے میں اس کا شکار ہونے والے لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔**

کردار کے انسانوں کے کانوں میں سرگوشی کرتے ہوئے داخل کرتا ہے' ہمیں یہ یقین اپنے اندر اور راسخ کر لینا چاہیے کہ جو کچھ شیطان کر رہا ہے وہ سدا سے یہی کرتا آ رہا ہے دین کے راستے سے بھٹکانا شیطان کا اپنا کام ہے وہ ہمیشہ وہی کرتا رہے گا ہم بنی نوع انسان کو شیطان کے ہتھکنڈوں سے خبردار کیا جا چکا ہے پس ہمیں وہیں کرنا چاہیے جو بنی نوع انسان کی تخلیق کا مقصد اولین ہے۔

قرآن مجید کی سورہ الاعراف کی آیت نمبر 17 میں بیان فرمایا گیا کہ جب اس کی نافرمانی پر اللہ تعالیٰ نے شیطان کو راندہ درگاہ کر دیا تو شیطان نے روز قیامت تک مہلت چاہی تا کہ وہ بنی نوع انسان کو گمراہ کر سکے جس کے عطا ہو جانے پر شیطان نے یوں کہا:

"..........پھر آؤں گا ان کے آگے سے اور پیچھے سے' اور دائیں سے اور بائیں سے' اور نہ پائے گا تو اکثروں کو ان میں شکرگزار.........."

(الاعراف 7.17)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس آیت میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ شیطان ہمیں بہکانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ ہم بنی نوع انسان انتہائی پیچیدہ مخلوق ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے تمام اوصاف حمیدہ کے مظاہر کے لئے ہماری ذات کو پسند فرمایا ہے۔ یہ دنیا ایک آزمائش' ایک امتحان گاہ کی طرح ہے جہاں رکھ کر ہماری تربیت کیا جانا مقصود ہے تا کہ ہم نہ صرف پختہ ہو کر رب ذوالجلال کے مظاہر کا عکس دکھانے والا آئینہ بن جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور دائمی مسرت کے حق دار بھی ٹھہر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ذات میں موجود خوبیوں کو مضبوط اور مستحکم بنانے کی ضرورت کے پیش نظر ہماری ذات میں ان گنت احساسات' خواص اور صلاحیتوں کو یک جا کر دیا ہے۔ اگر ان محسوسات اور خصوصیات (مثلاً ذہانت' غصہ

انسان اور شیطان

لالچ، ہٹ دھرمی اور شہوت) پر کنٹرول کرنے کے لیے مناسب تربیت اور صحیح سمت میں رہنمائی حاصل نہ کی جائے کہ جن کی عدم موجودگی یا کمزوری کے سبب ان کے غلط استعمال کے امکانات بڑھ سکتے ہیں، اگر ہماری فطری خواہشات اور حیوانی جذبے ہمارے قابو میں نہ ہوں اور صحیح طریقے سے ان کی آبیاری نہ ہوسکے تو ہمیں ان کی بناء پر نہ صرف اس جہاں میں بلکہ آخرت میں بھی بہت زیادہ زیاں کا اندیشہ لاحق ہوسکتا ہے۔

شیطان ہمارے بائیں طرف سے آتا ہے اور ہماری حیوانی جبلت اور اس سے وابستہ خصوصیات پر غلبہ پاتے ہوئے ہمیں گناہوں اور بدی کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شیطان جب ہمارے سامنے سے ہم پر آتا ہے تو ہمیں ہمارے مستقبل سے مایوس کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ وہ ہمارے دل میں وسوسے ڈالتا ہے کہ یوم حساب وغیرہ کوئی چیز نہیں ہے نہ ہی یہ کبھی درپیش ہوگا تمام مذاہب نے اس بارے میں جو کچھ بھی کہا ہے کہ اس کی حیثیت محض افسانوی ہے۔ شیطان یہ بھی وسوسہ ڈالتا ہے ہے کہ مذہب ایک متروک اور پرانی سوچ کے سوا کچھ نہیں اور انسان کی زندگی اس کے حال اور مستقبل میں اس کا کوئی عمل دخل ہرگز نہیں۔ جب یہ ہماری پشت سے ہم پر حملہ آور ہوتا ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ ہمیں وجود باری تعالیٰ، رسالت مآبؐ، دین کے بنیادی ارکان، توحید الٰہی، الہامی کتابوں فرشتوں غرضیکہ ان تمام بنیادی دینی عقائد سے برگشتہ خاطر کردے۔ اپنی سرگوشیوں کے ذریعہ ہمارے ذہنوں میں ایسے وسوسے ڈال کر درحقیقت شیطان ہمارا تعلق ہمارے عقائد سے مکمل طور پر ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ہمیں گناہوں کی طرف لے جاسکے۔

شیطان صرف سچے اور پرخلوص عبادت گزاروں پر دائیں طرف سے آتا ہے اور ان کے قلوب میں انا پسندی اور عبادت گزاری پر احساس تکبر کو تحریک دے کر

آپ کی قوت ارادی اس قدر کمزور ہے آپ جھوٹے لالچ کے آگے خود کو شیطان کے آگے بچھا دیتے ہیں تو آپ دوزخ کے حقدار ہیں کیونکہ اس طرح خود کو شیطان کے آگے ڈال کردہ موقع ضائع کردیا جس پر عمل پیرا ہوکر آپ شیطان سے بچ سکتے تھے

حملہ آور ہوتا ہے۔ وہ ان کے کانوں میں یہ سرگوشی کرتا ہے کہ حد درجہ متقی اور عبادت گزار ہونے کے ناطے معاشرہ میں زیادہ درجہ اور پرہیزگار کہلانا ان کا حق ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص مروجہ عبادات سے بھی بڑھ کر عبادت گزاری کرتا ہے مثلاً تہجد پڑھتا ہے اور لوگوں

متقی عبادت گزاروں کے لیے شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنا جان جوکھوں کا کام ہے شیطان کے وار کے لئے ہمیشہ تیار رہو

پر اس لیے ظاہر کردیتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے یا یہ کہ وہ خود سے پیش آنے والی اچھائیوں کو اپنی ذات اور اپنے اچھے اعمال کا نتیجہ سمجھتا ہے اور دوسرے لوگوں کے اعمال کے بارے میں اپنے دل میں اچھا گمان نہیں رکھتا تو سمجھ لینا چاہیے کہ ایسا شخص شیطان کے ہتھے چڑھ گیا۔ سچے اور متقی عبادت گزاروں کے لئے شیطان کے ایسے ہتھکنڈوں سے بچنا یقیناً جان جوکھوں کا کام ہے۔ انہیں شیطان کے اس وار سے بچنے کے لیے ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔

شیطان کا ایک اور حربہ غیر اہم باتوں کو ہمارے احساس میں بڑھا چڑھا کر انتہائی اہم قرار دے دینا ہے۔ مثلاً مسجد میں نمازیوں کا آپس میں اس بات پر اختلاف کرنا کہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح کرنا ضروری ہے یا نہیں یا ایسے فروعی نوعیت کے دیگر مسائل کہ جن کا حقیقی عبادات کی روح کے ساتھ کوئی اتنا گہرا ٹکراؤ نہیں، پر نہایت شدت کے ساتھ اڑ جانا جب کہ دوسری طرف ان کی اولاد کا دین سے قطعاً دور ہونا اور مادیت پرستی جیسی لعنتوں میں بری طرح غرق ہونا ثابت کرتا ہے کہ شیطان کا وار چل گیا ہے۔

اگر شیطان سچے اور متقی عبادت گزاروں کو بہکانے میں کامیاب نہ ہو پائے تو وہ ان کے ذہنوں میں دین اور اللہ تعالیٰ کے وجود کے بارے میں عجیب وغریب وسوسے ڈال دیتا ہے مثلاً کچھ ایسی باتوں کو ذہن میں ڈالتا ہے جن سے اہل ایمان اپنے دین اور مذہب کی حقیقت کے بارے میں مخمصے کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ شیطان مسلسل اپنی اوچھی حرکتوں سے ان کی ناک میں دم کیے رہتا ہے حتیٰ کہ اکثر اچھے بھلے لوگ اپنے مذہب کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار ہوجاتے ہیں اور یوں اپنی زندگی کو گمراہی کی راہ پر دھکیل دیتے ہیں۔

شیطان کا ایک اور حربہ جو وہ اکثر سچے اور پاکباز عبادت گزاروں پر آزماتا ہے یہ ہے کہ انہیں اپنی عبادات کے بارے میں "صحیح عبادت"، "یا غلط طریقہ سے کی جانے والی عبادت" جیسے شکوک پیدا کرکے برگشتہ کرنا ہے۔ شیطان کے بہکاوے میں آکر اچھا بھلا

یہ دنیا ایک آزمائش، ایک امتحان گاہ کی طرح ہے جہاں ہمیں رکھ کر ہماری تربیت کی جاتی ہے اور مقصود ہے تاکہ ہم پختہ ہوکر رب ذوالجلال کے مظاہر کا عکس دکھانے والا آئینہ بن جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور دائمی مسرت کے حق دار بھی ٹھہر سکیں ہمیں یہ امتحان پاس کرنا ہے

Scanned with CamScanner

انسان اور شیطان

انسان اس قسم کے وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔ کیا میں صحیح طریق پر عبادت کرتا ہوں......؟ کیا میرا وضو کرنے کا طریقہ درست ہے......؟ مجھے اپنے بدن کے کون کون سے حصوں کو کتنی بار دھونا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نوازے ہوئے پاکباز اور پر خلوص عبادت گزاروں کو ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ ان کے قلوب پر شیطان کے اس وار میں ان کے قلب کو کوئی دخل نہیں۔ جس طرح سمندری قزاق صرف خزانہ لے جانے والے جہازوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، چور چوری کرنے کے لیے صاحب ثروت لوگوں کا انتخاب کرتے ہیں، بڑے ممالک معدنی دولت سے مالا مال دیگر ممالک کو اپنے زیر نگیں لانے کے لیے حربے اور چالیں چلتے ہیں شیطان بھی اسی طرح اللہ کے ان بندوں پر اپنے یہ وار استعمال کرتا ہے جو خلوص نیت کے ساتھ اپنے رب کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں بے شک اہل ایمان کے دل اس صورت حال میں ضرور پریشان ہوتے ہیں مگر اس صورت حال کی مثال اس بخار کی سی ہے کہ جس کے دوران بدن کا درجہ حرارت تو بڑھ جاتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی انسان کے خون کے اندر بہت سے انسان دوست اینٹی باڈیز بھی جنم لیتے ہیں جو ضرر رساں بیکیٹریا اور جراثیم کو ختم کرنے میں معاونت کرتے ہیں بعینہ یہ مضطرب دل اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے شیطانی حربوں ے ساتھ جنگ پر اتر آتے ہیں اور عموماً کامیاب رہتے ہیں۔

یہ تمام صورت حال یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ ایسے خیالات

مسجد میں نمازیوں کا آپس میں اس بات پر اختلاف کرنا کہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح کرنا ضروری ہے یا نہیں ایسے فروعی مسائل کہ جن کا حقیقی عبادات کی روح کے ساتھ گہرا ٹکراؤ نہیں، پر نہایت شدت اڑ جانا شیطان کے وار کی خوبی ہے۔

اور تجاویز ہمارے قلب سے نہیں آتے اور نہ ہی ہمارا قلب ان کو قبول کر کے انہیں خود پر طاری ہونے دیتا ہے۔ جس طرح کسی بری شے پر نظر پڑ جانے سے نظر بری نہیں ہو جاتی، جس طرح سانپ کی پھنکار سانپ کے کاٹے کے مساوی نہیں ہوتی۔ لادینیت پر غور کر لینا لادینیت کی طرف راغب ہونے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

شیطان سچے اور پر خلوص عبادت گزاروں پر دائیں طرف سے آتا ہے اور ان کے قلوب میں انا پسندی اور عبادت گزاری پر احساس تکبر کو تحریک دے کر حملہ آور ہوتا ہے۔ ان کے کانوں میں سرگوشی کرتا ہے کہ متقی اور عبادت گزار ہونے پر پرہیز گار کہلانا ان کا حق ہے۔

ہر شے کے منفی پہلو ہمیں عبرت دلانے کا باعث بھی تو بن سکتے ہیں۔ پس اگر یہ نکتہ سمجھ میں آ جائے تو ہم اس بات کو باآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ شیطان کے بہکاوے اہل ایمان کے لیے ایمان تازہ کرنے کا سبب بنتے ہیں جس کے ذریعہ وہ ان شیطانی چالوں کا مقابلہ کرنے کے لیے

شیطان ہمارے بائیں طرف سے آتا ،حیوانی جبلت سے وابستہ خصوصیات پر غلبہ پاتا ہے، گناہوں اور بدی پر راغب کرتا ہے

نہ صرف خود کو مسلح کر لیتے ہیں بلکہ ایمان اور دین پر راسخ ہو جانے کے باعث اپنے نفس اور حیوانی خواہشات کا مقابلہ کرنے کے لیے بھی خود کو مستحکم اور مضبوط بنا لیتے ہیں۔ یہی عمل ان کے کردار اور روحانی سربلندی کا باعث بنتا ہے۔

جہاں تک شیطان کے پھیلائے ہوئے شر کا تعلق ہے قرآن پاک کی چوتھی سورۃ النساء کی 76 ویں آیت میں ہم پر اس حقیقت کا پردہ چاک کر دیا گیا ہے کہ "بے شک شیطان کی شرارت ست ہے۔" (النساء 4:76)

قرآن پاک کی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اپنی شرارت میں اس قدر طاقت ور نہیں کہ وہ ایمان کی قوت سے اس کے آگے ڈٹ جانے والوں سے جیت جائے۔ اہل ایمان کا خدا کی ذات پر مکمل بھروسہ ہو تو انسان خود کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ حمایت کے یقین کے ساتھ مسلح پاتا ہے خود کو اکیلا تصور کرتا اور جب خدا تعالیٰ انسان کے ساتھ ہو تو شیطان کی تدبیر کس طرح طاقت ور ہو سکتی ہے۔ شیطان کی چال کمزور ہی ہوتی ہے کمزور پڑ جاتی ہے بالکل گائے کے اس بچھڑے کی طرح جو اگر دو درو دیواروں کے بیچ گلی میں ہمارے سامنے آ جائے اور ہم اس پر توجہ نہ دیتے ہوئے ایک طرف ہو کر گزر جائیں تو وہ ہمیں کچھ نہیں کہے گا۔ شیطان پر اگر ہم دھیان نہ دیں تو شیطان بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بے شک وہ ہمیں گناہ اور بدی کی طرف رغبت دلانے والی چیزوں کی خوبصورت انداز میں پیشکش کرتا ہے۔ اہل ایمان کو اس کے تحائف کو ٹھکرا دینا چاہیے۔ جب وہ کانوں میں سرگوشی کرے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ آخری حربہ ہے جو شیطان ہم پر آزمانا چاہتا ہے پس اس کو اسی طرح جھٹلا دینا چاہیے اگر ہم نے شیطان کے پھسلاوے پر کان دھر دیا تو سمجھو یقیناً ہم بھٹک گئے، ہمیں شیطان کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے اس سے خوف زدہ ہوئے بغیر اگر ہم ڈر گئے تو ہماری حالت اس بائیں دونوں اطراف متعین کر دیا اور خود اپنی پوزیشن کو کمزور کر کے دشمن کے نشانہ بننے کا موقع فراہم کر دیا۔ جب ہم شیطان کے باقی صفحہ 46

قرآن مجید کی اعجازی پیش گوئیاں

خدا کی آخری کتاب میں سب کچھ سچ ہے

یہ قرآن مجید کی اعجازی پیش گوئی، اس کی تازگی اور تمام سطحوں کی فہم سے خطاب کرنے کی قابلیت سے، بلالحاظ وقت اور جگہ کے تعلق رکھتی ہے۔ یہ کرن تین چمکوں پر مشتمل ہے۔

پہلا پہلو۔ قرآن مجید ماضی کی خبر دیتا ہے، اگرچہ ایک اُمی کے ذریعے بھیجا گیا، قرآن مجید ایک سنجیدہ اور طاقتور طریقے سے تمام انبیاء کے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضور ﷺ کی آمد کی خوشخبری کے وقت تک کے اہم تجربات اور ان کے مشن کے بڑے پہلوؤں کا ذکر کرتا ہے۔ اطلاع جو یہ فراہم کرتا ہے، عموماً گذشتہ الہامی کتابوں کے عرف عام میں یک جان بیانات پر منطبق ہوتی ہے۔ یہ ان کے ان الفاظ کی بھی تصحیح کرتی ہے۔ جن پر ان کی تحریف شدہ صورتیں اختلاف رکھتی ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کامل بصیرت والی نگاہ رکھتا ہے جو ماضی کو گذشتہ الہامی کتابوں سے بہتر جانتی ہے۔

اس کے ماضی کی تفصیل کچھ عقلی نہیں ہے لیکن یہ روایتی ہو سکتی ہے۔ روایت عموماً پڑھے لکھے اشخاص سے مخصوص، جبکہ رسول اکرم ﷺ اُمی تھے۔ جبکہ گذشتہ انبیاء کے قصے زیادہ تر مکی سورتوں میں مذکور ہیں، ان کے بارے میں مکہ میں ان کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ مزید برآں، روایات جزوی طور پر سنی سنائی بات پر مبنی اور عموماً سچ اور جھوٹ کے مرکبات ہوتی ہیں۔ لیکن قرآن مجید ماضی کے واقعات پر اس طرح گفتگو کرتا ہے کہ وہ ان کو دیکھ رہا ہے۔

یہ واقعات کے ایک لمبے سلسلے میں سے مغز نکالتا ہے۔ اور اپنے دلائل اس مغز کے ذریعے پیش کرتا ہے۔ اس لئے ان میں پائے جانے والے اقتباسات، تلخیصات اور اشارات ظاہر کرتے ہیں کہ وہ جو ان کو پیش کرتا ہے، ماضی کے تمام امتداد دیکھتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح سے ایک ٹھوس تلخیص ایک عمدہ اقتباس اور ہدایت کرنے والی مثال ایک ماہر

فتح اللہ گولین۔ ترکی

کی مہارت اور ماہرانہ علم ظاہر کرتا ہے، خاص واقعات میں سے چنے ہوئے قرآن مجید کے بڑے نکات اور اہم مرکزی خیال ظاہر کرتے ہیں کہ وہ جو انہیں چنتا ہے سب کا کامل احاطہ کرنے والا علم رکھتا ہے اور انہیں غیر معمولی مہارت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

دوسرا پہلو۔ یہ قرآن مجید کی پیش گوئیوں کی قسموں سے تعلق رکھتا ہے، ایک کا تعلق بزرگوں اور روحانی کشف سے ہے۔ مثال کے طور پر محی الدین ابن العربیؒ نے کئی پیش گوئیاں سورۃ الروم سے تلاش کیں۔ امام ربانیؒ نے حروف مقطعات (خاص سورتوں کے آغاز میں انفرادی اور امتیازی حروف) میں مستقبل کے کئی واقعات کی علامات دریافت کیں۔ اس کے داخلی پہلوؤں، باطنی معانی اور تخلیق کے علماء کیلئے، قرآن مجید پیش گوئیوں سے بھرا پڑا ہے۔ بغیر تفصیل میں گئے ہوئے میں صرف ایک پر اپنی نگاہ مرکوز کروں گا اور کچھ مثالیں دینے پر اکتفا کروں گا۔ قرآن مجید کا رسول اکرم ﷺ سے خطاب ہے:

''پس صبر کریں یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے''
(الروم ۳۰:۶۰)

''تم اللہ کے اذن سے پورے اطمینان کے ساتھ ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے۔ اپنے سر منڈھواؤ گے اور اپنے بال ترشواؤ گے اور تمہیں کوئی خوف نہ ہوگا''۔
(الفتح ۴۸:۲۷)

''وہی ہے وہ ذات جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔'' (الفتح ۴۸:۲۸)

''رومی (عرب سے) قریب ترین سرزمین میں مغلوب ہوگئے اور وہ اپنے مغلوب ہوجانے کے بعد جلد ہی غالب ہوجائیں گے چند سالوں میں اللہ ہی کا سارا اختیار ہے۔'' (الروم ۳۰:۲تا۴)

''سو عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے۔'' (القلم ۶۸:۵تا۶)

Scanned with CamScanner

"کیا لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص شاعر ہے اور ہم اس کے حق میں گردشِ ایام کا انتظار کر رہے ہیں؟ ان سے کہو: "تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں کے ساتھ ہوں" (الطور ۵۲: ۳۰ تا ۳۱)

"اللہ لوگوں (کے شر) سے تم کو بچا لے گا۔" (المائدہ ۵:۶۷)

"اور اگر تم کو اس (کتاب) کے بارے میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی تو اس کی مانند ایک ہی سورت بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو، لیکن اگر تم (ایسا) نہ کر سکو اور تم ہرگز نہ کر سکو گے تو آگ سے ڈرو۔" (البقرۃ ۲:۲۳ تا ۲۷)

کہو! "اگر آخرت کا گھر اللہ کے ہاں تمہارے ہی لئے مخصوص ہے، دوسروں کیلئے نہیں تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو" اور وہ ہرگز تمنا نہیں کریں گے۔ (البقرۃ ۲: ۹۴:۹۵)

"عنقریب ہم اپنی نشانیاں آفاق میں بھی اور ان کے اپنے نفس میں بھی انہیں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کے سامنے یہ بات کھل کر آجائے گی کہ یہ کتاب حق ہے۔" (حم السجدۃ ۴۱:۵۳)

"(ان سے) کہہ دیجئے! "اگر کہیں تمام جن وانس مل کر اس بات کی کوشش کریں اس بات کی کہ اس قرآن کے مانند کوئی چیز لے آئیں تو وہ اس کی مثل نہ لا سکیں گے اور اگرچہ وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہوجائیں۔" (بنی اسرائیل ۱۷:۸۸)

"اللہ ایسے لوگوں کو، جو اللہ کے محبوب ہوں گے اور انہیں اللہ سے محبت ہوگی، لائے گا وہ مسلمانوں پر مہربان اور کفار کیلئے سخت ہوں گے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور ملامت والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔" (المائدۃ ۵:۵۴)

"کہو! "تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا۔ پھر تم انہیں پہچان بھی لوگے۔" (النمل ۲۷:۹۳)

"کہہ دیجئے!" وہ رحمان ہے ہم اس پر ایمان لائے اور ہمارا اسی پر بھروسہ ہے۔ سو عنقریب تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ کون کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔" (الملک ۶۷:۲۹)

"اللہ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے کہ وہ ان کو زمین میں ضرور خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے ان لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے خلیفہ بنایا تھا اور ان کیلئے ان کے اس دین کو ضرور مضبوط بنیادوں پر قائم کردے گا جسے اللہ نے ان کے لئے پسند کرلیا ہے اور ان کی حالت خوف کو امن سے ضرور بدل دے گا۔" (النور ۲۴:۵۵)

> قرآن مجید ماضی کے واقعات پر اس طرح گفتگو کرتا ہے کہ ان کو دیکھ رہا ہے، واقعات کے لمبے سلسلے میں سے مغز نکالتا ہے اس لئے قرآن کو سمجھ کر غور کرنے کی دعوت ہے

ان آیات میں کی گئی تمام پیش گوئیاں درست نکلیں۔ چنانچہ اگر ایک شخص جو سخت ترین تنقیدات اور اعتراضات کا سزاوار تھا، جس میں خواہ ایک خطا بھی اس کے مقصد کی ناکامی کی طرف لے جانے کے یقینی تھی۔ تو غیر متذبذبانہ اور اعتماد سے اور ایسے سنجیدہ طریقے سے یہ بغیر کسی شک کے ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے بارے میں نہیں بولتا بلکہ اس کے بارے میں بولتا ہے جو وہ اپنے ابدی معلم یعنی خداوند کریم سے حاصل کرتا ہے۔

> قرآن مجید ماضی کی خبر دیتا ہے، اُمّی کے ذریعے بھیجا گیا، قرآن مجید سنجیدہ طاقت ور طریقے سے تمام انبیاء، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضورؐ کی آمد کی خوشخبری، ہم تجربات اور ان کے مشن کے بڑے پہلوؤں کا ذکر کرتا ہے

تیسرا پہلو۔ اس کا تعلق اس سے ہے جو قرآن مجید غیب، خدائی صداقتوں اور آخرت کی حقیقتوں کے متعلق بتلاتا ہے۔ تخلیق کی کچھ صداقتیں بھی اس زمرے میں شمار کی جاسکتی ہیں۔

ان میدانوں میں قرآن مجید کی تشریحات غیب کے متعلق اہم معلومات میں سے ہیں، بنی نوع انسان گمراہی کے راستوں میں سے سیدھی سمت میں آگے نہیں بڑھ سکتے اور غیب کی صداقتوں یا حقیقتوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ فلسفے اور سائنسدانوں کے مکاتیب کے درمیان گہرے اور نہ ختم ہونیوالے اختلافات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کے عظیم ترین ذہین انسان بھی ان صداقتوں کی کم از کم مقدار بھی غور وفکر کی امداد کے بغیر دریافت نہیں کرسکتے۔ پاک وصاف روحوں، مصفی دلوں، ترقی پذیر جانوں اور قرآن مجید سے تکمیل پائی ہوئی عقل وفراست کے ساتھ بنی نوع انسان ان صداقتوں اور حقیقتوں کو محسوس اور قبول کرسکتے تھے اور پھر صرف یہ کہہ سکے: "اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو برکت دے!" کوئی مرد اور عورت آخرت کے واقعات، حالات، رنگ ڈھنگ، مراحل بشمول قبر کی زندگی کو خود دریافت اور محسوس نہیں کرسکتا۔ تاہم قرآن مجید کی روشنی کے ذریعے کوئی ان کو سمجھ سکتا ہے گویا کہ صاف طور پر ان کو دیکھ رہا ہے اور ان کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ تم دسویں لفظ یا کلمے کی طرف رجوع کرسکتے ہو جو اس امر سے بحث کرتا ہے کہ کس طرح اس آخرت کی غیب کی دنیا

"(ان سے) کہہ دیجئے! "اگر تمام جن و انس مل کر اس بات کی کوشش کریں کہ اس قرآن کے مانند کوئی چیز لے آئیں تو اس کی مثل نہ لاسکیں گے اور اگرچہ وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہوجائیں۔" (بنی اسرائیل ۱۷:۸۸)

قرآن اور سائنس

کے متعلق قرآن مجید کی تشریحات درست اور سچی ہیں۔ دوسری چمک کا تعلق قرآن مجید کی تروتازگی سے ہے جسے برقرار رکھا گیا ہے گویا کہ یہ ہر دور میں نئے سرے سے نازل کیا گیا ہے۔ تمام بنی نوع انسان سے خطاب کرنے والی ایک ابدی تقریر کے طور پر، بلا لحاظ وقت، جگہ اور فہم کی سطح کے، اسے کبھی نہ مرجھا جانے والی تازگی رکھنی چاہیے اور یہ رکھتا ہے۔ ہر نئی نسل کو قرآن مجید اتنا متاثر کرتا ہے کہ کوئی اسے خود اس کی طرف نازل کیا ہوا خیال کرتا ہے اور اس سے ہدایات لیتا ہے انسانی الفاظ اور قوانین پرانے ہوجاتے ہیں اور انہیں نظر ثانی اور تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن قرآن مجید کے قوانین اور اصول اتنے مستحکم اور مضبوط اور لازمی انسانی فطرت اور تخلیق کے نہ بتدیل ہونے والے قوانین کے موافق ہوتے ہیں کہ وقت کا گزرنا ان پر کوئی اثر نہیں رکھتا بلکہ قرآن مجید کی سچائی، جواز اور قوت اور زیادہ واضح ہوجاتی ہے۔ یہ بیسویں صدی کو بشمول اہل کتاب اپنے آپ پر گزشتہ صدیوں سے زیادہ پر اعتماد ہے اور فی الواقع قرآنی حکمت کی جس کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے:

”کہہ دیجئے!“ ”اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے ہاں اور تمہارے ہاں یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ ذرا بھی شرک نہ کریں اور نہ ہم سب سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب بنائے۔“ (آل عمران ۳:۶۴) زیادہ ضرورت ہے۔

ہماری موجودہ تہذیب نے جو انسانی اور شاید جنوں کے خیالات کی پیداوار ہے، نے قرآن مجید کے ساتھ بحث کرنے کا انتخاب کرلیا ہے۔ یہ اپنی دلکشی اور کششوں کے ذریعے اس کے اعجاز کو رد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ قرآن مجید کے اعجاز کو اس نئے اور خوفناک مخالف کے ثابت کرنے کے لئے اور اس آیت:

”(ان سے) کہہ دیجئے!“ اگر تم جن و انس کہیں مل کر

> کوئی مرد اور عورت آخرت کے واقعات، حالات رنگ ڈھنگ، مراحل بشمول قبر کی زندگی کو خود دریافت اور محسوس نہیں کرسکتا۔ تاہم قرآن مجید کی روشنی کے ذریعے ان کو سمجھ سکتا ہے گویا صاف طور پر ان کو دیکھ رہا ہے اور ان کا مشاہدہ کررہا ہے

کوشش کریں اس بات کی کہ اس قرآن کے مانند کوئی چیز لے آئیں تو وہ اس کی مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہوجائیں۔“ (بنی اسرائیل ۱۷:۸۸)

کے چیلنج کو برقرار رکھنے کے لئے، میں موجودہ تہذیب کے اصولوں اور بنیادوں کا اور قرآنی اصولوں اور بنیادوں کا موازنہ کروں گا۔

> **ہماری موجودہ تہذیب نے جو انسانی اور شاید جنوں کے خیالات کی پیداوار ہے، نے قرآن مجید کے ساتھ بحث کرنے کا انتخاب کرلیا ہے جو کہ ہمارے معاشرے کے لئے درست نہیں**

اولاً: اب تک کیے گئے تمام تقابل اور معیار اور ان میں شامل تمام صداقتیں اور آیتیں جدید تہذیب پر قرآن مجید کے اعجاز اور فوقیت کو ثابت کرتی ہیں۔

ثانیاً: جیسا کہ بارہویں لفظ میں قابل یقین طریقے سے استدلال کیا گیا: جدید تہذیب بتلاتی ہے کہ معاشرتی

> قرآن مجید کے قوانین اور اصول اتنے مستحکم اور مضبوط اور لازمی انسانی فطرت اور تخلیق کے نہ تبدیل ہونے والے قوانین کے موافق ہوتے ہیں کہ وقت کا گزرنا ان پر کوئی اثر نہیں رکھتا، بلکہ قرآن مجید کی سچائی، جواز اور قوت اور زیادہ واضح ہوجاتی ہے

زندگی میں حمایت کا لفظ قوت یا طاقت ہے، زندگی کا مقصد ذاتی منفعت کا حاصل کرنا ہے، جنگ زندگی میں رشتے کا اصول ہے، طبقات کے درمیان رابطہ نسل پرستی اور منفی قومیت ہے، اس کے ثمرات جنسی خواہشات اور انسانی ضرورتوں کی بہتات کی تسکین ہے۔ اس کے علاوہ قوت جارحیت کو دعوت دیتی ہے اور ذاتی منفعت کی تسکین مادی ذرائع کیلئے کشمکش کا باعث بنتی ہے۔ کشمکش جدوجہد کو پیدا کرتی ہے۔ نسل پرستی دوسروں کو ہڑپ کرکے اپنے آپ کو پروان چڑھاتی ہے اور اس طرح سے جارحیت کیلئے راستہ بناتی ہے۔ اس طرح سے جدید تہذیب کے فوائد اور مثبت پہلوؤں سے باوجود صرف بیس فیصد لوگ سطحی طور پر مطمئن ہیں جبکہ اسی فیصد تکلیف اور مصیبت میں ہیں۔ اس کے برعکس، قرآن مجید، حق، معاشرتی زندگی میں حمایت کا نقطہ تسلیم کرتا ہے۔ زندگی کا مقصد نیکی اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کو خیال کرتا ہے۔ اور دین، پیشے اور شہریت کو طبقات کے درمیان بندھنوں کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ یہ خواہش نفسانی کے غیر اخلاقی حملوں کے خلاف باڑ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ روح کو اپنی ارفع آرزوؤں کو سرفراز اور پورا کرنے کیلئے مجبور کرتا ہے اور لوگوں کی پختگی کیلئے حوصلہ افزائی کرتا اور انہیں صحیح طور پر انسان بناتا ہے۔ حق اتحاد کیلئے منادی کرتا ہے، نیکی باہمی حمایت اور باہمی اتحاد لاتی ہے۔ باہمی امداد کا مطلب ایک دوسرے کی مدد کرنا ہے۔ دین اخوت (اور بہناپے) باہمی لبھاؤ کا تحفظ کرتا ہے جنسی خواہش کو قابو میں رکھنا اور روح کو کمال حاصل کرنے کیلئے مجبور کرنا اس دنیا میں اور آخرت میں مسرت لاتا ہے۔

چنانچہ اس کے گزشتہ ادیان اور خاص طور پر قرآن مجید سے، جو اپنے قابل اتفاق پہلوؤں کا سبب بتاتا ہے، مستعار لینے سے جدید تہذیب قرآن مجید کا متبادل پیش نہیں کرسکتی۔

ثالثاً: میں قرآن مجید کے کئی مضامین اور احکام کی کچھ مثالیں دوں گا۔ چونکہ اس کے قوانین اور اصول وقت اور فضائے بسیط سے ماوراء ہیں، وہ متروک نہیں

Scanned with CamScanner

ہوتے۔ مثال کے طور پر باوجود اس کی مخیرانہ بنیادوں، اصول اور اخلاقی تربیت کے اداروں اور سخت ضوابط، قوانین اور قواعد کے جدید تہذیب مندرجہ ذیل امور میں قرآن مجید سے شکست کھا گئی ہے۔

پہلا تقابل "نماز قائم رکھو اور زکوۃ دیا کرو،"
(البقرۃ ۲:۴۳)

"اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کر دیا ہے۔"
(البقرۃ ۲:۲۷۵)

دو رویے تمام انقلابات اور معاشرتی طوفان انقلابات اور تمام اخلاقیوں کی ناکامیوں کی جڑ کے اسباب ہیں ان کی بالترتیب اس طرح تلخیص کی جاسکتی ہے:

"اگر دوسرے بھوک سے مرتے ہیں تو مجھے اس وقت تک اس کی پرواہ نہیں ہے جب تک کہ میرا پیٹ بھرا ہوا ہے" اور "تمہیں ضرور میری آسائش کی محنتوں کو برداشت کرنا چاہیے، تمہیں ضرور کام کرنا چاہیے تاکہ میں کھا سکوں۔" ایک پرامن معاشرتی زندگی ممتاز افراد (دولت مند) اور عام افراد (غریب) لوگوں کے درمیان توازن پر منحصر ہے۔ یہ معیار اول الذکر کی فکر اور خدا ترسی اور موخر الذکر کے احترام اور فرماں برداری کے توازن پر مبنی ہے۔ پہلے رویے کو نظر انداز کرنا دولت مندوں کو غلط کاری، غصب، بداخلاقی اور بے رحمی پر اکساتا ہے۔ دوسرے رویے کو نظر انداز کرنا غریبوں کو دولت مندوں کے ساتھ نفرت، دشمنی، حسد اور چپقلش کی طرف چلاتا ہے۔ اس تصادم نے گذشتہ دو یا تین صدیوں کا معاشرتی امن برباد کر دیا ہے، خاص طور پر یورپ کے معاشرتی طوفانی انقلابات نے، جو سب کے ساتھ مزدور اور سرمایہ دار کے درمیان صدیوں پرانی جدوجہد میں مستحکم ہیں۔ باوجود اس کے تمام خیراتی معاشروں کے اخلاقی تربیت گاہوں اور سخت قوانین وضوابط کے جدید، تہذیب نے نہ تو ان دو معاشرتی طبقوں سے صلح کی ہے اور نہ ہی انسانی زندگی نے ان دو معاشرتی طبقوں کو صحتیاب کیا ہے۔ تاہم، قرآن مجید پہلے رویے کی بیخ کنی کرتا ہے اور زکوۃ کے ذریعے اس کے زخموں کو مندمل کرتا ہے اور دوسرے رویے کو راندہ قانون قرار دینے کی حمایت کی بیخ کنی کرتا ہے۔ قرآن مجید دنیا کے دروازے پر کھڑا ہے اور سود کو برخاست کرتا ہے۔ یہ ہمیں بتلاتا ہے کہ اگر تم معاشرتی تصادم اور جدوجہد کو ختم کرنا چاہتے ہو تو سود میں مشغول نہ ہو، اور اپنے طالب علموں کو ایسی چیزوں سے اجتناب کرنے کا حکم دیتا ہے۔

معاشرتی زندگی میں حمایت کا لفظ قوت ہے۔ زندگی کا مقصد ذاتی منفعت کا حاصل کرنا ہے جنگ زندگی میں رشتے کا اصول ہے۔ طبقات کے درمیان رابطہ نسل پرستی اور منفی قومیت اس کے ثمرات جنسی خواہشات اور انسانی ضرورتوں کی تسکین ہے، قوت جارحیت کو دعوت دیتی ہے

جدید تہذیب کے فوائد اور مثبت پہلوؤں سے صرف بیس فیصد لوگ سطحی طور پر مطمئن ہیں جبکہ اسی فیصد تکلیف اور مصیبت میں ہیں اسلئے ضرورت ہے کہ درمیانہ راستہ نکالا جائے

دوسرا تقابل۔ جدید تہذیب کثرت ازدواج کو معاشرتی زندگی میں غیر دانشمندانہ اور غیر مفید ہونے کی وجہ سے رد کرتی ہے، اگرچہ اگر شادی کا مقصد جنسی تسکین ہو تو کثرت ازدواج اس کو پورا کرنے کا قانونی طریقہ ہوگا۔ خاص حالات میں قرآن مجید ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم جیسا کہ جانوروں اور پودوں میں بھی مشاہدہ کیا گیا ہے، جنسی تعلقات کا مقصد اور اس کی حکمت نسلی تسلسل ہے۔ اس سے حاصل فرحت ایک چھوٹی ادائیگی ہے جو رحمت خداوندی نے اس فرض کو محسوس کرنے کے لئے ٹھرائی ہے۔

شادی جنس کے نسلی تسلسل اور دوام کیلئے ہوتی ہے ایک سال میں زیادہ سے زیادہ ایک دفعہ جننے کے قابل ہونے، ایک ماہ کے نصف کے دوران حاملہ ہونے، پچاس سال کی عمر کے لگ بھگ حیض کی دائمی بندش میں داخل ہونے سے ایک عورت ایک مرد کیلئے عام طور نا کافی ہوتی ہے جو کہ بعض اوقات ایک سو سال کی عمر تک بھی عورت کو حاملہ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر صورتوں میں جدید تہذیب عصمت فروشی کو برداشت کرتی ہے۔

تیسرا تقابل۔ جدید تہذیب ایک عورت کو وراثت میں سے ایک تہائی (اپنے بھائی کے حصے کا نصف) دینے پر نکتہ چینی کرتی ہے جبکہ ایک مرد کو دو تہائی دیا جاتا ہے۔ تاہم عام قواعد اور قوانین بنانے کیلئے عام حالات کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اس معاملے میں ایک عورت عام طور پر مرد کو اس کی کفالت کرتے پاتی ہے جبکہ ایک مرد کو کسی دوسرے کی ذمہ داری لینا پڑتی ہے۔ یہ امر واقع ہے کہ ایک عورت کے خاوند کو اس عورت کے وراثت کے حصے اور اس کے بھائی کے حصے کے درمیان فرق کو پورا کرنا ہوتا ہے۔

اس کے برعکس اور اس عورت کا بھائی اپنی بہن کے حصے کو برابر کرنے کیلئے اپنی وارثت کا نصف حصہ اپنی بیوی پر خرچ کریگا۔

یہ خواہش نفسانی کے غیر اخلاقی حملوں کے خلاف باڑ لگانے کی کوشش کرتا ہے، روح کو اپنی ارفع آرزوؤں کو پورا کرنے کے لیے مجبور کرتا ہے۔ لوگوں کی پختگی کے لیے حوصلہ افزائی کرتا اور انہیں صحیح طور پر انسان بناتا ہے، حق اتحاد کے لیے منادی کرتا ہے

قارئین سے گذارش

نورانی دنیا بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر گذشتہ ماہ شائع نہیں ہوسکا، جس کے لئے معذرت۔ آئندہ نورانی دنیا ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوگا اور ہر جگہ دستیاب ہوگا

عملیات محبت

چاہے جانے کی بھوک کبھی ختم نہیں ہوتی!

''قارئین نورانی دنیا''۔ کائنات ازل سے محبت کی بھوکی ہے۔ میں نے کہیں پڑھا تھا کہ چاہے جانے کی خواہش ختم نہیں ہوتی اسکی مثال امریکہ کے ایک مفکر ڈیل کارنیگی نے یوں دی ہے کہ امریکی صدر روز ویلیٹ نے کسی سے پوچھا آپ کو اپنے نام سے کتنی محبت ہے تو انھوں نے جواب دیا اگر واشنگٹن سٹی کا نام بدل کر روز ویلیٹ رکھ دیا جائے تو میں کہونگا کہ کم ہے اور امریکی عوام مجھ پر اتنی محبت نچھاور کریں کہ امریکہ کا نام بدل کر میرے نام پر رکھ دیا جائے تو بھی میں کہونگا ابھی مجھے اور محبت کی ضرورت ہے چنانچہ یہ وہ بھوک ہے جو کبھی نہیں مٹتی اس لئے ہم ہر بار نئے سے نئے عملیات محبت شائع کرتے ہیں۔ قارئین نورانی دنیا سے ہماری درخواست ہے ہمیں اس سلسلے میں اپنی قیمتی رائے سے آگاہ کرتے رہیں

برائے تجاری آسیب جوڑی جنون

مذکورہ بالا امراض کے واسطے نہایت سریع الاثر تعویذ ہے۔ اس تعویذ کو ہر دو بازو پر لکھ کر دو تعویذ باندھے جاویں اور نصف سیر کا ملیدہ بنا کر حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کی فاتحہ دے کر غرباء کو تقسیم کرایا جائے تعویذ اندھے کنوئیں میں ڈال دیں۔

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
یااللہ	یاحفیظ	یا ناصر	یااللہ
یااللہ	یارحمن	یا رحیم	یااللہ

بچہ کا خواب میں ڈرنا

یہ آیت لکھ کر گلے بچے کے میں ڈالیں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا

مطلوب مطیع

اس تعویذ کو لکھ کر درخت لیموں پر ہوا میں لٹکا دے جب تک ہوا میں ہلتا رہے گا مطلوب مطیع ہوگا۔ آزمودہ ہے نقش یہ ہے:-

ع	د	ح	ح
ده	ده	ا	ح
ا	دد	اللہ	۰۱۰

فلاں بن فلاں الحب فلاں بن فلاں

محبوب بے قرار

اس نقش کو لکھ کر درخت کے گلہڑ میں باندھے۔ جب ہوا سے ہلے گا تو مطلوب بے قرار ہوکر حاضر ہوجائے گا۔ تجربہ میں رہا ہے۔ نقش یہ ہے:-

ا	د	ط	۹
عه	۲	ح	د
۸	ط	۳	٦
۳	د	عه	4

دود	سعب	فلاں بن فلاں
مویتو	سبنجر	علی الحب فلاں بن فلاں

اس برائے حب نقش کو جنگل میں جا کر پہلے دھونی لوبان کی دے اور پڑھے۔ اس نقش کو درخت پھل دار میں لٹکائے اور پھر واپس ہوکر کسی سے کلام نہ کرے اور نہ پیچھے لوٹ کر دیکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب محبت میں بے قرار ہوگا۔ کئی بار آزمایا ہوا ہے نقش اوپر ہے۔

محبوب آپ کے قدموں میں

بروز جمعرات نوچندی کو 21 یوم تک بلا ناغہ اس نقش کو پھل دار درخت بلند مقام پر لٹکا دے۔ بوقت شام لوبان وغیرہ کی دھونی دے کر نقش مذکورہ کو کھولے نقش کو کسی پاک جگہ نہ رکھے ورنہ تعویذ کا عمل جاتا رہے گا۔ نقش کو کسی چمڑے یا پیتل یا چاندی میں بنوا کر گلے میں باندھے۔

ودود	سخرلی	قلب	ودود
ودود	سخرلی	قلب	ودود
4	٦	۸	۲
س	ط	ج	ی

یا کس یا کہ اس وقت مدد مرتضیٰ فلاں بن فلاں کو آتش ہو محبت کی اور قلب سوختہ ہو مثل دم کے۔ ۱۲۵

برائے محبت

بروز جمعرات نوچندی کو 41 یوم تک بلا ناغہ اس نقش کو پھل دار درخت کے بلند مقام پر لٹکایا جاوے اور کچا دھاگا کنواری لڑکی کا کاتا حوالے جائے اس میں

نقش مذکورہ باندھے۔ان شاء اللہ تعالیٰ اس عرصہ میں مطلوب توقف بے آرام ہوکر عاجزی کریگا۔

نقش یہ ہے:۔

١١٦٩٩	١١٦٩٢	اللہ الصمد	١١٦٩٢
اللہ الصمد	عدد طالب	عدد مطلوب	ودود
١١٦٩٣	١١٦٩١	١١٦٩٤	
١١٦٩٨	١١٦٩٧•	سخرلی ودود	١١٦٩٥

برائے حُب

اس نقش کو ساعت مشتری بروز جمعرات لکھ کر یعنی 45ع دائرے کے باہر اور 14ص دائرہ کے اندر معہ چہار کس نام کے کسی تنہا درخت میں جو براستہ ہو لٹکا دیوے۔

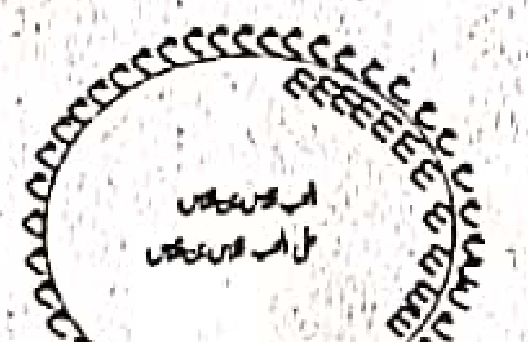

بحوالہ گنجینہ وظائف عملیات

متفرق مقاصد کیلئے

محبت کے واسطے اس نقش کو فتیلہ بنا کر کوزے میں رکھ کر روغن کنجد میں ڈال کر جلائے اور چراغ کا منہ مطلوب کے گھر کی طرف ہو اور عداوت کے واسطے روغن تلخ میں جلائے اور چراغ کا منہ دشمن کے گھر کی طرف ہو اور آسیب کے لیے بھی روغن تلخ میں جلائے اور آسیب زدہ کی نظر چراغ کی طرف ہو۔

ولاك ح د

لہ ــــــــــــــــــــــــ وہ

س م ح ط ح

محبوب تابع

اس نقش کو لکھ کر واسطے محبت کے شربت میں گھول کر پلائے، محبوب تابع اور فرمانبردار رہے گا۔نقش معظم ومکرم یہ ہے:۔

٦	١٢	١٥	٢
١4	٣	٨	١٣
4	١٧	١٠	٧
١١	٦	٥	١٦

برائے محبت

اس نقش کو سورج نکلنے کے بعد 15 منٹ کے مشک وزعفران سے معہ نام طالب ومطلوب کے دن عروج ماہ میں ایک جگہ پر بیٹھ کر لکھے اور بازو میں باندھے اثر عظیم رکھتا ہے۔اور منہ میں میٹھی چیز ضرور رکھ لیں۔نقش یہ ہے:۔

قَضٰی	ثُمَّ	طِیْنٍ	مِنْ	خَلَقَکُمْ	اَلَّذِیْ	ھُوَ
اَجَلًا	قَضٰی	ثُمَّ	طِیْنٍ	مِنْ	خَلَقَکُمْ	اَلَّذِیْ
وَاَجَلٌ	اَجَلًا	قَضٰی	ثُمَّ	طِیْنٍ	مِنْ	خَلَقَکُمْ
مُسَمًّی	وَاَجَلٌ	اَجَلًا	قَضٰی	ثُمَّ	طِیْنٍ	مِنْ
عِنْدَہٗ	مُسَمًّی	وَاَجَلٌ	اَجَلًا	قَضٰی	ثُمَّ	طِیْنٍ
ثُمَّ	عِنْدَہٗ	مُسَمًّی	وَاَجَلٌ	اَجَلًا	قَضٰی	ثُمَّ
اَنْتُمْ	ثُمَّ	عِنْدَہٗ	مُسَمًّی	وَاَجَلٌ	اَجَلًا	قَضٰی
تَمْتَرُوْنَ	اَنْتُمْ	ثُمَّ	عِنْدَہٗ	مُسَمًّی	وَاَجَلٌ	اَجَلًا

مطلوب بے قرار

محبت کے واسطے اس نقش کو لکھ کر ہوا میں لٹکائے جب ہوا میں رہے گا مطلوب بے قرار ہوگا۔نقش مکرم یہ ہے:۔

٨	١	٦	الحب فلاں بن فلاں	٦	١	٨
٣	٥	7	علی الحب فلاں بن فلاں	7	٥	٣
٣	٩	٢		٢	٩	٣

مطیع وفرمانبردار

یہ دونوں نقش لکھ کر شربت میں گھول کر معشوق کو پلائے مطیع وفرمانبردار بن جائے گا۔

تجربہ شرط ہے۔نقش یہ ہے:۔

٩٨٥	٩٨٠	٩٨٧	الحب فلاں بن فلاں	٢١٩٢	١٢٣٧	٢١٩٣
٩٨٦	٩٨٣	٩٨٢	علی الحب فلاں بن فلاں	٢١٩٣	٢١٩١	٢١٨٩
٩٨١	٩٨٨	٩٨٣		٢١٨٨	٢١٩٥	٢١٩٠

(ماخوذ گنجینہ وظائف عملیات)

برائے محبت

محبت کے واسطے تین رات تک ایک ایک فتیلہ سُرخ کپڑے میں لپیٹ کر جلائے اور چراغ کا منہ خانہ محبوب کی طرف ہو۔

ھ ھ ور ١١ ططط ١١١ ٩٩١

ع ــــــــــــــــــــــــ ھ

ک ھ

الحب فلاں بن فلاں　　علی الحب فلاں بن فلاں

١١ ١١ ط ٢ ١١ ٩ ط م ح ح ١١١ ھ لا

ع ــــــــــــــــــــــــ

ک ی ی

الحب فلاں بن فلاں　　علی الحب فلاں بن فلاں

برائے محبت

محبت کے واسطے اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے خلقت کا دل اس پر فریفتہ ہوجائیگا۔

٧٨٦ یحبونھم

٧٨٦ یحبونھم

٣٧٦	٣٧٦	٣٧٩	٣٦٥
٣٧٨	٣٦٦	٣٧١	٣٧٧
٣٦٧	٣٨١	٣٧٤	٣٧٠
٣٧٥	٣٢٩	٣٦٨	٣٨٠

(دائیں جانب: اشد حبا للہ — بائیں جانب: کحب اللہ)

والذین امنوا

برائے محبت

اگر عورت خاوند میں مخالفت ہو تو نقش یا ودود لکھ کر اپنے پاس رکھے دونوں میں محبت کمال درجے کی ہوگی۔بہت ہی مجرب ہے۔

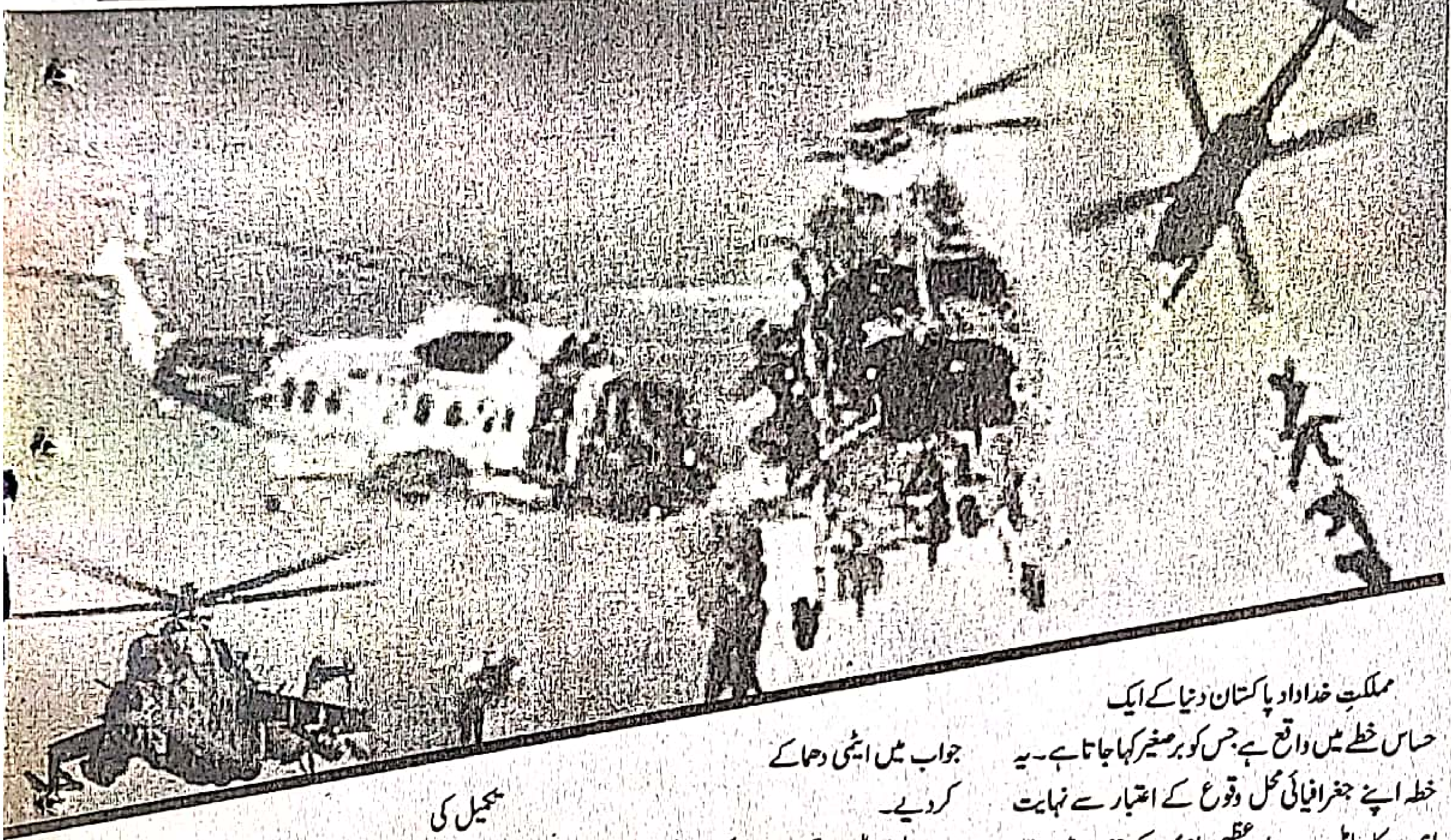

مملکتِ خداداد پاکستان دنیا کے ایک حساس خطے میں واقع ہے جس کو برصغیر کہا جاتا ہے۔ یہ خطہ اپنے جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اور عظیم بازی کے جنوں میں مبتلا ملکوں کے لیے بڑی کشش رکھتا ہے۔

جواب میں ایٹمی دھماکے کردیے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمام ترکوتاہیوں کے باوجود دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت بنادیا۔ ہم اپنے ازلی دشمن کی

تکمیل کی

کیا قیمت ادا کی گئی۔ اس کا جواب تو آنے والا وقت دے گا۔ تاہم اس نے ہماری ملی بنیادوں کو کھوکھلا کردیا۔

بلیک واٹر اسلام آباد میں.......!

تحقیق۔ توصیف فراز عظیمی

روس افغانستان کے راستے پاکستان کے گرم پانی کے حامل ساحلوں تک پہنچنے کی خواہش دل میں لیے ہوئے افغانستان کے سنگلاخ پہاڑوں میں اپنی جان کی بازی ہار گیا۔

اوراب امریکہ بہادر اپنے یورپی معاونین کے ساتھ افغانستان میں موجود ہے۔ بلکہ اس نے اپنے پنجے پاکستان میں بڑی حد تک گاڑ لیے ہیں۔

ہمارے ملک کی تاریخ کا مشکل ترین دور اس وقت شروع ہوا جب حکومت پاکستان نے کسی بھی دھونس اور دھاندلی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے انڈیا کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرنے لگے تھے۔ سوئے ہوئے جذبے بیدار ہونے لگے، خود پر انحصار کرنے لگے۔ مغرب کے بجائے مشرق میں دوست تلاش کرنے لگے تھے۔ لیکن ہماری یہ اڑان ہمارے ''دوستوں'' کو کیسے گوارا ہوتی، جوان کے بغیر ہوتی۔ چنانچہ قومیت کا توانا مظہر اور جمہوریت کی علمبردار حکومت کو چلتا کیا۔

اقتدار پر ایک ایسا شخص قابض ہوگیا جس میں نہ تو قومی غیرت تھی اور نہ ملی جذبہ۔ ہاں! کوئی خوبی موجود تھی تو وہ اقتدار کی خواہش اور شوق حکمرانی۔ اس شوق کی

ہماری قومی غیرت کو گروی رکھ دیا۔ قوم کی بیٹیوں کو امریکیوں کے ہاتھوں بیچ دیا۔ اس مملکت کے اقتدار اعلیٰ کو رگید دیا۔ اپنے شہریوں کو امریکی ڈرون حملوں کے لیے پیش کردیا۔ ایئربیس امریکیوں کو دے دیئے گئے اور آج پاکستان صحیح معنوں میں امریکی کالونی بن چکا ہے۔

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں دنیا کا سب سے بڑا امریکی سفارت خانہ تعمیر ہورہا ہے۔ امریکی سفیر کے مطابق محض انتظامی ضروریات کے لیے سفارت خانے میں توسیع کی جارہی ہے۔ آئندہ آٹھ سالوں میں 73 کروڑ 60 لاکھ امریکی ڈالر کی لاگت

Scanned with CamScanner

آیت نمبر 168۔ترجمہ:۔
''اے لوگو! کھاؤ اس میں سے جو ہے حلال اور پاکیزہ۔'' ذرا سوچیے کہ اگر دنیا میں موجود ہر انسان سبزی خور ہوتا تو دنیا میں جانوروں کی تعداد حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے اس لیے کہ ان کی پیدائش اور بڑھوتری بہت تیزی سے ہوتی ہے' اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکمت کے ساتھ اپنی مخلوق میں ایک خاص توازن رکھا ہے اور اس میں کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ اس نے ہمیں جانوروں کے کھانے کی اجازت دی ہے' میں اس بات کو برا نہیں سمجھتا کہ ایسے شخص مکمل طور پر سبزی خور ہو لیکن جو سبزی خور نہیں ہے اور گوشت کھاتا ہے تو اس کو بھی بے رحم اور ظالم نہیں کہا جا سکتا' میرے دلائل اس کو ثابت کر چکے ہیں۔

بقیہ۔ انسان اور شیطان

بہکاوے میں آتے ہیں تو ہم اپنے اندر کے استقلال اور ثابت قدمی کو کھو دیتے ہیں اور ایسی صورت میں شیطان اور اپنی نفسانی خواہشات کے آگے سر جھکا کر خود کو کمزور ثابت کر دیتے ہیں

اپنے آپ کو شیطان کے شکنجے سے چھڑانے کے لیے اپنے دل سے ہر اس گناہ اور بدی سے اجتناب برتیں جنہیں شیطان خوبصورت انداز میں تیار کر کے ہمیں پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دین سے لاپرواہ اور عبادت سے غفلت برتنے والے نفس شیطانی حربوں کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے:۔

ترجمہ:۔

''اور جو کوئی آنکھیں چرائے رحمٰن کی یاد سے ہم اس پر مقرر کر دیں ایک شیطان اور پھر وہ رہے اس کا ساتھی......'' (43:36)

پیرون ملک سفر۔ اعلیٰ تعلیم اور امتحان میں کامیابی

لوح عطارد

وہ طلبہ و طالبات جنہیں پڑھنے میں دشواری آتی ہو

یا

پڑھا ہوا یاد نہ رہتا ہو۔ ذہن سے نکل جاتا ہو۔۔۔

یا

قوت اعتماد کی کمی کے باعث ناکامی کا خوف رہتا ہو

یا

ملک سے باہر جا کر سیٹل ہونے کے خواہشمند ہوں

لوح عطارد بنوا کر اسم اعظم کا ورد کریں

انشاءاللہ کامیابی ہوگی

ادارہ نورانی دنیا 104 ثمرینہ اپارٹمنٹس کلفٹن بلاک 4 کراچی

اصلی شمع شبستان رضا

بمعہ اجازت نامہ

محترم آقبال احمد نوری کی شہرہ آفاق تخلیق شمع شبستان رضا صرف چار حصوں پر مشتمل ہے 7 حصوں والی کتاب جعلی ہے

محترم اقبال احمد نوریؒ کی عالمی شہرت یافتہ روحانی تخلیق ''شمع شبستانِ رضا'' انڈیا بریلی شریف سے منگوایا گیا نیا ایڈیشن صرف ہمارے ہاں دستیاب ہے۔ بعض ناعاقبت اندیش پبلیشرز و پرنٹر اس کتاب میں غیر متعلقہ مواد شامل کر کے بغیر اجازت شائع کر رہے ہیں جس کا نوری صاحب کی تحریر کردہ حقیقی کتاب سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس کتاب کے 7 حصے نوری صاحب نے مرتب کیے ہیں۔ اگر آپ اقبال احمد نوریؒ کی اصلی شمع شبستانِ رضا درکار ہے جس کے ساتھ وظائف کا اجازت نامہ بھی موجود ہے تو آج ہی براہ راست طلب کریں۔

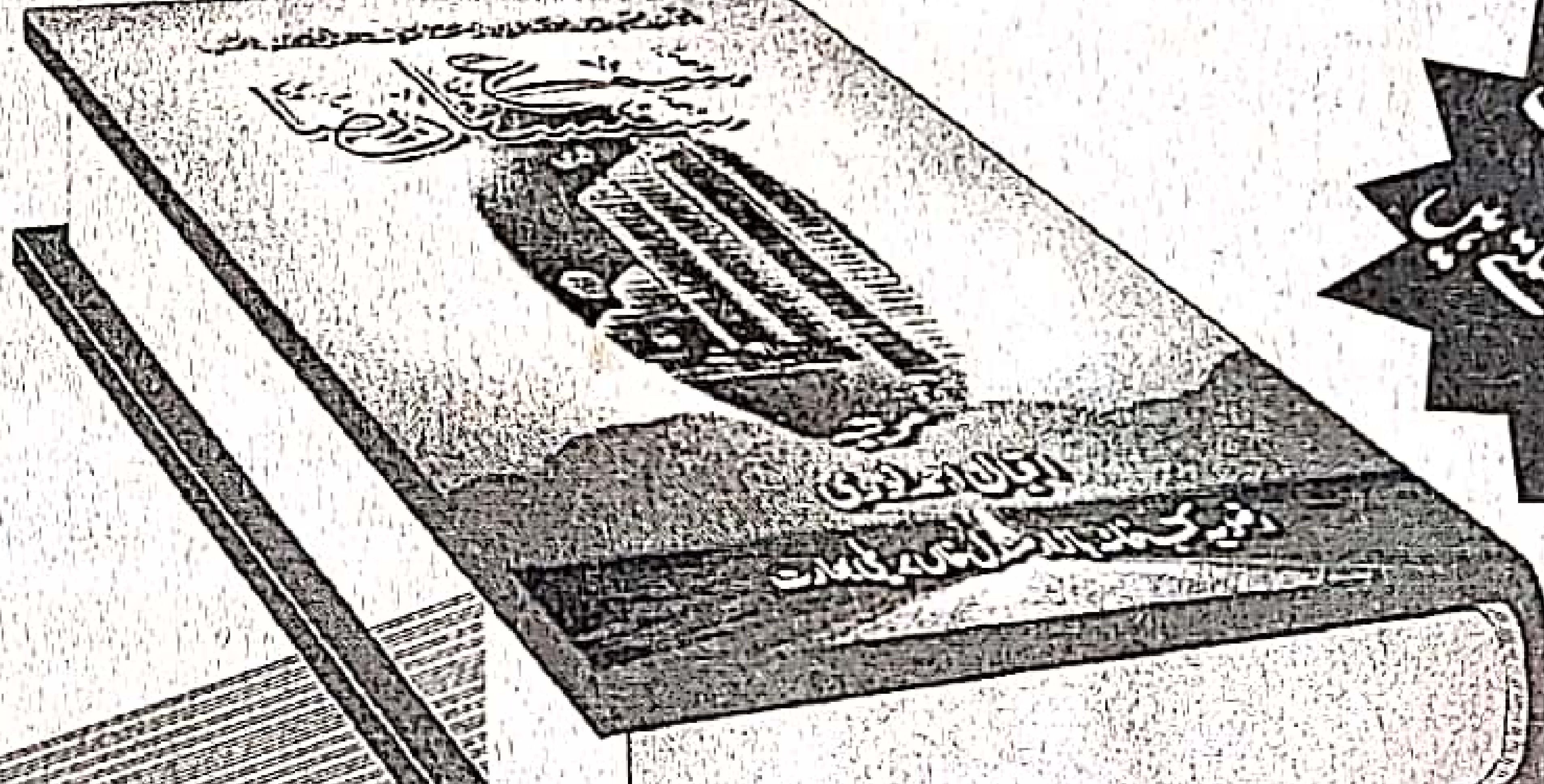

دوسرے شہروں کے لوگ
بذریعہ منی آرڈر منگوا سکتے ہیں

نوری پبلیکیشنز ادارہ نورانی دنیا

فلیٹ نمبر 104 ثمرینہ اپارٹمنٹ۔ 17 کمرشل بلاک 4 کلفٹن کراچی
فون: 021-5418934 , 021-7007827
موبائل: 0300-9443274 , 0321 4020990

اپنا زائچہ خود بنایئے

طریقہ نوری جنتری 2009ء میں دیکھیں
ہر بک اسٹال پر دستیاب ہے

پیدائش وقت اور جائے پیدائش سے طالع نکال کر اس سے منسوب جو حروف ہو اس سے نام رکھ لیں۔ اس کے علاوہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد نکالیں یاد رہنا چاہیئے کہ نام انسان کی شخصیت کو متاثر کرتا ہے، ثبوت کے لئے قرآن وحدیث کا مطالعہ کرنا ضروری ہے بچے کا نام اسلامی بامعنی اور خوبصورت رکھنا چاہیئے۔

زائچہ بحساب ہندی

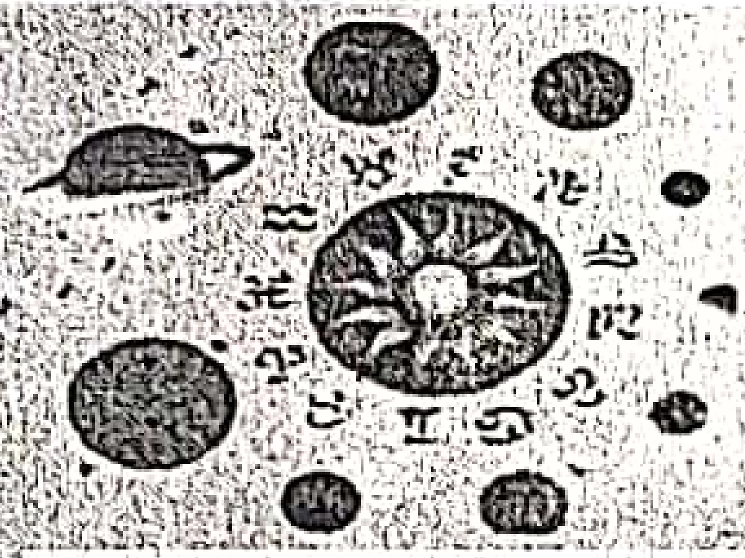

نام : وفا عارش خان
تاریخ پیدائش : 12 مئی 2008ء
وقت پیدائش : 17:46
شہر پیدائش : کراچی، پاکستان

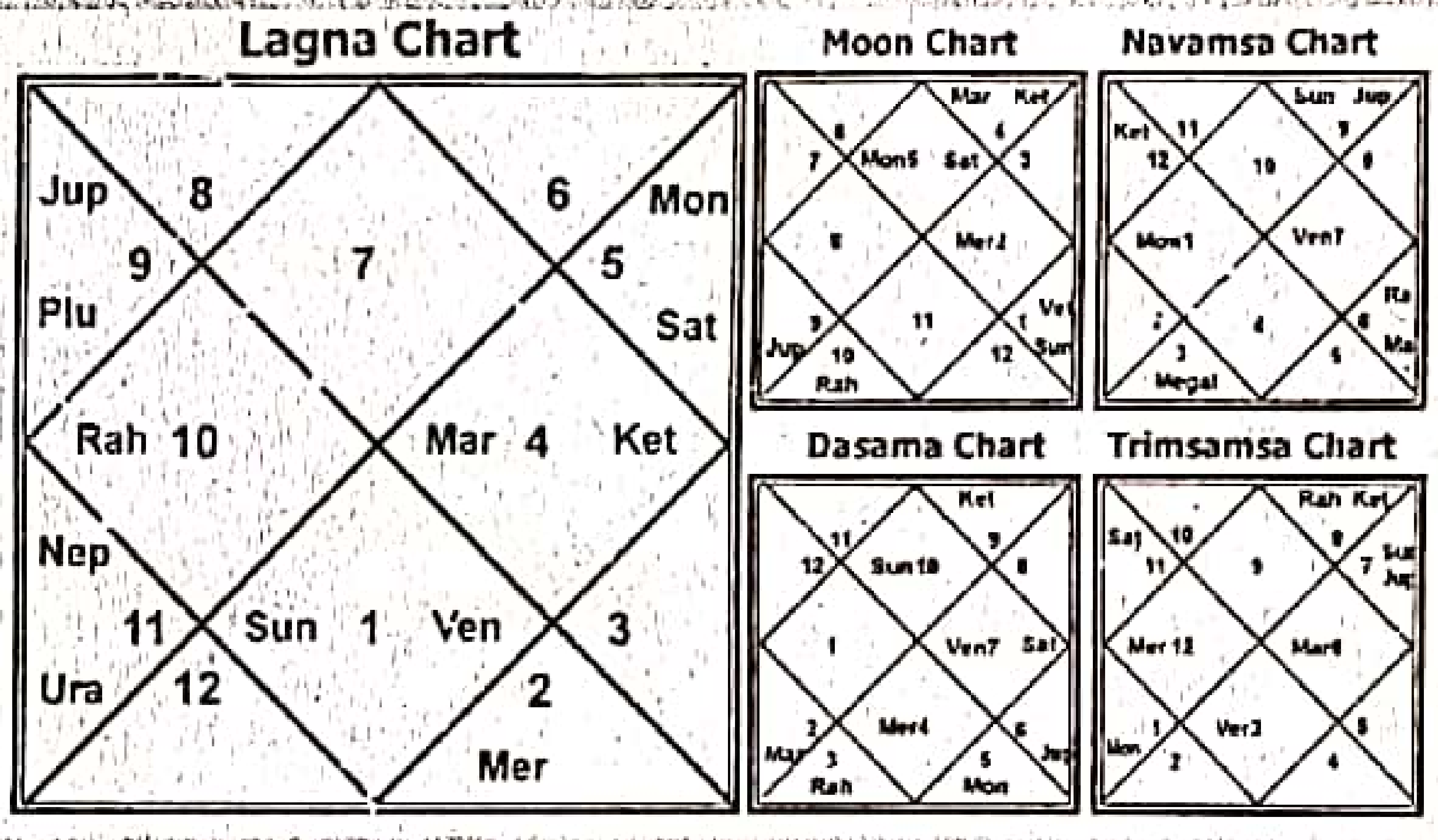

طریقہ: کوئی بچہ 7 جنوری 2008 کو شام 6 بجے کراچی میں پیدا ہوا ہو تو اس کا طالع پیدائش کیا ہوگا؟ رفتار سیارگان کے صفحات کے کوابکی وقت سے معلوم کر سکتے ہیں۔

زائچہ بحساب یونانی		سیکنڈ منٹ گھنٹہ
7 جنوری 2009ء کے میں		7 : 03 : 47
کوابکی وقت پیدائش کا وقت جمع کیا ______		+ 6 : 00 : 00
	ٹوٹل	13 : 03 : 47
کراچی کا تفاوت نفی کریں۔ ______		- 31 : 52
	ٹوٹل	12 : 13 : 55
اس میں جمع کریں ______		+ 12 : 01 : 58
	ٹوٹل	24 : 33 : 53
یہ وقت 24 گھنٹے سے زیادہ ہے ______		- 24 : 00 : 00
24 نفی کیا کوابکی وقت حاصل ہوا۔	ٹوٹل	00 : 33 : 53

معلوم ہوا اس وقت برج سرطان طالع پر طلوع ہے۔ باقی خانے رفتار سیارگان سے درج کر کے بھرلیں۔ زائچہ تیار ہے۔

نوٹ: آپ کے بچے کا وقت پیدائش دوپہر 12 بجے سے پہلے ہو تو دیئے گئے کوابکی وقت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ آپ کے بچے کا وقت پیدائش رات 12 بجے سے پہلے ہو تو دیئے گئے کوابکی وقت میں 12 گھنٹے 1 منٹ 58 سیکنڈ جمع کریں۔

پیارے بچوں کے پیارے نام

آپ کی سہولت کیلئے...... ٹیلی فونک زائچہ

قارئین نوری جنتری ونورانی دُنیا، بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ نام کے زندگی پر بہت گہرے اثرات ہوتے ہیں اور نام ہمیشہ طالع پیدائش (طالع وقت) کے مطابق رکھنا خوش قسمتی کا باعث ہوتا جبکہ نام کے معنی بھی بہت اثرانداز ہوتے ہیں، ادارہ نورانی دُنیا نے آپ کی سہولت کے لئے زائچہ پیدائش یعنی طالع وقت کے مطابق آپ کے بچے بچیوں کے نام رکھنے کا ایسا انتظام کیا ہے جس کے تحت آپ پاکستان میں کہیں بھی رہتے ہوں۔ اپنے بچے بچی کا نام ٹیلی فون پر زائچہ بنوا کر رکھ سکتے ہیں۔ ہمارے ادارے میں نئے اور جدید ترین ناموں کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے آپ فیس منی آرڈر کر کے اس سہولت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ نام رکھنے کی فیس مبلغ =/1100 روپے ہے

104 ثمرینہ اپارٹمنٹ، فرسٹ فلور، کلفٹن بلاک 4، کراچی فون: 021-7007827 موبائل: 0300-9443274, 0321-4020990

Money Box
دولت کی بارش کا عمل

نقش کو سفید کپڑے پر مشک عنبر زعفران یا سبز سیاہی سے لکھیں۔

٣٧٦٦	١٥٣٧٦	١٩٢٢
یا لطیف ١٣٤٥٤	یا اللہ یا رزاق دردکجائیل	یا رحمٰن ٩٦١٠
٣٨٤٤	٧٦٨٨	١١٥٣٢

جس کپڑے پر نقش لکھا ہے اسکی ایک تھیلی بنالیں پھر اسے لکڑی کے **Money Box** بکس میں رکھ لیں اور تھیلی اس طرح تیار کریں کہ نقش اندر کی سائیڈ میں ہو۔ ١٤ دن تک یہ عمل کریں کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس بار سورہ اخلاص پڑھیں دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ٢٠ بار سورہ اخلاص تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ٣٠ بار سورہ اخلاص چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ٤٠ بار سورہ اخلاص پڑھیں اور بکس کھول کر تھیلی پر دم کرتے رہیں۔ نماز سے فراغت کے بعد سو مرتبہ استغفار پڑھیں اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف اور ایک ہزار مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھیں۔ اور ١٤ دن کی پابندی کے بعد جو بھی آمدنی ہو اس کو اس میں ڈالتے رہے اور اسی میں سے نکال کر خرچ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ یہ بکس کبھی روپوں سے خالی نہیں ہوگا۔ اس تھیلی کے اندر جھانکنے کی اور روپوں کو شمار کرنے کی غلطی نہ کریں ورنہ..........

نوٹ: جو خواتین وحضرات یہ عمل خود نہ کرسکیں وہ یہ منی بکس ادارہ نورانی دنیا سے منگوا سکتے ہیں۔ آج ہی جوابی لفافہ اور منی آرڈر ارسال کریں۔ ہدیہ =/2700

Money Box

گھر، کاروبار میں برکت اور دولت میں اضافے کیلئے منی بکس ادارہ نورانی دنیا سے آج ہی منی آرڈر بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ ہدیہ 2700 روپے

پروفیسر ایم اے خان نوری

پتہ: فلیٹ نمبر 106، [illegible] بلاک 4، گلشن اقبال کراچی

Contact: 021-5820152, 0300-9443274

قرآن پاک میں کم از کم یہ بات گیارہ مرتبہ بیان کی گئی ہے کہ انسان کو نطفہ سے بنایا گیا ہے، جس کا مطلب ہے رقیق سیال مادے کی تھوڑی مقدار یا سیال کا وہ قطرہ جو کپ خالی ہونے کے بعد باقی بچ جاتا ہے۔ یہی بات قرآن مجید کی سورۃ الحج، آیت نمبر 5، سورۃ المومنون آیت نمبر 13،

کافی ہوتا ہے جو مادہ بیضہ میں داخل ہوتا ہے۔ کئی ملین میں سے ایک خلیے کو قرآن میں سلالہ کہا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے ''کسی سیال مادے میں سے لطیف اخراج'' سیال مادے سے مراد مرد اور عورتوں دونوں کے تولیدی مادے ہیں جن میں تولیدی جرثومے شامل ہوتے ہیں۔ بیضہ اور اسپرم

حسب رتبیب xx ہے یا yx جنس کا تعین بارآوری پر واقعہ ہوتا ہے اور بیضہ کو بارآور کرنے والے Sperm میں موجود Chromosom Sex کی قسم پر منحصر ہوتا ہے اگر بیضہ کو بارآور کرنے والا سپرم ایکس کروموسوم رکھتا ہے تو بچہ مادہ ہوگا اور اگر یہ وائی کروموسومز کا حامل ہے تو بچہ نر ہوگا

انسان گیلی مٹی سے پیدا ہوا

۳۰ تولیدی خلیوں میں سے محض ایک خلیہ بارآوری کے لئے ضروری ہے۔ سائنس نے قرآن کی تصدیق کردی

(انسان کی پیدائش پر موجودہ صدی کی سب سے بڑے اسلامی اسکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک کا فکر انگیز مضمون)

سورۃ النحل آیت نمبر 4، سورۃ الکھف آیت نمبر 37، سورۃ فاطر آیت نمبر 11، سورۃ یٰسین آیت نمبر 77، سورۃ المؤمن آیت نمبر 76، سورۃ النجم آیت نمبر 46، سورۃ القیامۃ آیت نمبر 37، سورۃ الدہر آیت نمبر 2 اور سورۃ عبس آیت نمبر 19 میں بیان کی گئی ہے۔ سائنس نے حال ہی میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اوسط 30 مردانہ تولیدی خلیوں میں سے محض ایک خلیہ بارآوری کے لئے ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 30 لاکھ میں سے صرف ایک دفعہ کے خارج کردہ مردانہ خلیوں کی مقدار کا صرف (0.0003) فیصد حمل ٹھہرانے کے لئے درکار ہوتا ہے۔ یہ قرآنی بیان کی تصدیق ہی تو ہے۔

ترجمہ۔ ''پھر اس کی نسل خلاصے سے (یعنی) حقیر پانی سے پیدا کی۔'' (پارہ 21، سورۃ السجدہ، آیت 8)

لغت بتاتی ہے کہ عربی لفظ سلالہ کا مطلب ہے نچوڑ یا کسی مائع کا سب سے بہترین حصہ۔ یہ بات ہمیں حال ہی میں معلوم ہوئی ہے کہ انسان کے پیدا کردہ کئی لاکھ مردانہ خلیوں میں سے صرف ایک خلیہ ہی حمل ٹھہرانے کے لئے

دونوں بارآوری کے عمل کے دوران اپنے اپنے ماحول سے لطف اندوز ہوتے ہوئے نکالے جاتے ہیں۔

مخلوط نطفے: ترجمہ۔ بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا مخلوط نطفہ سے۔'' (پارہ 29، سورۃ الدہر، آیت 2)

طبی لغت کے مطابق عربی لفظ نطفہ امشاج کا مطلب ہے۔ ''مخلوط سیال مادے'' چند مفسرین قرآن کے بقول مخلوط سیال مادوں سے مراد نر اور مادہ کے نمائندہ رقیق مادے ہیں۔ نر اور مادہ تولیدی خلیوں کے اختلاط کے بعد ابتدائی متحد خلیہ نطفہ بھی رہتا ہے۔ مخلوط، سیال مادوں سے (مردانہ مادہ منویہ) بھی ہو سکتا ہے۔ جو مختلف غدودوں سے آنے والی کئی رطوبات سے مل کر بنتا ہے۔ پس نطفہ امشاج یعنی مخلوط مادوں کی معمولی مقدار سے مراد نر اور مادہ Gametes اور اردگرد کے سیال مادے کا کچھ حصہ ہو سکتا ہے۔

بچے کی جنس کا تعین: طب بتاتی ہے کہ بچے کی جنس سپرم (مردانہ خلیے) کی ماہیت سے متعین ہوتی ہے نہ کہ بیضہ کی نوعیت سے۔ بچے کی جنس مادہ ہے یا نر؟ اس بات پر منحصر ہے کہ آیا Chromosoms کا تیسواں جوڑا

ترجمہ۔ ''اور بیشک وہی جس نے دو جوڑے پیدا کئے، مرد اور عورت۔ نطفہ سے، جب وہ (رحم میں) ڈالا جاتا ہے۔'' (پارہ نمبر 27، سورۃ النجم، آیت نمبر 46،45)

جان لیجئے کہ عربی لفظ نطفہ کا مطلب ہے کہ سیال مادے کی قلیل مقدار، تمنیٰ کا مطلب ہے خارج کیا گیا یا لگایا گیا، لہٰذا نطفہ سے بالخصوص سپرم مراد ہوگا کیونکہ وہ خارج کیا گیا ہوتا ہے۔ ترجمہ۔ ''کیا وہ منی کا ایک نطفہ (قطرہ) نہ تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکایا گیا۔ پھر وہ جما ہوا خون، پھر اس نے اسے پیدا کیا، پھر اسے درست (اندام) کیا، پھر اس کی مرد اور عورت دو قسمیں بنائیں۔'' (پارہ نمبر 29، سورۃ القیمۃ، آیت نمبر 37 تا 39) اس آیت میں پھر کہا گیا ہے کہ Sperm کی قلیل مقدار جسے لفظ نطفہ من سے ظاہر کیا گیا ہے اور جو مرد کی طرف سے آتا ہے۔ وہ جنس کے تعین کا ذمہ دار ہے۔ برصغیر میں ساسیں عام طور پر پوتوں کی خواہش رکھتی ہیں اور اگر بچہ لڑکا نہ ہو تو اپنی بہوؤں کو الزام دیتی ہیں۔ کاش اوہ یہ جان جائیں کہ جنس کا تعین مردانہ سپرم کی [illegible] سے ہے نہ کہ زنانہ بیضہ کی ماہیت سے۔ اگر وہ کسی کو الزام

دینا ہی چاہتی ہیں تو انہیں چاہئے کہ اپنے بیٹوں کو الزام دیں نہ کہ اپنی بہوؤں کو۔ سائنس اس بات پر گواہ ہے کہ بچے کی جنس کا ذمہ دار مرد ہے اور یہ بات قرآن پہلے ہی کہہ چکا ہے۔

تاریکی کے تین پردوں میں محفوظ جنین: ترجمہ۔ ”وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین اندھیروں میں۔“ (پارہ نمبر 23، سورۃ الزمر، آیت نمبر 6)

طب کے ماہر پروفیسر مور کے مطابق قرآن پاک میں تاریکی کے جن تین پردوں کا ذکر کیا ہے، ان سے مراد مندرجہ ذیل تین پردے ہیں۔

ا۔ ماں کے پیٹ کے سامنے کی دیوار

۲۔ رحم کی دیوار

۳۔ Amino Chorionic Membrance

(ایک جھلی جس میں جنین لپٹا ہوتا ہے۔)

جنین کے نشوونمائی مراحل: ترجمہ۔ ”اور البتہ ہم نے انسان کو چنی (گیلی) ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اسے مضبوط جگہ میں نطفہ ٹھہرایا۔ پھر ہم نے نطفہ کو جما ہوا خون بنایا، پھر ہم نے بنایا جمے ہوئے خون (لوتھڑے) کو بوٹی، پھر ہم نے بوٹی سے ہڈیاں بنائیں، پھر ہم نے ہڈیوں کو گوشت پہنایا، پھر ہم نے اسے نئی صورت میں اٹھا کر کیا، پس اللہ بابرکت ہے، بہترین پیدا کرنے والا۔“ (پارہ نمبر 18، سورۃ المومنون، آیت نمبر 12 تا 14)

غور کیجئے مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کو سیال مادے کی معمولی مقدار سے بنایا گیا ہے، جسے امن کی جگہ پر رکھ کر مضبوطی سے جمایا جاتا ہے۔ رحم مادر پچھلی جانب سے ریڑھ کے مہروں کے ستون سے اچھی طرح محفوظ کیا جاتا ہے۔ جسے کمر کے پٹھے مضبوطی سے سہارا دیتے ہیں۔ مزید برآں یہ کہ جنین المنیاٹک فلوئڈ سے بھرے المنیاٹک سیک سے مزید محفوظ بنایا گیا ہے۔ چنانچہ جنین ایک محفوظ ترین جگہ میں رہتا ہے۔ سیال کی اس معمولی مقدار کو علقہ میں بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی کوئی ایسی چیز جو چپک جاتی ہو، اس سے جونک سے مشابہ چیز بھی مراد ہوسکتی ہے۔ یہ دونوں تعریفیں سائنس کے لحاظ سے قابل قبول ہیں کیونکہ بالکل ابتدائی مراحل میں جنین (رحم مادر) کی دیوار سے چپک جاتا ہے اور صورت کے لحاظ سے جونک سے بھی مشابہت رکھتا ہے۔ یہ جونک جیسے طرز عمل کا حامل ہوتا ہے اور ماں سے اپنی خونی رسد بذریعہ ناف حاصل کرتا ہے۔ علقہ کا تیسرا معنی ہے جما ہوا خون۔ یہ مرحلہ حمل کے تیسرے اور چوتھے ہفتے پر محیط ہوتا ہے۔ اس مرحلے کے دوران خون بند نالیوں میں جم جاتا ہے۔ چنانچہ جنین جونک کی شکل اختیار کرنے کے علاوہ ایک جمے ہوئے خون کی وضع بھی اختیار کر لیتا ہے۔ آپ کے پاس قرآنی علم کا جواب باآسانی دستیاب ہے، سائنس کی دریافتوں کے لئے کی جانے والی انسانی محنت کے ساتھ موازنہ خود کر لیں کہ قرآن کب سے یہ حقیقت بیان کر چکا ہے۔

پھر ہم نے اسے مضبوط جگہ میں نطفہ ٹھہرایا۔ پھر ہم نے نطفہ کو جما ہوا خون بنایا، پھر ہم نے بنایا جمے ہوئے خون (لوتھڑے) کو بوٹی، پھر ہم نے بوٹی سے ہڈیاں بنائیں، پھر ہم نے ہڈیوں کو گوشت پہنایا، پھر ہم نے اسے نئی صورت میں اٹھا کر کیا، پس اللہ بابرکت ہے، بہترین پیدا کرنے والا

سیال کی اس معمولی مقدار کو علقہ میں بدل دیا جاتا ہے یعنی کوئی ایسی چیز جو چپک جاتی ہو، اس سے جونک سے مشابہ چیز بھی مراد ہوسکتی ہے

آج سے تیس سال پہلے 1977 میں ہیم اور لیون ہک وہ پہلے سائنس دان تھے جنہوں نے انسان کے تولیدی خلیوں کا ایک خوردبین کے ذریعے مشاہدہ کیا۔ ان کا خیال تھا کہ سپرم کے اندر انسان کا ایک مختصر نمونہ پایا جاتا ہے جو ایک نوزائیدہ بچے کی شکل پانے کے لئے رحم میں نشوونما پاتا ہے۔ اس نظریے کو Perforation Theory کہا جاتا تھا۔ جب سائنس دانوں کو پتہ چلا کہ بیضہ سپرم سے بڑا ہوتا ہے تو ڈی گراف اور کچھ اور سائنس دانوں نے سوچا کہ جنین بیضہ میں ایک چھوٹے نمونے کی شکل میں موجود ہوتا ہے۔ پھر اٹھارویں صدی میں ماپر چوئس نامی سائنس دان نے Theory of Biparemtal Unheritance کی تشہیر کرنا شروع کر دی۔ علقہ مضغہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یعنی ایسی چیز ہے جو چبائی گئی (جس پر دانتوں کے نشان ہوں) ہو اور ایسی چیز بھی جو نرم چپکنے والی اور چھوٹی ہو اور جس کو Gim کی طرح منہ میں رکھا جا سکے۔ سائنس کے لحاظ سے مذکورہ بالا دونوں وضاحتیں ٹھیک ہیں۔

پروفیسر کیتھ مور نے Plaster Seal کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے جنین کے ابتدائی مرحلے کی جسامت کی شکل دی اور اسے مضغہ بنانے کے لئے دانتوں سے چبایا۔ اس کا موازنہ جنین کے ابتدائی مرحلے کی تصاویر سے کیا گیا۔ دانتوں کے نشان Somites سے ملتے جلتے تھے جو کہ ریڑھ کی ہڈی کی ابتدائی ساخت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ایک اور تخلیق میں ڈھال دیتا ہے۔

اناٹومی کے شعبے کے سربراہ تھامس جیفرسن یونیورسٹی آف فلاڈلفیا امریکہ کے ڈینیل انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر ہیں اور پروفیسر مارشل جانسن جو کہ امریکہ کے چوٹی کے سائنس دانوں میں سے ہیں، ان سے علم جنین سے متعلق قرآنی آیات پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا۔ پہلے انہوں نے کہا کہ ”وہ آیات جو جنین کے مراحل سے متعلق ہیں محض اتفاق نہیں ہوسکتیں۔ ممکن ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے پاس کوئی طاقتور خوردبین ہو۔“ جب انہیں یہ یاد دلایا گیا کہ قرآن چودہ سو سال قبل نازل ہوا تھا اور خوردبین آپ کے زمانے سے کئی صدیوں بعد ایجاد کی گئی تو پروفیسر جانسن نے قہقہہ لگایا اور اعتراف کیا کہ پہلی ایجاد کردہ خوردبین دس گنا سے زیادہ بڑی تشبیہ نہیں دکھا سکتی تھی اور اس سے واضح تصویر نہیں دیکھی

طبی سائنس کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ ارتقا کے اس ابتدائی مرحلے پر کچھ خلیات ایسے ہوتے ہیں جو ممیز ہو چکے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو غیر ممیز ہیں۔ کچھ اعصاب بن چکے ہیں اور کچھ نہیں۔ یہ قرآن بتا رہا ہے۔ جنین چوبیسویں ہفتے کے بعد آواز سن سکتا ہے۔ پھر بصارت کی حس پیدا ہوتی ہے۔

جاسکتی تھی۔ بعدازاں انہوں نے کہا کہ وہ اس خیال سے بالکل اختلاف نہیں کرتے کہ جب محمد ﷺ نے آیات قرآن پڑھیں تو خدا کے الہام کے تحت پڑھیں۔

اس بیان کے حوالہ وڈیو ٹیپ میں ریکارڈ شدہ لیکچر بعنوان ''یہ ہے سچائی'' (This is the Truth) کے لئے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن سے رابطہ کریں!)

طبی ماہر ڈاکٹر مور کا کہنا ہے کہ نشوونما کے مراحل کی جدید درجہ بندی جسے پوری دنیا میں اختیار کرلیا ہے، وہ آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتی کیونکہ اس میں مراحل کی شناخت عددی بنیادوں پر کی گئی ہے۔ یعنی مرحلہ اول، دوم وغیرہ۔ اس کے برعکس قرآن میں بیان کردہ بنیاد واضح اور آسانی سے قابل شناخت حالتوں اور شکلوں پر مبنی ہے جن سے ایک جنین گزرتا ہے۔ ان کی بنیاد پیدائش سے پہلے نشوونما کے مختلف مراحل سے ہے اور ایسی اعلیٰ سائنسی وضاحتیں مہیا کرتی ہیں جو آسانی سے سمجھ میں آنے والی اور عملی ہیں۔ مندرجہ ذیل آیات میں رحم مادر میں انسانی نشوونما کے جنیاتی مراحل کو بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

ترجمہ۔ ''کیا وہ منی کا ایک نطفہ (قطرہ) نہ تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکایا گیا۔ پھر وہ جما ہوا خون، پھر اس نے اسے پیدا کیا، پھر اسے درست (اندام) کیا، پھر اس کی مرد اور عورت دو قسمیں بنائیں۔'' (پارہ نمبر 29، سورۃ القیمہ، آیت نمبر 37 تا 39) ترجمہ۔ ''جس نے تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک کیا، پھر برابر کیا، جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔'' (پارہ نمبر 30، سورۃ الانفطار، آیت نمبر 8,7)

جنین کی مختلف شکلیں:
میڈیکل سائنس بتاتی ہے کہ جنین کو اگر مضغہ کے مرحلے پر کاٹا جائے اور اندرونی اعضا کی سرجری کی جائے تو یہ دکھائی دے گا کہ زیادہ تر اعضا پوری طرح تشکیل پذیر ہوچکے ہیں جبکہ باقی مکمل طور پر تشکیل پذیر نہیں ہوئے۔ پروفیسر جانسن کہتے ہیں اگر جنین کو مضغہ کے مرحلے پر مکمل تحقیق کہا جائے تو صرف اس حصے کو بیان کیا جارہا ہوتا ہے جو پہلے ہی مکمل ہوچکا ہوتا ہے۔ اگر اسے نامکمل تحقیق قرار دیا جائے تو صرف اس حصے کو بیان کیا جارہا ہوتا ہے جو ابھی تکمیل کے مراحل سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ آیا کہ یہ ایک مکمل تحقیق ہے یا نامکمل تحقیق؟ جنین کی نشوونما کے اس مرحلے کی قرآن کی بیان کردہ وضاحت سے بہتر کوئی اور وضاحت ممکن نہیں ہوسکتی۔

> ہمیشہ سے غیر مسلموں کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جب مرکر مٹی میں شامل ہوجاتا ہے اور اس کی ہڈیاں چور چور ہوجاتی ہیں تو قیامت کے روز وہ کیسے پہلی حالت میں واپس آجائے گا؟ اور اس بات پر بھی انہیں اعتراض ہے کہ قیامت کے دن وہ شخص کس بنا پر پہچانا جائے گا؟

ترجمہ۔ ''ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کی بوٹی سے، صورت بنی ہوئی اور بغیر صورت بنی (ادھوری) تاکہ ہم تمہارے لئے (اپنی قدرت) ظاہر کردیں۔'' (پارہ نمبر 17، سورۃ الحج، آیت نمبر 5)

> اب اس میں کیا شک ہے کہ قرآن پاک کے سائنسی شواہد واضح طور پر اس کے الہامی ہونے کی تصدیق کرتے ہیں

طبی سائنس کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ ارتقا کے اس ابتدائی مرحلے پر کچھ خلیات ایسے ہوتے ہیں جو ممیز ہوچکے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو غیر ممیز ہیں۔ کچھ اعضا بن چکے ہیں اور کچھ نہیں۔ یہ قرآن بتا رہا ہے۔

حسن سماعت اور حسن بصارت کا بیان: طب بتاتی ہے کہ انسانی جنین میں سب سے پہلے سماعت کی حس پیدا ہوتی ہے۔ جنین چوبیسویں ہفتے کے بعد آواز سن سکتا ہے۔ پھر بصارت کی حس پیدا ہوتی ہے۔ اٹھائیسویں ہفتے تک پردہ بصارت روشنی کو محسوس کرنے لگتا ہے۔

> آج سے پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ چھونے کی حس اور درد کی حس کا تعلق صرف دماغ سے ہے لیکن جدید دریافتوں سے معلوم ہوا ہے کہ درد کو محسوس کرنے والے خلیے جلد کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ جن کے بغیر کوئی شخص درد محسوس کرنے کے قابل نہیں ہوگا

ترجمہ۔ ''اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔'' (پارہ نمبر 21، سورۃ السجدہ، آیت نمبر 9)

ترجمہ۔ ''بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا مخلوط نطفہ سے (کہ) ہم اسے آزمائیں تو ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا۔'' (پارہ نمبر 29، سورۃ الدہر، آیت نمبر 2)

ترجمہ۔ ''اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔'' (پارہ نمبر 18، سورۃ المؤمنون، آیت نمبر 78)

مذکورہ بالا سب آیات میں سماعت کا ذکر بصارت کی حس سے پہلے کیا گیا ہے چنانچہ قرآن کا بیان علم الجنین کے انکشافات سے کلی طور پر ہم آہنگ ہے۔ آج کی طبی سائنس اس کی تصدیق کررہی ہے۔

فنگر پرنٹس

ترجمہ۔ ''کیا انسان گمان کرتا ہے کہ ہم ہرگز جمع نہ کریں گے، اس کی ہڈیاں، کیوں نہیں؟ کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کردیں۔'' (پارہ نمبر 29، سورۃ القیمہ، آیت نمبر 4,3)

ہمیشہ سے غیر مسلموں کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جب مرکر مٹی میں شامل ہوجاتا ہے اور اس کی ہڈیاں چور چور ہوجاتی ہیں تو قیامت کے روز وہ کیسے پہلی حالت میں واپس آجائے گا؟ اور اس بات پر بھی انہیں اعتراض ہے کہ قیامت کے دن وہ شخص کس بنا پر پہچانا جائے گا؟ قادر مطلق اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ ہماری ہڈیاں (مرنے کے بعد) جوڑ سکتا ہے بلکہ ہماری انگلیوں کے پوروں تک کو بھی کامل طور پر دوبارہ بنا سکتا ہے۔ انسان کی انفرادی شناخت کے متعلق قرآن پاک خاص طور انگلیوں کے پوروں کا ذکر کس لئے کرتا ہے؟

آج سے ایک سو ستائیس سال پہلے 1880ء میں سر فرانس گولٹ کی تحقیق کے بعد نقش انگشت (فنگر پرنٹ)

لوگوں کی پہچان کا سائنسی ذریعہ بن گیا۔ دنیا کے کوئی سے دو اشخاص کبھی بھی مکمل طور پر ایک جیسے نقش انگشت کے حامل نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ ہم شکل جڑواں بھائی بھی۔ اسی بنا پر پوری دنیا میں پولیس والے مجرموں کی شناخت کے لئے فنگر پرنٹ استعمال کرتے ہیں۔ چودہ سو سال پہلے ہر انسان کے نقش انگشت کی انفرادیت کا علم کس کو ہو سکتا تھا؟ یقیناً یہ علم خدائے بزرگ و برتر کے علاوہ کسی اور کو نہیں ہو سکتا جس نے اسے اپنے قرآن میں بیان کر دیا۔

جلد کا درد محسوس کرنے والے خلیے: آج سے پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ چھونے کی حس اور درد کی حس کا تعلق صرف دماغ سے ہے لیکن جدید دریافتوں سے معلوم ہوا ہے کہ درد کو محسوس کرنے والے خلیے جلد کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ جن کے بغیر کوئی شخص درد محسوس کرنے کے قابل نہیں ہوگا۔ جب کوئی ڈاکٹر جلنے والے مریض کے زخموں کا معائنہ کرتا ہے تو وہ سوئی چبھو کر Degree of Burn کا تعین کرتا ہے۔ اگر مریض کو درد محسوس ہو تو ڈاکٹر کو مسرت ہوتی ہے، کیونکہ یہ اس بات کا مظہر ہے کہ جلنے کے زخم سطحی ہیں اور درد کا احساس کرنے والے خلیے صحیح ہیں۔ اس کے برعکس اگر مریض بالکل درد محسوس نہیں کرتا تو طے ہو جاتا ہے کہ جلنے کا زخم گہرا ہے اور درد محسوس کرنے والے خلیے تباہ ہو چکے ہیں۔ درد محسوس کرنے والے خلیوں کی موجودگی کے بارے میں قرآن پاک مندرجہ ذیل معلومات دیتا ہے:

ترجمہ۔ ''جن لوگوں نے کفر کیا ہماری آیتوں کا بے شک انہیں ہم عنقریب آگ میں ڈال دیں گے، جس وقت ان کی کھالیں پک (گل) جائیں گی ہم اس کے علاوہ (دوسری) بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھیں، بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔'' (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 56)

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ شیانگ مائے یونیورسٹی تھائی لینڈ کے ڈپارٹمنٹ آف اناٹومی کے چیئرمین پروفیسر میگاٹیٹ ٹیجاسن نے درد محسوس کرنے والے خلیوں کے بارے میں تحقیق پر بہت سا وقت صرف کیا ہے۔ شروع میں انہیں یقین نہیں آتا تھا کہ قرآن پاک نے یہ سائنسی حقیقت چودہ سو سال پہلے بیان فرمائی ہے۔ بعد ازاں انہوں نے اس خاص قرآنی آیت کے ترجمے کی تصدیق کی۔ پروفیسر میگاٹیٹ ٹیجاسن کو قرآنی آیت کی سائنسی صحت نے اس قدر متاثر کیا کہ ریاض میں قرآن و سنت کے سائنسی آثار کے موضوع پر منعقد کی جانے والی آٹھویں سعودی میڈیکل کانفرنس کے موقع پر انہوں نے مجمع کے سامنے بڑے فخر سے اپنی قبول اسلام کا اعلان کیا:

قرآن کی سچائی کے بیشمار شواہد میں سے ایک یہ ہے کہ پروفیسر میگاٹیٹ ٹیجاسن نے قرآن پاک میں مذکور صرف ایک سائنسی حقیقت کی طاقت پر اسلام قبول کر لیا۔ قرآن کی الہامی بنیاد کا قائل ہونے کے لئے کچھ لوگوں کو دس نشانیاں درکار ہو سکتی ہیں جبکہ کچھ کو سو نشانیاں

اسلام کی رو سے اس سزا پر غیر مسلم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بیسویں صدی میں ہاتھ کاٹنے کی سزا؟ اسلام تو ایک ظالمانہ اور وحشیانہ مذہب ہے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

''نہیں کوئی معبود مگر اللہ کے سوا، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

حاصل کلام: یہ ہے کہ قرآن پاک میں بیان کردہ سائنسی حقائق کو محض اتفاقی مطابقت قرار دینا Common Sense اور خالص سائنسی طرز فکر کے خلاف ہوگا۔ دراصل قرآنی آیات کی سائنسی صحت قرآن کے اس دعوے کی تصدیق کرتی ہے۔

ترجمہ۔ ''ہم جلد اپنی آیات انہیں اطراف عالم میں اور (خود) ان کی ذات میں دکھادیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہ (قرآن) حق ہے۔ کیا آپ ﷺ کے رب کے لئے کافی نہیں کہ وہ ہر شئے کا شاہد ہے۔'' (پارہ نمبر 25، سورۃ حم السجدہ، آیت نمبر 53)

قرآن پاک اس آیت میں تمام انسانوں کو کائنات کی تخلیق پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے:

ترجمہ۔ ''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے اختلاف میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔'' (پارہ نمبر 4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر 190)

اب اس میں کیا شک ہے کہ قرآن پاک کے سائنسی شواہد واضح طور پر اس کے الہامی ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔ چودہ سو برس پہلے کوئی بھی انسان ایسی کتاب تحریر نہیں کر سکتا تھا جو اس عمیق سائنسی حقائق کی حامل ہو۔ یاد رہے کہ قرآن پاک سائنس کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ نشانیوں کی کتاب ہے۔ یہ نشانیاں انسان کو زمین پر اپنی موجودگی کا مقصد سمجھنے کے لئے دعوت فکر دیتی ہیں اور فطرت سے ہم آہنگ زندگی گزارنے کی بھی۔ قرآن درحقیقت کائنات کے خالق اور رزاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغام ہے۔ یہ اپنے اندر خدائی وحدانیت کا وہی پیغام رکھتا ہے جس کی تبلیغ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک بھی انبیاء کرام علیہ السلام نے کی۔ قرآن اور جدید سائنس کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور اس میدان میں مزید تحقیق ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز یہ تحقیق انسانیت کو خدائے بزرگ و برتر کے کلام سے قریب تر آنے میں مدد دے گی۔ اس کتابچے میں قرآن پاک میں موجود سائنسی حقائق میں سے چند ایک کا احاطہ کیا گیا ہے۔ میں دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں نے اس موضوع کے ساتھ مکمل انصاف کیا ہے۔ تاہم کوشش پورے خلوص سے کی ہے۔

فرض کریں امریکہ میں اسلامی قانون نافذ کر دیا جائے اور ہر شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور ہر چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہو تو کیا امریکہ میں چوری اور ڈکیتی کا جرم بڑھے گا، کم ہوگا یا اتنا ہی رہے گا؟ یقیناً یہ کم ہوگا اور اس قانون سے چوروں کو جرم سے روکنے میں مدد ملے گی

قرآن کی سچائی کے بیشمار شواہد میں سے ایک یہ ہے کہ پروفیسر میگاٹیٹ ٹیجاسن نے قرآن پاک میں مذکور

صرف ایک سائنسی حقیقت کی طاقت پر اسلام قبول کرلیا۔ قرآن کی الہامی بنیاد کا قائل ہونے کے لئے کچھ لوگوں کو دس نشانیاں درکار ہوسکتی ہیں جبکہ کچھ کو سو نشانیاں۔ کچھ لوگ ایک ہزار نشانیاں دکھانے پر بھی حق کو تسلیم نہیں کریں گے۔" (پارہ نمب 1 ، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 18)

یہ اپنے اندر خدائی وحدانیت کا وہی پیغام رکھتا ہے جس کی تبلیغ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ اسلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک سبھی انبیاء کرام علیہ السلام نے کی۔ قرآن اور جدید سائنس کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی جاچکی ہیں

دنیا بھر میں ثابت ہوچکا ہے کہ قرآن پاک فرد اور معاشرے کے لئے مکمل ضابطہ حیات کا حامل ہے۔ الحمد للہ قرآن طرز حیات ان نظام ہائے زندگی سے کہیں برتر ہے جو دور حاضر کے انسانوں نے محض اپنی جہالت سے بنالئے ہیں۔ خود خالق کے علاوہ آخر کون بہتر رہنمائی مہیا کرسکتا ہے؟ میری دعا ہے کہ میری یہ عاجزانہ کوشش اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جس سے میں رحمت اور ہدایت کا ہر لمحہ طالب ہوں۔ آمین!

اسلام پر چالیس اعتراضات اور ان کے مدلل جوابات

سوال 1: یہ کہا جاتا ہے کہ تمام مذاہب انسانوں کو اچھائی کی تعلیم دیتے ہیں تو پھر ایک شخص کو اسلام ہی کی پیروی کیوں کرنی چاہئے؟ وہ کوئی دوسرا مذہب کیوں اختیار نہیں کرسکتا؟ یہ پابندی کیوں؟

جواب: پابندی کی بات نہیں ہے۔ آپ کی یہ بات یہ درست ہے کہ بنیادی طور پر تمام مذاہب انسانوں کو صحیح راستے پر چلنے اور برائی سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں مگر اسلام ان سب سے بڑھ کر ہے۔ اسلام ہمیں سیدھے راستے پر چلنے اور اپنی انفرادی و اجتماعی زندگیوں کو برائی سے بچنے میں عملی راہنمائی مہیا کرتا ہے۔ اسلام فطرت انسانی اور معاشرتی مسائل کو سامنے رکھتا ہے۔ اسلام اصل میں خالق کی کائنات طرف سے راہنمائی ہے۔ اس لئے اسلام کو دین فطرت کہا گیا ہے۔ اسلام اور دوسرے مذاہب میں جو بنیادی فرق ہے وہ چند امور سے واضح ہوتا ہے۔ تمام مذاہب یہ تعلیم دیتے ہیں کہ چوری اور لوٹ مار برا عمل ہے۔ اسلام بھی یہی کہتا ہے، پھر اسلام اور دوسرے مذاہب میں کیا فرق ہے؟ فرق یہ ہے کہ اسلام یہ بتانے کے ساتھ ساتھ کہ چوری اور لوٹ مار برا کام ہے وہ ایسا سماجی نظام بھی مہیا کرتا ہے جس میں لوٹ مار نہیں کریں گے۔ اس کے لئے:

☆ ہمارا دین اسلام فلاح انسانی کے لئے زکوٰۃ کا نظام پیش کرتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ جس شخص کی مالی بچت حد نصاب پچاسی گرام یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا اس کی مالیت کو پہنچ جائے تو وہ اس میں سے ہر سال اڑھائی فیصد اللہ کی راہ میں تقسیم کرے۔ اگر ہر شخص پوری ایمانداری سے زکوٰۃ ادا کرتا رہے تو اس دنیا میں غربت کا خاتمہ ہوجائے گا جو کہ لوٹ مار کی اصل وجہ ہے اور دنیا میں امن قائم ہوجائے گا

لغت بتاتی ہے کہ عربی لفظ سلمہ کا مطلب ہے نچوڑ یا کسی مائع کا سب سے بہترین حصہ۔ یہ بات ہمیں حال ہی میں معلوم ہوئی ہے

☆ سورہ مائدہ سورہ نمبر 5، آیت نمبر 38 میں ہے کہ اسلام چور کا ہاتھ کاٹنے کی سزا دیتا ہے:

ترجمہ: "چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو، یہ اللہ کی طرف سے ان کی سزا ہے۔" اسلام کی رو سے اس سزا پر غیر مسلم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بیسویں صدی میں ہاتھ کاٹنے کی سزا؟ اسلام تو ایک ظالمانہ اور وحشیانہ مذہب ہے لیکن ایسا کہنا حقیقت کے برعکس ہے۔

تمام بڑے مذاہب عورتوں کو تنگ کرنے اور ان کی عزت کو پامال کرنے کو سنگین جرم قرار دیتے ہیں۔ اسلام بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ پھر اسلام اور دوسرے مذاہب میں کیا فرق ہے؟ فرق یہ ہے کہ اسلام صرف عورتوں کے احترام کا ہی حکم نہیں دیتا

امریکہ کو اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک سمجھا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے وہاں اس جرم کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ فرض کریں امریکہ میں اسلامی قانون نافذ کردیا جائے اور ہر شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور ہر چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہو تو کیا امریکہ میں چوری اور ڈکیتی کا جرم بڑھے گا، کم ہوگا یا اتنا ہی رہے گا؟ یقیناً یہ کم ہوگا اور اس قانون سے چوروں کو جرم سے روکنے میں مدد ملے گی۔ میں اس بات سے متفق ہوں کہ اس وقت دنیا میں لوٹ مار کرنے والوں کی تعداد کافی زیادہ ہے اور اگر ہاتھ کاٹنے کی سزا نافذ کردی جائے تو لاکھوں لوگوں کے ہاتھ کٹیں گے۔ مگر یہ بات ذہن میں رکھیں کہ جیسے ہی آپ اس قانون کو نافذ کریں گے۔ لوٹ مار کی شرح فوراً کم ہوجائے گی۔ ہاں! اس سے پہلے نظام زکوٰۃ کو نافذ کرنا اور معاشرے میں صدقہ و خیرات اور اللہ کی راہ میں مال کو خرچ کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے کا جذبہ موجود ہو اور اس کے بعد ان سزاؤں کا نظام لاگو ہو تو چوری کرنے والا اس جرم سے پہلے سو بار سوچے گا کہ وہ ایسا خطرہ مول لے رہا ہے۔ سخت سزا کا خوف جس سے دوسرے کو بھی عبرت حاصل ہو لوٹ مار کی حوصلہ شکنی کرے گا اور بہت کم لوگ اس جرم کا ارتکاب کریں گے اور صرف چند لوگ جو عادی مجرم ہوں گے۔ ان کے ہی ہاتھ کاٹے جائیں گے اور لوگ لوٹ مار کے خوف سے بے نیاز پرسکون زندگی گزاریں گے۔ تمام بڑے مذاہب عورتوں کو تنگ کرنے اور ان کی عزت کو پامال کرنے کو سنگین جرم قرار دیتے ہیں۔ اسلام بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ پھر اسلام اور دوسرے مذاہب میں کیا فرق ہے؟ فرق یہ ہے کہ اسلام صرف عورتوں کے احترام کا ہی حکم نہیں دیتا اور ان کو تنگ کرنے اور ان کی عزت کو پامال کرنے جیسے سنگین جرائم سے نفرت ہی نہیں کرتا بلکہ اس بات کی بھی پوری راہنمائی کرتا ہے کہ معاشرے میں سے ایسے جرائم کا خاتمہ کیسے کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً اسلام میں حجاب کا بہترین نظام موجود ہے قرآن عورتوں سے پہلے مردوں کو حجاب کا حکم دیتا ہے:

"اے نبی! مومن مردوں سے فرمادو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں

Scanned with CamScanner

صحابہ کرامؓ اگرچہ تنگ دست اور فاقہ مست تھے۔لیکن حلال مسطیب کے سوا اکل حرام سے ان کا کام و دہن کبھی آلودہ نہیں ہوئے۔حضرت ابوبکرؓ کے

سے دام یعنی دنیوی فائدے حاصل کئے۔لیکن صحابہ کرامؓ کے نزدیک مذہب سے زیادہ گراں قیمت چیز تھی اس لئے ان کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز اس کی قیمت نہیں ہو سکتی تھی۔مسلمانوں کے بیت المال سے سالانہ

بیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ان صحابہؓ نے ان چیزوں کو اپنے کھانے پینے کی چیزوں سے الگ کر دیا یہاں تک کہ ان یتیموں کی چیزیں بعض اوقات فاضل بچ کر خراب ہو جاتی تھیں۔لیکن صحابہ کرامؓ ان کو ہاتھ نہیں لگا

مذہب فروشی

اکل حرام کی بدترین صورت ہے

غلام نے زمانہ جاہلیت میں فریب آمیز طریقہ پر کہنات کی اور اس کے معاوضہ میں کچھ مال پایا اور حضرت ابوبکرؓ کو دے دیا انہوں نے اس کو وجہ معاش میں صرف کر دیا لیکن بعد میں جب معلوم ہوا کہ یہ ناجائز مال تھا تو منہ میں ہاتھ ڈالا اور پیٹ میں جو کچھ تھا قے کر ڈالا۔ ایک بار وہ حالت سفر میں بدوؤں کے ایک خیمہ میں اترے اتفاق سے ان بدوؤں میں کسی کی بی بی حاملہ تھی اور اس سفر میں ایک اور بدو ساتھ جس نے اس سے کہا کہ ''کیا تم اولاد نرینہ چاہتی ہو اگر تم مجھے ایک بکری دو تو تمہاری اولاد نرینہ پیدا ہوں گی اس نے بکری دے دی اور اس نے کاہنوں کی طرح کچھ مسجع فقرے پڑے پھر بکری ذبح کی اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی گوشت کھایا بعد کو جب معلوم ہو کہ یہ کسب حرام تھا تو فوراً اٹھے اس فعل سے برات ظاہر کی اور جو کچھ کھایا تھا قے کر دیا۔ اکل حرام کی سب سے بدترین قسم یہ ہے کہ مذہب فروشی کی جائے یہودیوں کے مذہب کو اس نے برباد کر دیا تھا جیسا کہ قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اشترو بہ ثمنا قلیلاً

یعنی یہودیوں نے اس کے عوض میں تھوڑے

وظیفہ ملا کرتا تھا ایک شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے پوچھا کہ اس کی نسبت آپ کا کیا حکم ہے۔فرمایا ''اس وقت تو لیتے رہو لیکن جب وہ تمہارے دین کی قیمت بن جائے تو چھوڑ دو۔حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عبداللہ بن عمر کو بہت کچھ مال و جائیداد دے کر یزید کی بیعت پر آمادہ کرنا چاہا اور اس غرض سے ان کی خدمت میں حضرت عمرو بن العاصؓ کو بھیجا لیکن انہوں نے کہا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ اور پھر کبھی نہ آؤ میرا دین تمہارے دینار و درہم کے معاوضہ میں بک نہیں سکتا میری صرف یہ خواہش ہے کہ دنیا سے جاؤں تو میرا ہاتھ پاک وصاف ہو۔ یہ صرف مخصوص صحابہؓ کا حال نہ تھا بلکہ تمام صحابہؓ میں یہ فضیلت مشترکہ طور پر پائی جاتی تھی۔ چنانچہ بہت سے صحابہؓ کی تولیت میں بہت سے یتیم بچے تھے جن کے کھانے پینے کی چیزیم ان کے کھانے پینے کی چیزیں کے ساتھ مخلوط تھی لیکن جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی۔

ان الــلـذیـن یـا کـلـون اموال الیتمیٰ ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا۔

جو لوگ ظلماً یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے

تے تھے۔زکوٰۃ وصدقہ سے اجتناب اہل استطاعت پر صدقہ وزکوٰۃ کا مال حرام ہے اس لئے صحابہ کرامؓ اس سے شدت کے ساتھ اجتناب کرتے تھے۔ ایک بار حضرت عمرؓ کو ایک شخص نے دودھ پلایا جوان کو نہایت لذیز معلوم ہوا دریافت کیا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے ہو؟ بولا کہ میں ایک گھاٹ پر گیا لوگ صدقے کے اونٹوں کو پانی پلا رہے تھے۔سب نے پانی پلا کر میرے لئے دودھ دوہا جس کو میں نے اپنے مشکیزے میں بھر لیا اور یہ وہی دودھ ہے۔حضرت عمرؓ نے فوراً منہ میں ہاتھ ڈالا اور قے کر دی۔ایک بار حضرت عبداللہ بن ارقمؓ نے حضرت ام سلم عدوی سے کہا کہ مجھے سواری کا ایک اونٹ بتاؤ میں اس کو امیر المومنین سے مانگوں گا بولے ''ہاں صدقہ کا اونٹ ہے''۔ انہوں نے کہا ''کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ ایک موٹا تازہ آدمی گرمی کے دنوں میں شرمگاہ کو دھو کر دوھوں تمہیں پینے کو دے۔'' وہ برہم ہوئے اور کہا ''استغفراللہ آپ ایسا کہتے ہیں''۔ بولے تو صدقہ بھی آدمیوں کا میل ہے جس کو وہ دھو کر اپنے جسم سے الگ کر دیتے ہیں''۔ ایک بار حضرت سلمان فارسیؓ نے غلام سے کہا کہ ''مجھے مکاتب بنا دیجئے۔

Scanned with CamScanner

''بولے'' تمہارے پاس کچھ مال ہے'' اس نے کہا، نہیں ''لوگوں سے مانگ کر بدل کتابت ادا کر دوں گا ''۔ بولے تم مجھے لوگوں کا دھوون کھلانا چاہتے ہو''۔

حضرت عبداللہ عمرؓ نے اپنا ایک غلام اپنی ماں پر صدقہ کر دیا تھا ایک دن وہ بازار سے گذرے تو ایک شیر دار بکری نظر آئی جو فروخت ہو رہی تھی، چونکہ وہ دودھ سے افطار کرنا پسند کرتے تھے۔ اس لئے اس غلام سے کہا کہ اپنی اجرت کی رقم سے بکری کو خرید لو'' لیکن افطار کے وقت اس بکری کا دودھ سامنے آیا تو بولے کہ ''دودھ بکری کا ہے اور بکری غلام کی کمائی کی ہے اور غلام کو میں نے اپنی ماں پر صدقہ کر دیا ہے، اس کو لے جاؤ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں''۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ میزبان اگر تین دن سے زیادہ مہمان کی ضیافت کرے تو وہ داخل صدقہ ہوگی، اس بناء پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ مکہ آتے تھے تو تین دن تک ان کا کھانا حضرت خالد بن اسیدؓ کے یہاں سے جوان کے رشتہ دار تھے آتا تھا، لیکن تین دن کے بعد کہہ دیتے تھے کہ اب اپنا صدقہ بند کرو ''اور اپنے غلام نافع کو حکم دیتے تھے کہ اب تم اپنے پاس سے اکل وشرب کا انتظام کرو۔

قتل مسلم سے اجتناب

مسلمانوں کا قتل حرام ہے، قرآن مجید میں ہے۔

و من يقتل مومنا متعمدا فجذائوه جهنم خالد فيها

اور جو کسی مسلمان کو قصداً مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس بناء پر صحابہ کرامؓ مسلمانوں کی خونریزی سے سخت اعتراض کرتے تھے۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالدؓ کو قبیلہ بنوخذیمہ کے پاس دعوت اسلام دینے کے لئے بھیجا، انہوں نے ان کو دعوت اسلام دی، تو انہوں نے کہا صبانا، صبانا، یعنی ہم صابی ہوئے چونکہ کفار مسلمانوں کو صابی کہتے تھے اس لئے انہوں نے اس لفظ سے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا حضرت خالد بن ولید کو اس پر تسکین نہیں ہوئی اور انہوں نے ان کو قتل کرنا اور گرفتار کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک دن عام حکم

کیا تم اولاد نرینہ چاہتی ہو اگر تم مجھے ایک بکری دو تو تمہاری اولاد نرینہ پیدا ہوگی اس نے بکری دی اور اس نے کاہنوں کی طرح کچھ مسجع فقرے پڑھے پھر بکری ذبح کی اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی گوشت کھایا اور جب معلوم ہوا کہ یہ کسب حرام تھا تو فوراً اُٹھے اور جو کچھ کھایا تھا قے کر دیا

دے دیا کہ ہر شخص اپنے اپنے قیدیوں کو قتل کر ڈالے لیکن تمام صحابہؓ نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کر دیا اور جب آنحضرت ﷺ سے آ کر واقع بیان کیا تو آپ ﷺ نے بھی ان کی تائید کی اور دوبارہ فرمایا کہ ''خدا وندا میں خالد کے اس فعل سے بری ہوتا ہوں''۔

حضرت ابوبکرؓ نے مانعین زکوٰۃ سے جہاد کرنا چاہا، تو حضرت عمرؓ نے اول اول اختلاف کیا اور کہا کہ کلمہ

کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ ایک موٹا تازہ آدمی گرمی کے دنوں میں شرمگاہ کو دھو کر تمہیں پینے کو دے۔ ''وہ برہم ہوئے اور کہا'' استغفر اللہ ایسا کہتے ہیں

گویوں سے کیونکر جہاد کیا جا سکتا ہے۔ ان پر ایک عجمی غلام نے حملہ کیا تو انہوں نے حضرت عباس سے شکایت کی کہ ''تم ہی لوگوں نے ان غلاموں سے مدینہ کو بھر دیا''۔ بولے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں، فرمایا یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ تمہاری زبان بولتے ہیں۔ تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں، تمہارا حج ادا کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر اور خوارج کے زمانہ میں جنگ ہوئی تو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا کہ ''آپ ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں! حالانکہ یہ لوگ باہم ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں ''بولے'' جو حي على الصلوة کہے گا ''میں اس کی دعوت قبول کرلوں گا'' (حي على الفلاح) لیکن جو شخص یہ کہے گا ''آؤ اپنے بھائی مسلمانوں کو قتل کرو، ان کا مال لوٹو تو میں انکار کر دوں گا۔

سودخواری سے اجتناب

اسلام نے سودخواری کی ممانعت ایسے سخت قیود کی پابندی کے ساتھ کی ہے کہ اگر ذرا اسی غفلت یا بے پروائی کی جائے تو معمولی معاملات داد وستد و بیع وشراء بھی سود کی صورت میں داخل ہو جائے، صحابہ کرامؓ ان تمام قیود کا لحاظ رکھتے تھے، اور ان سے نہایت احتیاط کے ساتھ بچتے تھے، ایک بار حضرت مالک بن اوسؓ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ سے بیع صرف کرنی چاہئے (یعنی اشرفی کے بدلہ میں درہم لینا چاہا اور سو اشرفیاں ان کے سامنے رکھ دیں، انہوں نے ان کو اُٹھا لیا اور کہا کہ جنگل سے خزانچی آئے تو درہم دلا دیں حضرت عمرؓ سن رہے تھے، ''بولے'' بغیر لئے ہوئے ہرگز نہ جانا، رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ سونے کے بدلے میں چاندی اگر دست بدست نہ لی جائے تو سود ہے''۔ ایک بار حضرت معمر بن عبداللہ نے اپنے غلام کو ایک صاع گیہوں دیا کہ اس کو بیچ کر جو لا لائے۔ اس نے بازار میں جا کر جو لیا تو ایک صاع سے کچھ زیادہ پایا، حضرت معمرؓ کو اس کی خبر ہوئی تو بولے اس کو فوراً جا کر واپس کر دو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ غلہ کو مثل بمثل خریدنا چاہئے، لوگوں نے کہا بازار میں صرف جو کا رواج ہے گیہوں نہیں مل سکتا بولے کہ ''مجھے خوف ہے کہ یہ سعد کے مشابہ نہ ہو جائے صحابہ کرام سودخواری سے نہ صرف خود بچتے تھے، بلکہ اور لوگوں کو بھی بچنے کی نصیحت کرتے تھے، ایک شخص حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے تو انہوں نے ان کے ساتھ نہایت مہربانی کا برتاؤ کیا اور کہا کہ ''آپ ایک کاروباری ملک میں رہتے ہیں، اسی لیے اگر آپ پر کسی کا قرض آتا ہو، اور وہ آپ کے یہاں بھس کی ایک گٹھڑی بھی ہدیۃ بھیجے تو اس کو قبول نہ کیجئے گا۔

میزبان اگر تین دن سے زیادہ مہمان کی ضیافت کرے تو وہ داخل صدقہ ہوگی، اس بناء پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ مکہ آتے تھے تو تین دن تک ان کا کھانا حضرت خالد بن اسیدؓ کے یہاں سے جو انکے رشتہ دار تھے آتا تھا، لیکن تین دن کے بعد کہہ دیتے تھے کہ اب اپنا صدقہ بند کرو''

کیونکہ یہ سود ہے۔

اسلام نے سود خواری کی ممانعت ایسے سخت قیود کی پابندی کے ساتھ کی ہے کہ اگر ذرا سی غفلت یا بے پروائی کی جائے تو معمولی معاملات داد وستد وبیع وشراء بھی سود کی صورت میں داخل ہوجائیں، صحابہ کرامؓ ان تمام قیود کا لحاظ رکھتے تھے، اور ان سے نہایت احتیاط کے ساتھ بچتے تھے، ایک بار حضرت مالک بن اوسؓ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ سے بیع صرف کرنی چاہی (یعنی اشرفی کے بدلہ میں درہم لینا چاہا) اور سو اشرفیاں ان کے سامنے رکھ دیں انہوں نے ان کو اٹھالیا اور کہا کہ جنگل سے خزانچی آئے تو درہم دلا دیں حضرت عمرؓ سن رہے تھے، "بولے" بغیر لئے ہوئے ہرگز نہ جانا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے میں چاندی اگر دست بدست نہ لی جائے تو سود ہے"۔

ا: بخاری کتاب المغازی بعث خالد بن خذیمہ مع فتح الباری ۔ بخاری کتاب الزکوٰۃ ۔ بخاری کتاب المناقب باب قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمان ۔ طبقات ابن سعد تذکرہ عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری کتاب البیوع باب بیع الشعیر بالشعیر۔ ایک بار حضرت معمر بن عبداللہ نے اپنے غلام کو ایک صاع گیہوں دیا کہ اس کو بیچ کر بازار سے جو لائے ۔ اس نے بازار میں جاکر جو لیا تو ایک صاع سے کچھ زیادہ پایا، حضرت معمرؓ کو اس کی خبر ہوئی تو بولے اس کو فوراً جاکر واپس کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ غلہ مثل بمثل خریدنا چاہیے لوگوں نے کہا بازار میں صرف جو کا رواج ہے گیہوں نہیں مل سکتا بولے کہ "مجھے خوف ہے کہ یہ سود کے مشابہ نہ ہوجائے ۔صحابہ کرامؓ سود خواری سے نہ صرف خود بچتے تھے، بلکہ اور لوگوں کو بھی بچنے کی، نصیحت کرتے تھے ،ایک شخص حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے پاس تعلیم حاصل کرنے کیلئے آئے تو انہوں نے ان کے ساتھ نہایت مہربانی کا برتاؤ کیا اور کہا کہ آپ ایک کاروباری ملک میں رہتے ہیں، اسی لیے اگر آپ پر کسی کا قرض آتا ہو، اور وہ آپ کے یہاں بھس کی ایک گھڑی بھی ہدیۃ بھیجے تو اس کو قبول نہ کیجئے گا کیونکہ یہ سود ہے۔

صحابہ کرامؓ سود خواری سے نہ صرف خود بچتے تھے، بلکہ اور لوگوں کو بھی بچنے کی نصیحت کرتے تھے، ایک شخص حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے تو انہوں نے ان کے ساتھ نہایت مہربانی کا برتاؤ کیا

شراب خواری سے اجتناب: شراب عرب کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی لیکن متعدد صحابہؓ مثلاً حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان وغیرہ اپنی فطرت سلیمہ کی ہدایت سے زمانہ جاہلیت ہی میں اس سے محترز رہے لیکن جو صحابہؓ اس کے عادی تھے انھوں نے جام وساغر کو منہ ہی نہیں لگایا تھا شراب کی حرمت کا حکم بتدریج نازل ہوا۔

حضرت مالکؓ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ سے بیع صرف کرنی چاہیے (یعنی اشرفی کے بدلہ میں درہم لینا چاہا اور سو اشرفیاں ان کے سامنے رکھ دیں

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلواۃ فھل انتم منتھون ۔شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تم کو یاد الٰہی سے اور نماز سے باز رکھے تو تم باز نہیں آؤ گے ۔نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ بے ساختہ پکار اٹھے ۔ہم باز آئے ۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں ابوعبیدۃ ، ابوطلحہ اور ابی بن کعب کو شراب پلا رہا تھا اسی حالت میں ایک شخص نے آکر خبر دی کہ شراب حرام ہوگئی ابوطلحہ نے فوراً کہا کہ انس، مسند ابن سعد تذکرہ ابو بردہ بن ابی موسیٰ ۔ ابو داؤد کتاب الاشربہ باب فی تحریم الخمر، روایت میں پوری آیت نہیں ہے، ہم نے اس کو بڑھا دیا ہے ۔کہا کہ انس اٹھو اور شراب کو گرادو، دوسری روایت میں ہے کہ "میں ابو طلحہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا کہ اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ نے حرمت شراب کی منادی کروائی ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ نکل کے دیکھو یہ کیسی آواز ہے ۔" میں گھر سے نکلا اور پلٹ کر کہا کہ ایک منادی اعلان کر رہا ہے کہ شراب حرام ہوگئی ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ تو شراب گرادو اور لوگوں نے اس کثرت سے شراب گرائی کی مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔

بدکاری سے اجتناب: زمانہ جاہلیت میں اہل عرب سخت بدکاری میں مبتلا تھے لیکن اسلام نے ان میں عفت وعصمت کا ایسا احساس پیدا کردیا کہ سخت سے سخت نازک موقعوں پر بھی ان کا دامن اس معصیت سے آلودہ نہیں ہونے پاتا تھا۔ ہجرت کے بعد مکہ میں جو گرفتار بلا مسلمان رہ گئے تھے مکہ سے مدینہ تک ان کا پہنچانا مرثد بن ابی مرثد الغنویؓ کے متعلق تھا وہ ایک رات اسی غرض سے مکہ آئے وہاں ان کی آشنا ایک طوائف تھی جس کا نام عناق تھا وہ نکلی تو ان کی پرچھائیں دیکھ کر پہچان لیا اور نہایت تپاک سے ملی اور کہا کہ آج میرے گھر میں شب باشی کرو لیکن انھوں نے معذرت کی کہ زنا اب حرام ہوگیا اب اس نے شور وغل کیا یہ بھاگ کر ایک پہاڑ کے غار میں جا چھپے کفار نے وہاں تک تعاقب کیا لیکن خدا نے ان کو بچالیا۔ ایک صحابیہؓ کو جن کی اخلاقی حالت زمانہ جاہلیت میں اچھی نہ تھی ایک شخص نے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تو بولیں ہٹو اب جاہلیت کا وہ زمانہ گیا اور اسلام آیا۔ اسلام کی پاک بازانہ تعلیم اور صحابہ کرامؓ کی اسی پاک بازانہ زندگی کی یہ اثر تھا کہ اس زمانہ میں لونڈیاں تک بدکاری سے اباء کرنے لگیں چنانچہ عبداللہ بن ابی بن سلول جو رئیس المنافقین تھا۔ بقیہ صفحہ 46 پر

شراب عرب کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی لیکن متعدد صحابہؓ مثلاً حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان وغیرہ اپنی فطرت سلیمہ کی ہدایت سے زمانہ جاہلیت ہی میں اس سے محترز رہے لیکن جو صحابہؓ اس کے عادی تھے انھوں نے جام وساغر کو منہ ہی نہیں لگایا تھا شراب کی حرمت کا بتدریج نازل ہوا

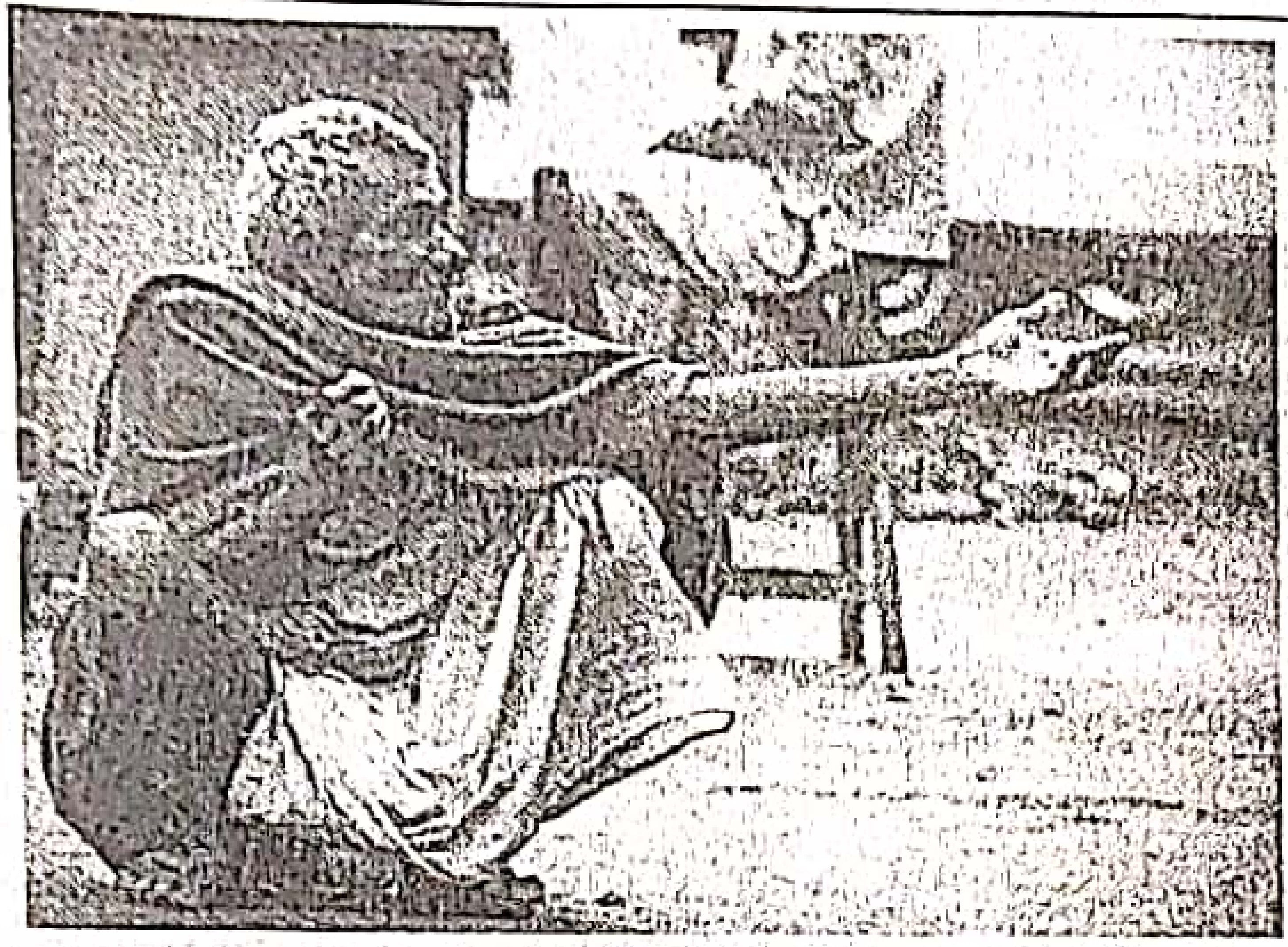

فیضانِ نوری ٹرسٹ

Kill the Bagging Not Baggers

بھیک مانگنا جرم اور۔۔۔

بھیک دینا گناہ ہے

کیا آپ اتنے گنہگار ہیں کے اپنے گناہ بخشوانے کیلئے آپ کو کسی پیشہ ور بھکاری کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ نہیں! جی نہیں!

پاکستان میں ہر چوراہے پر گاڑیوں کے شیشے توڑتے ہوئے بھکاری ہر گلی، ہر محلے میں ہر گھر پر دستک دیتے ہوئے بھکاری ایک مافیاء ہے۔

خدارا اس بھکاری مافیاء کو ختم کیجئے

اگر نیکی کرنا چاہتے ہیں تو کسی ایک بھکاری کو اپنی زکوۃ، خیرات، صدقات سے کاروبار کرا دیجئے یا نوکری دیجئے۔

مگر بھیک نہ دیجئے، تاکہ بھکاری ختم ہوں۔

کسی کو روز مچھلی پکڑ کر دینے سے بہتر ہے کہ اسے مچھلی پکڑنے کا فن سکھا دیجئے تاکہ وہ کسی کا محتاج نہ رہے

ہم ایسا کیوں کرتے ہیں کہ ہر روز کسی کو چند سکے دے کر محتاج رکھتے ہیں کیا ہم احساس برتری میں مبتلا ہیں دوسروں کو مانگتا ہوا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں

خدارا بھکاریوں میں اضافہ کر کے اپنی برتری کی تسکین بند کیجئے

بھیک مافیاء پاکستان میں محنت کر کے کمانے والوں سے کہیں زیادہ کماتا ہے کیونکہ یہ لوگ بھیک نہیں مانگتے، ہر روز دھندے پر نکلتے ہیں

خدارا بھیک مافیا کو ختم کرنے کیلئے فیضانِ نوری ٹرسٹ کا ساتھ دیجئے

اور اپنے اپنے علاقے سے ایک ایک بھکاری کو اپنی زکوۃ سے کاروبار کرایئے اسکے بعد اگر وہ بھیک مانگتا نظر آئے تو قانون کا سہارا لے کر عدالت کے ذریعے انہیں روکیئے۔

ادارہ نورانی دنیا تمام شہروں میں اس نیک کام کیلئے اپنے سینٹر قائم کر رہا ہے صاحبِ ثروت افراد سے تعاون کی درخواست ہے

فیضانِ نوری ٹرسٹ
ادارہ نورانی دنیا: فلیٹ نمبر 104 ثمرینہ اپارٹمنٹ، گلشن بلاک 4، کراچی
فون: 021-5418934, 021-7007827-0300-9443247, 0321-4020990

Scanned with CamScanner

خواب

آنکھیں بند، کان بہرے، زبان خاموش
جسم بے حس و حرکت، ہاتھ پاؤں بے بس
مگر میلوں کا سفر منٹوں میں ہو جاتا ہے

آرزوں امنگوں اور تجربات کا شاخسانہ

تحریر: فتح اللہ گولین

جب آپ نیند میں ہوتے ہیں آپ کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ کان بہرے کچھ سن نہیں سکتے زبان خاموش ہوتی ہے۔ آپ کے ہاتھ پاؤں بے حرکت پڑے ہوتے ہیں۔ پھر بھی آ منٹوں بلکہ سیکنڈوں میں کس طرح سفر کرتے ہوئے بہت سارے لوگوں سے ملاقات کر لیتے ہیں۔ صبح جب آپ بیدار ہوتے ہیں آپ رات کو پیش آنے والے خواب میں کی گئی ایڈونچر سے بہت زیادہ متاثر دکھائی دیتے ہیں۔ اگرچہ فرائیڈ خوابوں کو آپ کے تحت الشعور میں دبی ہوئی آپ کی آرزوؤں، امنگوں تجربات وغیرہ کا شاخسانہ قرار دیتا ہے مگر آپ ان خوابوں کو کیا کہیں گے جو آپ کو مستقبل میں ہونے والے کسی وقوعہ کے بارے میں خبردار کرتے ہیں کہ جس سے آپ کا کوئی واسطہ نہیں پڑا اور نہ ہی ایسے خواب دیکھتے ہیں؟ ہمارے خواب بس چند سیکنڈ کے ہی کیوں ہوتے ہیں؟ ہمیں کس طرح (اور کیوں) یہ خواب یاد رہ جاتے ہیں۔ یہ اور بہت سے سوالات ایسے ہیں کہ سائنس جن کے جوابات کی تلاش میں سرگرداں ہے۔

جب ہم محوخواب ہوتے ہیں ہمارا تحت الشعور یعنی ہمارے خیالات اور خواہشات، کیفیات اور ماضی کے تجربات غیر ارادی طور پر بیدار ہو جاتا ہے۔ ہمارا تخیل ہماری بیماری تکلیف یا ایسے مسائل جنہیں ہم حل کرنے کے لئے کوشاں بھی رہے ہوں کوئی جہت میں پیش کرتا ہے یا ہمارا دماغ کسی گزرے ہوئے واقعہ کو ایک صورت میں یاد کر لیتا ہے۔ خواب کی صورت میں ہمارے تمام محسوسات گڈمڈ سے خیالات ہوتے ہیں مگر ان کی تعبیر کی جا سکتی ہے۔ مثلاً اگر ہم نمکین غذا کھانے کے بعد سوئے ہوں تو ہم ایسے خواب دیکھ سکتے ہیں جیسے ہم تالاب کے کنارے محو آرام ہوں۔ اگر ہم ناراضگی کی حالت میں سونے چلے جائیں تو ہم ایسے خواب دیکھیں گے جن میں ہم لوگوں سے لڑائی جھگڑے کر رہے ہو۔ اگر ہم خوابوں کی تعبیر کرنا نہیں جانتے تو ہمارے بہت سے سچے خواب بھی جھوٹے موٹے خوابوں کی وجہ سے تعبیر کو سمجھے بغیر چلے جائیں گے۔ مثال کے طور پر عزیز مصر نے حضرت یوسفؑ کو اپنا جو خواب بتایا تھا وہ خواب سچا تھا مگر اس کے درباریوں نے اسے جھوٹا خواب سمجھتے ہوئے، مسترد کر دیا تھا۔

ترجمہ۔ ”جب بادشاہ نے کہا: میں نے (اپنے خواب میں) دیکھا کہ سات موٹی تازی گائیں جن کو دبلی پتلی سات گائیں کھا گئیں۔ اور دیکھیں سات تروتازہ مکئی کی بالیاں اور سات مکئی کی بالیاں خشک اے میرے درباریو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خوابوں کی تعبیر کرنا جانتے ہو۔ بولے یہ خیال خواب ہیں اور ہم کو ایسے خوابوں کی تعبیر معلوم نہیں۔“ (سورہ یوسف 12:43-44)

ترجمہ۔ ”حضرت یوسفؑ نے“ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس جم کر سو جو کاٹو اس کو چھوڑ دو، اس کی بالی میں مگر تھوڑا سا جو تم کھاؤ پھر آئیں گے سات برس سختی کے کھا جائیں گے جو رکھا تم نے واسطے ان کے مگر تھوڑا سا جو روک رکھو گے بیج کے واسطے پھر آئے گا اس کے پیچھے ایک برس اس میں مینہ برسے گا لوگوں پر اور اس میں رس نچوڑیں گے۔ (سورہ یوسف 12:47-49)

سچے خواب: اس قسم کے خوابوں کا تحت الشعور سے کوئی تعلق کم ہی ہوتا ہے ان خوابوں میں کچھ پیغامات ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ایسے خوابوں میں ہمارے لئے ہدایات ہوتی ہیں تاکہ ہماری رہنمائی ہو جائے۔ یا پھر ایسے خوابوں میں ہماری کسی برائی کی طرف نشاندہی ہوتی ہے۔ عموماً سچے خواب واضح ہوتے ہیں اور یہ ہماری بیداری کے وقت اچھی طرح ہماری یادداشت میں بھی رہتے ہیں۔ بعض سچے خوابوں میں مستقبل کی خبریں ملتی ہیں۔ اس نکتہ کو آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں:

جس طرح ایک کتاب کے تحریر کئے جانے سے بھی اس کا نفس مضمون بمعہ اپنے مفہوم کے پہلے ہی موجود ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح ہر زندگی جو وجود پاتی ہے دنیا میں آنے سے بھی کہیں پہلے اس کے بارے میں تمام تر علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم بسیط میں موجود ہوتا ہے۔ اللہ جل جلالہ جب کسی زندگی کو قدرت اور حکمت کے مظاہر کے طور پر دنیا میں بھیجتا ہے تو اسے مادی لباس پہنا دیتا ہے۔ دنیا میں آنے سے پہلے یہ مخلوقات غیر مادی انداز میں ایک عالم میں موجود رہتی ہیں جسے غیر مادی مخلوق کا علامتی/رمزی جہاں کہہ سکتے ہیں۔ اس

عالم میں یہ تمام اشیا علامت یا کسی مخصوص شکل میں قیام کرتی ہیں اور یہاں پر زمان و مکان کے پیمانے زمین سے کہیں زیادہ مختلف ہیں۔ ایسی بہت سی علامتیں کبھی کبھار خواب دیکھنے کے دوران نظر آ سکتی ہیں۔

جب ہم نیند میں چلے جاتے ہیں تو ہماری روح ہمارے جسم سے اپنا رابطہ مکمل طور پر نہ ختم کرتے ہوئے اس دنیا سے اوپر پرواز کر جاتی ہے۔ اور موجودات کے ایک ایسے جہان تک چلی جاتی ہے، جہاں ماضی، حال اور مستقبل ایک جا نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم خواب میں ماضی کے گزرے ہوئے واقعہ کو بھی دیکھ سکتے ہیں اور مستقبل کے آنے والے دنوں کو بھی مگر چونکہ اس مقام پر علامات کی بہتات ہے، اس لئے روح بھی کسی علامت کو ہی دیکھ پاتی ہے کہ جس کی تشریح اور تعبیر بہت گہری اور وضاحت طلب ہوتی ہے۔

جب بادشاہ نے کہا: میں نے (اپنے خواب میں) دیکھا کہ سات موٹی تازی گائیں جن کو دبلی پتلی سات گائیں کھا گئیں۔ اور دیکھیں سات تر و تازہ مکئی کی بالیاں اور سات مکئی کی بالیاں خشک اے میرے درباریو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خوابوں کی تعبیر کرنا جانتے ہو

مثلاً وہاں دیکھا جانے والا شفاف پانی ہو سکتا ہے۔ یہاں کے علم سے معنون ہو۔ ایسا بھی ممکن ہے آپ خواب میں اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ دیکھیں جس کا مطلب شاید یہ ہو کہ آپ کو جائز ذرائع سے بہت ساری دولت ملے گی اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کسی اور کا کوڑا کرکٹ دیکھیں ہو سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ آپ کو غیر قانونی طریقوں سے دولت ملنے والی ہے۔ جیسا سورہ یوسف میں بتایا گیا ایک موٹی تازی گائے سے مراد ایک سال کے عرصے کے دوران پیدا ہونے والی اچھی فصل تھی جبکہ دبلی پتلی گائے کا مطلب قحط اور خشک سالی کا ایک سال تھا۔ قرآن مجید میں دیئے گئے استعارات، تشبیہات اور حکایات، پیغمبروں کے فرمودات کبھی کبھار زبان خلق سے ادا ہونے والی کئی ایسی صراحتوں سے خوابوں کی تعبیر کے لئے بڑے معتبر اشارے ملتے ہیں جبکہ کچھ خواب تو اس قدر واضح اور سچے انداز میں نظر آتے ہیں کہ کسی تعبیر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

ہماری دنیا اور علامات کے اس جہان میں وقت اور مقام کے معیار قطعاً مختلف ہیں۔ اور چونکہ روح اپنی مستعدی کے حوالے سے ہم سے کہیں زیادہ چست، مستعد اور تیز رفتار ہے، اس لئے یہ واقعات خواب کی صورت میں لمحوں میں ہی دیکھ لئے جاتے ہیں بلکہ اللہ کے کچھ خاص بندے، جو اپنی روح کو کچھ خاص درجوں تک آزاد چھوڑ سکتے ہیں۔ عام انسانوں کے مقابل بہت زیادہ فاصلہ کہیں کم وقت میں طے کر لیتے ہیں۔

بہت سارے لوگوں نے ایسے خواب بھی دیکھے جو بہ ہو سچ ثابت ہوئے، ان میں چند ایک ملاحظہ فرمائیں۔

امریکی صدر ابراہام لنکن نے اپنے قتل ہونے سے ایک رات قبل جو خواب دیکھا تھا وہ خاصا مشہور ہے۔ اس نے خواب

دنیا میں آنے سے پہلے یہ مخلوقات غیر مادی انداز میں ایک عالم میں موجود رہتی ہیں جسے غیر مادی مخلوق کا جہاں کہہ سکتے ہیں

میں دیکھا کہ وائٹ ہاؤس کا اسٹاف بڑی تیزی سے ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر رہا تھا۔ ان میں سے اکثر ایک دوسرے کو بتاتے پھر رہے تھے کہ صدر لنکن کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ابراہام لنکن خواب سے بیدار ہونے کے بعد پریشان ہو گیا۔ دفتر میں بھی کام کے دوران بھی خواب سے پیدا ہونے والی پریشانی اسے لاحق رہی اور لنکن نے یہ تمام دن سخت پریشانی

جس طرح ایک کتاب کے تحریر کیے جانے سے بھی اس کا نفس مضمون بمعہ اپنے مفہوم کے پہلے ہی موجود ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح ہر زندگی جو وجود پاتی ہے دنیا میں آنے سے بھی کہیں پہلے اس کے بارے میں تمام تر علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علم بسیط میں موجود ہوتا ہے

میں گزارا۔ شومئی قسمت۔ خواب میں خبردار کیے جانے کے باوجود امریکی صدر شام کو تھیٹر دیکھنے چلا گیا جہاں اسی شام اس کو قتل کر دیا گیا۔

☆ امریکی صدر آئزن ہاور کے جون 1944ء میں نارمنڈی (فرانس) میں جہاز سے اترنے کے بعد دوسری جنگ عظیم کا پانسہ پلٹ گیا۔ آئزن ہاور اس تاریخ سے کئی ہفتے پہلے یہاں آنے والا تھا۔ اپنی روانگی سے ایک دو روز قبل اس نے خواب میں دیکھا کہ جس جہاز میں وہ سفر کرنا چاہتا ہے ایک شدید ترین طوفان میں پھنس کر غرق ہو گیا ہے۔ آئزن ہاور نے اپنی روانگی کو کسی آئندہ تاریخ کے لئے مؤخر کر دیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن تاریخوں کے لئے اسے خبردار کیا گیا تھا انہی دنوں طوفان کی وجہ سے وہ حادثات واقعی رونما ہوئے۔

☆ این آسٹرو سکیمشہو روسی مصنف کی والدہ نے جنگ عظیم دوم شروع ہونے سے پانچ سال قبل خواب میں روسی اور جرمن فوجوں کے درمیان جنگ ہونے کے کئی مناظر دیکھے۔ ان کا یہ خواب باقاعدہ اخبارات میں بھی شائع ہوا تھا، جس کے ٹھیک پانچ سال بعد روسی اور جرمن فوجیں معرکہ آرا ہو گئیں۔

☆ بہت سی سائنسی اور تکنیکی ایجادات کی دریافت خوابوں کے ذریعے ہوئیں۔ ایلیز ہوو کو سلائی مشین کی سوئی میں دھاگہ پرونے کا طریقہ ایک خواب سے ملا۔ اس نے خواب میں دیکھا کچھ افریقی حبشیوں نے اسے اس لئے قید کر رکھا ہے کہ ایلیز ان کی سلائی کی مشین میں دھاگہ ڈال دے۔ اسی پریشانی کے عالم میں اس کی نظر اس کو پکڑنے والے حبشیوں کے نیزوں کی طرف جا پڑی جس کے پھل کے اندر سوراخ تھے۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد ایلیز نے ایک چھوٹا سا نیزہ بنایا اور اس کے ایک سرے پر سوراخ کر دیا۔ یوں سلائی مشین میں چلنے والی سوئی وجود میں آئی۔

☆ نیل بوہر نامی ایک سائنسدان جو ایٹم کی ساخت پر کام کر رہا تھا نے ایک رات خواب میں سورج کے گرد گھومنے والے نظام شمسی کے سیاروں کو ایک دھاگہ کے ساتھ بندھے ہوئے سورج کے چاروں طرف گردش کرتے ہوئے دیکھا۔

Scanned with CamScanner

بیدار ہونے پر اس نے اس خیال پر غور کرنا شروع کیا اور بالآخر ایٹم کے ڈھانچے کی دریافت نے ثابت کر دیا کہ نیل بوہر کا خواب سچا تھا۔

ایسے بہت سے خواب لوگوں نے دیکھے جو تعبیر کے لحاظ سے سچ ثابت ہوئے اور کئی خواب بہت سی نئی سائنسی اور تکنیکی دریافتوں کے لئے سنگ میل ثابت ہوئے۔ تاہم اوپر دی گئی مثالیں یہ سمجھنے کے لئے کافی ہیں کہ خواب درحقیقت روح کے وجود کے اندر کہیں کسی اور جہان میں سفر کرنے کے نتیجے میں وصول ہونے والے اشارات کی وجہ سے پیش آتے ہیں، جنہیں غیر مادی یا علامات کے جہان کا نام دیا جا سکتا ہے۔

تو ہماری روح ہمارے جسم سے اپنا رابطہ مکمل طور پر نہ ختم کرتے ہوئے اس دنیا سے اوپر پرواز کر جاتی ہے۔ اور موجودات کے ایک ایسے جہان تک چلی جاتی ہے، جہاں ماضی، حال اور مستقبل ایک جا نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم خواب میں ماضی کے گزرے ہوئے واقعہ کو بھی دیکھ سکتے ہیں

مختصر ترین طور پر یہ کہ خواب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے زبردست علم اور حکمت کے مظاہر، ایک غیر مادی جہان کہ جہاں تک روح کی رسائی ہے اور روح کے وجود کا سب سے بڑا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

فرشتوں کا وجود اور ان کے فرائض: فرشتے روشنی سے پیدا کیے گئے ہیں۔ فرشتوں کے لئے عربی میں لفظ ''ملک'' کہا گیا ہے جس کے بنیادی معانی میں پیغام رساں، نائب ایلچی نگران یا ایک طاقتور شخص شامل ہیں۔ فرشتے کائناتی جہان اور اس مادی جہان کے درمیان رابطہ کے لئے واسطے کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کو پہنچاتے ہیں (اللہ جل شانہٗ کی مرضی سے) بنی نوع انسان اور دیگر مخلوقات کی زندگیوں کی ترتیب کرتے ہیں اور اپنی جہان میں جہاں فرشتوں کا مقام ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادات میں مشغول رہتے ہیں۔

اپنی ہیئت ترکیبی کے حوالے سے فرشتے چونکہ روشنی سے بنے ہوئے ہیں، اس لئے انتہائی تیز اور مستعد ہیں اور جہاں بھی زندگی ہے ہر اس جہان میں با آسانی آ جا سکتے ہیں۔ وہ کوئی بھی روپ دھار سکتے ہیں۔ فرشتے ہماری آنکھوں کی پلکوں پر بیٹھ کر یا کچھ جانداروں کے جسم میں چھپ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کاموں پر نظر رکھتے ہیں۔ فرشتے پیغمبروں اور اولیاء اللہ کے قلوب میں داخل ہو کر انہیں فیضان پہنچاتے ہیں جو عموماً خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی فرشتے بھی الہام پہنچاتے ہیں۔ بہت سے جانور مثلاً شہد کی مکھی وغیرہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی تحریک کے عین مطابق اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تمام جانور ایک خاص تحریک سے متاثر ہو کر اپنے اپنے امور کی انجام دہی کرتے ہیں۔ تاہم وہ یہ نہیں بتا پاتے کہ یہ تحریک کیا ہے اور ان پر کس انداز سے اثر انداز ہوتی ہے۔ سائنسدان یہ پتہ چلانے کی کوشش میں ہیں کہ آخر نقل مکانی کرنے والے پرندے اپنا راستہ کس طرح یاد رکھتے ہیں۔

این آسٹروردسی مصنف کی والدہ نے جنگ عظیم دوم شروع ہونے سے پانچ سال قبل خواب میں روسی اور جرمن کے درمیان جنگ کے کئی مناظر دیکھے

یورپ کے دریاؤں میں پیدا ہونے والی بام مچھلی (Eels) جوان ہوتے ہی بحر الکاہل میں واقع اپنے آباؤ اجداد کے علاقے کی طرف کیوں سفر کر جاتی ہے۔ سائنسدان چاہتے ان مخلوقات کے ڈی این اے ٹیسٹ سے ان ضابطوں کا سراغ پا بھی لیں۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ ایسی تمام ہدایات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے ہی ہوں گی جو ہر شئے کا پورا پورا علم رکھتے ہوئے اپنی کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اور جو مخلوقات کی زندگیوں کو ترتیب دینے کے لئے فرشتے کو متقرر کر دیتا ہے۔ اگر سائنس یہ کہے کہ ہم مخلوقات میں بڑھوتری جیسے قانون فطرت جیسے نگاہوں سے اوجھل عوامل پر کوئی سوال نہیں کرنا چاہتے تو ان عوامل کو فرشتوں کے ساتھ وابستہ کرنا جو فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کے مقرب خدام ہیں اور زیادہ سائنسی ہوگا۔ ہر شئے جو زندہ اور موجود ہے خواہ وہ بنی نوع انسان ہو یا کسی بھی نوع کی کوئی مخلوق نہ صرف اپنی اجتماعی شناخت رکھتی ہے بلکہ ہر شئے اپنا الگ الگ عالمگیر فریضہ سرانجام دینے کی بھی پابند ہے۔ ہر پھول انتہائی خوبصورتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی زبان میں اس رب ذوالجلال کی بڑائی کے گن گاتا ہے کہ جس نے اسے اپنے خوبصورت مظاہر میں سے ایک کے لئے منتخب کرنے کا اعزاز بخشا۔ پوری کائنات اپنی اپنی زبان میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد وثنا کرتی ہے۔ بالکل ایک ہی انداز میں جیسے کہ تمام کائنات ایک پھول ہو۔ آسمانوں میں موجود چاند ستارے اور تمام اجرام فلکی اس کی پاکیزگی، عظمت اور بڑائی بیان کرتے ہیں جو پوری کائنات کا مالک اور خالق ہے اور جس کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔ فرشتوں کے لئے تین درجے مقرر ہیں۔ ایک درجہ کے فرشتے ہمہ وقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد وثنا میں مصروف رہتے ہیں۔ دوسری قسم کے فرشتے اپنے فرائض کی بجا آوری کے ذریعے اپنی عبادات کی تکمیل کرتے ہیں۔ کارندوں کے سے فرائض سرانجام دینے والے فرشتوں کے کام ہم انسانوں سے ملتے جلتے پیشوں کی طرح ہیں۔ جیسے بھیڑ بکریاں چرانا یا کھیتی باڑی کرنا۔ ہماری زمین ایک کھیت کی طرح ہے اور ایک فرشتہ اپنے تفویض کردہ فرض کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکم اور اجازت کے تحت اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ تمام مخلوقات کے افعال پر نگرانی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے جبکہ ہر نوع کی مخلوق پر ایک ماتحت فرشتہ مقرر ہے جو بھیڑوں کے گلے بان کی طرح اس نوع کی مخلوق کی کارگزاری پر نگاہ رکھتا ہے۔

امریکی صدر ابراہام لنکن نے اپنے قتل ہونے سے ایک رات قبل جو خواب دیکھا تھا وہ خاصا مشہور ہے۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ وائٹ ہاؤس کا اسٹاف بڑی تیزی سے ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر رہا تھا۔ ان میں سے اکثر ایک دوسرے کو بتاتے پھر رہے تھے کہ صدر لنکن کو قتل کر دیا گیا ہے

زمین بھی ایک قابل کاشت کھیت کی طرح ہے، جہاں ہر قسم کی کھیتی باڑی کی جا سکتی ہے۔ ایک اور فرشتہ اللہ

سبحانہ وتعالیٰ کی طاقت، قدرت اور اس کے حکم پر اس کے تمام کاروبار زندگی کی نگرانی کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ اس سے ماتحت درجہ کے فرشتے ہر پودے کی قسم کی نگرانی کے فرائض انجام دیتے ہوئے اس جل شانہٗ کی عبادت سے سرشار ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ کے ایک مقرب فرشتے حضرت میکائیلؑ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاک نام ''تمام جہانوں کا پالنے والا'' کے وصف کو تمام مخلوقات کے لئے رزق کی تقسیم کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے ان تمام فرائض کی نگرانی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

وہ فرشتے جو کھیتی باڑی یا گلہ بانی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی وضع قطع ہم انسانوں کے کسانوں اور گلہ بانوں جیسی نہیں بلکہ ان کے کام کی نوعیت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے پاک نام کی عملی تعبیر کے لئے ہے وہ اس کی قدرت اور حکم کے تحت سرانجام دیتے ہیں۔ وہ جن کے ذمہ تمام انواع کی مخلوقات تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچاتے، ان کو تحریک دیتے اور ان کے رضا کارانہ اعمال کو ترتیب دیتے ہیں۔

نباتات کی نگہبانی کے دوران تمام نباتات کی اللہ تعالیٰ کے حضور حمد وثنا اور بزرگی کی تعریف بھی شامل ہے جس کا یہ فرشتے اپنی زبان میں اعلان کرتے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ یہی فرشتے ان نباتات کی حیات کو ان کے منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے راہیں متعین کرتے ہیں۔ اور یہ سب وہ اپنی (جزوی) مرضی کے تحت کرتے ہیں جس حد تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں اختیار دے رکھا ہے اور یہ اختیار یہ رعایت اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں شامل ہے کہ وہ زمین پر اپنا نائب مقرر کرے گا۔ نیابت کا یہ حکم فرشتوں کے لئے انتہائی مخصوص اور محدود ہے۔ یعنی اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکم عدولی شروع کردیں (یہ جسارت اور گستاخی بنی نوع انسان سے سرزد ہوتی ہے) فرشتے اپنی طرف سے کوئی حکم یا افعال ترتیب نہیں دیتے بلکہ صرف اس حد تک اپنے احکام پر عمل درآمد کراتے ہیں جو پہلے سے طے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مشیت میں ترتیب ہوتی ہے اللہ ہی ہے جو خالق ہے۔

اگر سائنس یہ کہے کہ ہم مخلوقات میں بڑھوتری جیسے قانون فطرت جیسے نگاہوں سے اوجھل عوامل پر کوئی سوال نہیں کرنا چاہتے تو ان عوامل کو فرشتوں کے ساتھ وابستہ کرنا جو فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کے مقرب خدام ہیں اور زیادہ سائنسی ہوگا

مختصراً یہ کہ فرشتے جو کچھ بھی فرائض سرانجام دیتے ہیں وہ انہیں عبادت کے درجہ کے بطور سرانجام دیتے ہیں اور یقیناً یہ تمام افعال ہر بنی نوع انسان کے افعال جیسے نہیں ہوتے۔

چونکہ ایک (فرشتہ ہر قسم کی مخلوق کی خدمات اور عبادات کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور پیش کرنے پر مامور ہے، اس لئے فرشتوں کے بارے میں ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی بیان کردہ تعریف اسی حقیقت کو اجاگر کرتی ہے۔

فرشتے چونکہ روشنی سے بنے ہوئے ہیں، اس لئے انتہائی تیز اور مستعد ہیں اور جہاں بھی زندگی ہے ہر اس جہان میں با آسانی آجاسکتے ہیں

آپ ﷺ نے بیان فرمایا ہے: کچھ ایسے فرشتے بھی ہیں جن میں سے ہر ایک کے سروں کی تعداد چالیس ہزار ہے جن میں ہر ایک میں چالیس ہزار منہ ہیں، جن میں سے ہر ایک منہ کے اندر چالیس ہزار زبانوں سے وہ فرشتے بہ یک وقت چالیس ہزار مناجات اللہ تعالیٰ کی شان میں پڑھتے رہتے ہیں۔ یہ پیغمبرانہ روایت بیان کرتی ہے کہ فرشتے تو عالمگیر مقاصد کی تکمیل کے لئے ہیں اور یہ کہ ایسی فطری مخلوقات چالیس ہزار منہ سے چالیس ہزار مختلف انداز کے ساتھ رب تعالیٰ کی حمد وثنا کرتی ہیں۔

فرشتوں کے لئے تین درجے مقرر ہیں۔ ایک درجہ کے فرشتے ہمہ وقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد وثنا میں مصروف رہتے ہیں۔ دوسری قسم کے فرشتے اپنے فرائض کی بجاآوری کے ذریعے اپنی عبادات کی تکمیل کرتے ہیں

اس عظیم کائنات کے بنانے والے اس عظیم تر خالق نے کائنات کا انتظام چلانے کے لئے چار قسم کی وہ اہم قسم ہے جو بغیر کسی معاوضہ کے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ جانور جو لاشعوری طور پر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور جس کے عوض معمولی سی خوراک (چارہ وغیرہ) اور کچھ لطف تفویض کردہ مقاصد کی برآوری کے لئے مخصوص ہے۔ تمام مرد اور عورتیں ہر شئے سے علم حاصل کرتے ہیں اور دیگر کم درجوں کے کارندوں کے کاموں کی نگرانی اور انتظام میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں جن کے عوض ان کو اجر کچھ یہاں ملتا ہے جبکہ باقی آخرت میں دیا جائے گا۔ پہلا طبقہ فرشتوں کا ہے۔ یہ مخلوق جو بھی فریضہ سرانجام دے اس کا درجہ وہی رہتا ہے جو اللہ سرفہرست ہے۔ میں حد درجہ راحت اور لطف حاصل کرتی ہے۔ ان کا اجر ان کی خدمات میں شامل ہے۔ جس طرح ہم انسان ہوا، پانی، روشنی اور خوراک سے نہ صرف توانائی حاصل کرتے ہیں بلکہ ان سے لطف بھی اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح فرشتے حمد وثنا، عبادت اور علم، اور اللہ رب السمٰوات والارض کی محبت سے محظوظ ہوتے ہیں چونکہ وہ نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ نور ہی انہیں قائم رکھتا ہے۔ خوش کن خوشبویات جو نور کے قریب تر ہیں ان کے لئے توانائی کا سامان ہیں۔ بے شک اسی لئے پاک روحیں مسحور کن خوشبوؤں اور عطریات سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ فرشتے اپنا اجر اس کی رحمتوں کی صورت میں پاتے ہیں جو انہیں اس کے احکامات کو جس ایک اللہ کی وہ عبادت کرتے ہیں پورا کرنے کے بعد ملتا ہے جو اس ذات باری تعالیٰ کے احکامات کو اس کے نام سے نافذ کرنے اور اس کے انداز پر نگرانی کرنے جیسے اعزاز کی صورت میں انہیں حاصل ہوتا ہے وہ فخر جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ جڑے ہوئے ہونے، اس کی کائنات کے مادی اور غیر مادی پہلوؤں کا مطالعہ کرنے اور اللہ ج شانہ کے مظاہر قدرت کو اتنے قریب سے دیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ صلہ تو اتنا بڑا صلہ ہے کہ ہماری عقل

جس کا احاطہ بھی نہیں کر سکتی۔ فرشتے حکم عدولی نہیں کرتے، ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا کیونکہ ان کی روح فطرتاً برائی پسند ہے ہی نہیں کہ اس پر کوئی قدغن لگائی جائے۔ ان کے اپنے درجے اپنے طے شدہ مقامات ہیں، اس لئے ان کو کسی ترقی یا تنزلی کی ضرورت نہیں۔ فرشتے جنوں اور انسانوں میں موجود فطری کمزوریوں حیوانی خواہشات، طمع، حرص، دشمنی، انتقام اور نفسانی طلب جیسی گھٹیا خصائل سے پاک ہیں۔ فرشتوں میں تذکیر و تانیث نام کی کوئی شئے نہیں۔ وہ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، انہیں بھوک و پیاس تکان کچھ بھی نہیں محسوس ہوتا۔ اگرچہ فرشتے کوئی معاوضہ نہیں لیتے مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کی تعمیل میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لے کر خصوصی حظ اٹھاتے ہیں۔ حمد و ثنا، بندگی اللہ تعالیٰ کے ناموں کی تسبیح اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہنے میں انہیں تقویت و توانائی ملتی ہے۔

جبکہ دوسری طرف ہم بنی نوع انسان ہیں کہ تمام عمر شیطان اور شیطانی کاموں کی طرف جلد راغب ہو جانے والی اپنی روح کے ساتھ زندگی گزارنے کی جدوجہد میں سرگرداں رہتے ہیں۔ فرشتے ہمیں صحیح نور ہدایت اور ایمان کی طرف تحریک، اور اخلاق اور نیکوکاری کی ترغیب دیتے ہوئے شیطان اور شیطان کے پھیلائے ہوئے شیطانی جال سے ہمیں اور ہمارے نفس کو بچانے کے لئے خدائی احکامات کی طرف مائل کرتے ہیں جبکہ شیطان اور شیطانی افعال ہمیں گمراہی کی طرف بلاتے ہیں۔ کوئی مرد ہو یا عورت، ہر انسان کی پوری زندگی نیکی اور اچھائی کی تحریک اور برائیوں کی طرف راغب نفسانی خواہشات کی ایک مسلسل جنگ کے مثل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بنی نوع انسان بلند اور رفیع ترین مدارج بھی طے کرتے ہیں اور بنی نوع انسان ہی ہوتے ہیں جو گناہوں اور گمراہی کے پاتال میں گر کر انسانیت کے نام پر بدنما داغ بھی بن جاتے ہیں۔ انہی اعلیٰ مدارج پر سر بلند ہو کر پیغمبران اور اولیا اللہ کا درجہ فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نہایت مہربان ہے پیغمبران اور اللہ کے برگزیدہ لوگوں کا مقام تو بہت بلند ہے۔ اللہ پر مکمل ایمان رکھنے والا ایک عام انسان بھی اپنی عبادت بندگی تقویٰ پرہیزگاری کے ذریعے عام فرشتوں سے

نباتات کی نگہبانی کے دوران تمام نباتات کی اللہ کے حضور حمد و ثنا اور بزرگی کی تعریف بھی شامل ہے جبکہ یہ فرشتے اپنی زبان میں اعلان کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ یہی فرشتے ان نباتات کی حیات کو ان کے منطقی انجام تک پہنچانے کیلئے راہیں متعین کرتے ہیں

زیادہ منزلت کا حقدار ہو سکتا ہے۔ حالانکہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس کے اسمائے حسنیٰ اور اس سے وابستہ اوصاف حمیدہ کا نظارہ ہم سے کہیں زیادہ آسانی اور افراط کے ساتھ کرتے ہیں مگر ہم بنی نوع انسان اپنے اعلیٰ انسانی حواس، پیچیدہ ساخت اور غور و فکر کرنے کی عمدہ ترین صلاحیت کی بدولت اللہ جل شانہ کے مظاہر قدرت کی اور زیادہ بہتر عکاسی کرتے ہیں۔ فرشتوں کی مختلف اقسام

عظیم کائنات کے بنانے والے عظیم تر خالق نے کائنات کا انتظام چلانے کیلئے چار قسم کی وہ جو بغیر کسی معاوضہ کے فرائض سرانجام دیتے ہیں

ہیں۔ ان فرشتوں کے علاوہ جن کے ذمہ مختلف نوع کی مخلوقات کی نگرانی، نگہداشت اور ان کی عبادات کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے جیسے فرائض کی بجا آوری کے کام ہیں چار عظیم ترین فرشتے ہیں جنہوں نے دیگر فرشتوں کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عرش کو تھام رکھا ہے۔ جنت اور دوزخ کے لئے خاص قسم کے فرشتے تعینات ہیں۔ وہ فرشتے جو انسان

چونکہ ایک (فرشتہ ہر قسم کی مخلوق کی خدمات اور عبادات کو اللہ کے حضور پیش کرنے پر مامور ہے، اس لئے فرشتوں کے بارے میں ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی بیان کردہ تعریف اسی حقیقت کو اجاگر کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے بیان فرمایا ہے: کچھ ایسے فرشتے بھی ہیں

کے اچھے اور برے اعمال کو ضبط تحریر میں لاتے ہیں۔ ''کراماً کاتبین'' کہلاتے ہیں اور جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں بتلایا گیا ہے ہر اہل ایمان کی زندگی کی ذمہ داری پر مامور فرشتوں کی تعداد تین سو ساٹھ ہے۔ جو بالخصوص کمسنی اور بڑھاپے میں ان کی ضروریات کی فراہمی کا انتظام کرتے ہیں۔ ان کی لئے دعا گو رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ کچھ فرشتے اہل ایمان کو جنگ کے میدان میں تقویت اور مدد فراہم کرتے ہیں۔ کچھ فرشتے ذکر الٰہی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد و ثنا کے لئے منعقد کی جانے والی محفلوں میں شریک ہوتے ہیں جبکہ کچھ ملائکہ ایسی مجلسوں میں شرکت کرتے ہیں جہاں بنی نوع انسان کی فلاح اور بھلائی جیسا کار خیر جاری ہو۔ فرشتے بالخصوص رحمت کے فرشتے ان گھروں میں داخل نہیں ہوتے، جہاں مجسمے موجود ہوں، یا جن گھروں میں کتے پالے جاتے ہوں یہ فرشتے ایام حیض میں مبتلا عورتوں اور ایمان سے محروم لوگوں کی طرف رجوع کرنے سے اجتناب برتتے ہیں۔ جن لوگوں کے منہ سے تمباکو نوشی، پیاز اور لہسن کی بو آتی ہے۔ یہ فرشتے ان کے بھی نزدیک نہیں جاتے اور ایسے لوگوں سے بھی گریز کرتے ہیں جنہوں نے اپنے والدین اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیا ہو۔

بے شک اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ طاقت اور قدرت والا ہے وہ خود ہی اپنے ہر بندے کی نگہبانی کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور اگر چاہے تو اپنی بندوں کی حفاظت کے لئے فرشتوں کو بھی تعینات کر سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اعزاز کو پانے کے حقدار بننے کے لئے بندے کو خلوص نیت سے اچھائی اور نیکی کو اپناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہوگا۔ بندے کا رب ذوالجلال کی ذات پر مکمل یقین، دین کے دیگر ارکان پر مکمل ایمان، عبادات اور نماز کی بروقت ادائیگی، پاکیزہ زندگی گزارنا اور گناہوں اور منع فرمائے گئے افعال سے اجتناب بندے کو خدا تعالیٰ کے حقیقی قرب کا حقدار بنا دیتا ہے۔ فرشتوں نے بدر اور احد کے غزوات اور فتح مکہ کے دوران اہل ایمان کی مکمل مدد کی تھی۔ فرشتے آج بھی وقت اور مقام کی قید کے بغیر اہل امان کی مدد کرتے ہیں جو خلوص نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں سرگرم عمل ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

عزت و دولت کا تاج یعنی درود تاج: یہ درود شریف بہت محبوب ومقبول ہے اور اکثر کی وردِ زبان اور حرزِ جاں ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس کا نام بھی درود تاج ہے۔ یعنی رحمت و برکت کا بے زوال تاج۔ جب تنگدستی دور نہ ہونے اور روزگار نہ ملنے کی وجہ سے عزت

سدرۃ المنتھیٰ مقامه وقاب قوسین مطلوبه والمطلوب مقصوده والمقصوده موجوده سید المرسلین ط خاتم النبیین ط شفیع المذنبین ط انیس الغریبین ط رحمته للعالمین ط راحة للعاشقین ط مراد المتاقین ط شمس

الحمد شریف

برائے حصولِ دولت وغنا کے لیے الحمد شریف اس طرح پڑھیں۔ اول درود شریف قضائے حاجت یعنی درود تنجینا ایک بار بعد اللھمه انی اسئلک منتھی الرحمة من کتابک واسمک الاعظم وجدک

4 دن میں روزگار مل جائیگا

دولت عزت شہرت کا نقش غائب ہوجانے کا اندیشہ ہوتو اسے ٹوپی کے اندر رکھ لیں

کی حفاظت دشوار ہوجائے تو درود تاج بعد ہر نماز 7 بار اور بعد نماز عشاء ایک سو ایک بار بحضور قلب پڑھے اور دن میں تلاشِ معاش میں نکلے تین دن ایسا ہی کرے اگر تین دن میں کوئی ذریعہ نہ نکلے تو چوتھے روز بعد فجر سے پڑھنا شروع کرے۔ جب تک پڑھتا رہے کہ جب تک کوئی آ کر اس کو خوشخبری نہ سنائے۔ درود تاج یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحیم اللھمه صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد صاحب التاج المعراج البراق والعلم دافع البلاء والوبآء والقحط المرض من والالمه اسمه مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح والقلم سید العرب والعجمه جسمه مقدس معطر مطهر منور فی البیت والحرم شمس الضحیٰ بدر الدجی صدر العلیٰ نور الھدیٰ کھف الوریٰ مصباح الظلم ط جمیل الشیم ط شفیع الأمـمه ط صاحب الجود والکرم ط والله عاصمه وجبریل خادمه الراق مرکبه والمعراج سفره العارفین ط سراج السالکین ط مصباح المقربین ط محب الفقرآءِ والغربآءِ والمساکین سید الثقلین نبی الحرمین ط امام القبلتین ط وسیلتنا فی الدارین ط صاحب قاب قوسین مهبوب رب المشرقین ط والمغربین ط جدا الحسن مولانا و مولی الثقلین ط ابی الاقاسمه محمد ن ابن عبدالله نور من نور الله یا ایها المشتاقون بنور جماله ط صلو علیه واله اصحابه وسلموالسلیماً

یٰسین شریف کا عمل

یہ عمل بہت زود اثر ہے۔ یٰسین شریف بعد نماز عشاء ایک بار اس طرح کہ ہر مبین پر درود تاج ۴۱ بار پڑھے۔ پہلے ہی دن کام سنور جاتا ہے۔ اگر یقین یا حضور قلبی یا صحت لفظی میں کمی ہے تو دوسری بات ہے۔ ہر مبین پر درود شریف پڑھ کر دم کریں اور اس نقش کو ٹوپی میں رکھیں۔ یہ نقش معمولی غفلت سے غائب ہوجاتا ہے۔ حفاظت شرط ہے۔

الاعلی وکلمات التامة ۳ بار پھر الحمد الله رب العلمین ۷ابار درود تاج شریف ۷ابار رحمن الرحیمه ۱۲بار درود وتاج ۱۲بار ملک یوم الدین ۱۱ بار درود تاج ۱۱بار ایاک نعبدو و ایاک نستعین ۱۹بار درود تاج، ۱۹بار اهدنا الصراط المستقیمه۔ ۱۹بار درود تاج، ۱۹بار غیر المغضوب علیهم والا الضآلین ، ۱۹بار درود تاج، ۲۵بار امین، ۵بار پھر یہ دعا اللھمه انی اسئلک والوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا رسول الله انی توجهت بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی حاجتی ۳بار۔

۱۰۴۔

نقش حصولِ دولت

اس نقش کو چراغ پر کندہ کرا کے عروج ماہ میں عمل شروع کریں اس چراغ کی چار بتی اچھے گھی سے روشن کریں اور درود تاج یا درود قضائے حاجت (تنجینا) ایک بار یا ۷ بار پڑھے۔ اس کے بعد بسم اللہ شریف ۷۸۶ بار اس

Scanned with CamScanner

کے بعد یہ دو نقش کاغذ پر لکھے۔ پہلا اور دوسرا الگ الگ رکھے۔ پہلا آٹے میں گولی بنا کر دریا یا اس تالاب میں جس میں مچھلیاں ہوں ڈالے دوسرا اپنے پاس رکھے۔ دوسرے روز تین نقش لکھے پہلے دونوں دریا میں ڈالے۔ آخری نقش پہلے دن کے نقش کے ساتھ لگا کر اپنے پاس رکھے۔ اسی طرح ہر روز ایک نقش بڑھاتا جائے۔ پہلے دریا میں آخری اپنے پاس رکھے۔ ۱۹ دن یہ عمل کرے ۱۹ دن کے ۱۹ نقش اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ ان سب کو ملا کر ایک جگہ موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں اور جب تک حسب منشاء کام نہ چل جائے یا ملازمت نہ مل جائے یا مستقل نہ ہو جائے ہر روز ۱۹ عدد نقش لکھتا رہے۔ چراغ بھی جلتا رہے اور بسم اللہ شریف بھی پڑھتا رہے۔ یہ ۱۹ نقش دریا میں ڈالتا رہے اگر اس دوران کسی کو نقش دینا ہو تو ایک زائد لکھے۔

نقش وسعت رزق

اس نقش کو کندہ کرا کے اپنے پاس رکھے اور یـــا رزاق ترزقت بالرزق والرزق فی رزق رزقک یا رزاق ۳۰۸ مرتبہ ۴ روز۔ اس کے بعد الوهاب ۲۷۰ مرتبہ ۴ روز۔ اس کے بعد یا رزاق الوهاب ۱۰ ابار روزانہ پڑھ کر اس نقش پر دم کر لیا کرے۔

اول آخر درود شریف ۱۰ ابار یا ۳ بار۔

نقش حصول دولت وعزت

بسم اللہ شریف کا یہ نقش شرف قمر میں کندہ کرائیں اور شرف قمر ہی میں اس کا عمل کریں۔ شرف قمر ہر ماہ ڈھائی دن تقریباً رہتا ہے۔ دن یا رات میں ساعت قمر ہی میں اس کا عمل بھی شروع کریں۔

اول درود تاج ۷ بار بعد احسب یا جبرائیل یا ھمواکیل یا دویانیل یا اسرافیل یا طاطائیل یا دردائیل یا امواکیل یا تنکفیل یا حولائیل یا سرکیتائیل بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم ۷۸۶ بار پڑھ کر نقش پر دم

کر کے اپنے پاس عطر لگا کر رکھیں، اگر ممکن ہو تو ہر روز ۱۹ بار بسم اللہ با موکل پڑھ کر نقش پر بھی دم کریں اور پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ باقی ہاتھ اور منہ پر مل لیا کریں۔

جو شخص ہر طرح مفلس و مجبور ہو اور کوئی ذریعہ معاش نہ ہو یا اب ذریعہ معاش پر قادر نہیں، کمزور بیمار ہے تو اس عمل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ بے مشقت روزی عطا ہو اگر روزے رکھنے پر قادر ہو تو بدھ جمعرات جمعہ کو روزے رکھے۔

عمل بسم اللہ شریف برائے وسعتِ رزق

جو شخص ہر طرح مفلس و مجبور ہو اور کوئی ذریعہ معاش نہ ہو یا اب ذریعہ معاش نہ ہو یا اب ذریعہ معاش پر قادر نہیں، کمزور بیمار ہے تو اس عمل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ بے مشقت روزی عطا ہو اگر روزے رکھنے پر قادر ہو تو بدھ جمعرات جمعہ کو روزے رکھے۔ جمعہ کو غسل کرے اور مسجد کو جائے اگر ممکن ہو تو کچھ صدقہ کرے۔

یہ عمل بہت زود اثر ہے۔ یٰسین شریف بعد نماز عشاء ایک بار اس طرح کہ ہر مبین پر درود تاج ۴۱ بار پڑھے۔ پہلے ہی دن کام سنور جاتا ہے

اگرچہ ایک نیا پیسہ ہی ہو یا ایک کھجور ہی ہو اور مسجد میں جا کر قبلہ رُو بیٹھ کر اور کمزور یا بیمار اتنا ہے کہ مسجد تک نہ جا سکے تو گھر میں ہی ایک سو گیارہ بار اس نقش کو سامنے رکھ کر اس طرح بسم اللہ شریف پڑھے۔

اول درود شریف ۷ بار پھر اللھمہ انی اسئلک بسم اللہ الرحمن الرحیم ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو علم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم ط اسئلک بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود تاج بعد ہر نماز 7 بار اور بعد نماز عشاء 101 بار بحضور قلب پڑھے اور دن میں تلاشِ معاش میں نکلے تین دن ایسا ہی کرے اگر تین دن میں کوئی ذریعہ نہ نکلے تو چوتھے روز بعد فجر سے پڑھنا شروع کرے۔ جب تک پڑھتا رہے کہ جب تک کوئی آ کر اس کو خوشخبری نہ سنائے۔

ط اللہ لا الہ الا ھو ط الحی القیوم اسئلک بسم اللہ الرحمن الرحیم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ط لہ مافی السموات وما فی الارض اسئلک بسم اللہ الرحمن الرحیم ط من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ط اسئلک بسم اللہ الرحمن الرحیم ط یعلم ما بین ایدھیم وما خلفھم ولا یحیطون بشی ء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والرض ولا یودہ حفظھما وھو العلیٰ العظیم اسئلک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی عنت الوجوہ للحتی القیوم وخشعت لہ الاصوات و اجلت القلوب من خشیتہ ان تصلی علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد و ان تقضی حاجتی۔

یہاں اپنی ضرورت کا ذکر کرے کہ مجھے رزق حلال عطا فرمایا رزاق یا یوں کہے کہ مجھے خرچ یومیہ عطا فرما۔ یا معطی

علاوہ جمعہ کے روز ۱۹ بار بعد نماز عشاء پڑھا کرے اور اس نقش پر دم کرتا رہے کہ جس دن یہ عمل چھوٹ جائے گا تو اس نقشے کے پاس رہنے کی وجہ سے عمل منقطع نہ ہوگا۔

نماز برائے حصولِ روزگار

ہر روز جب تک حسب منشاء کام نہ ملے۔ بعد نماز مغرب یا بعد نماز عشاء، دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں بعد ثناء اور الحمد کے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ۱۰ ابار اور دوسری رکعت بعد الحمد ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ لکل شئی قدراً۔ ایک سو ایک بار اور بعد سلام کے سبحان اللہ وحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ سو بار اور درود شریف ۱۰ بار پھر سجدے میں جا کر ایاک نعبدو ویاک نستعین ۷۰ بار پڑھے اور اللہ سے دعا کرے۔ بہت مجرب ہے۔

نقش وسعتِ رزق

یہ نقش وسعت رزق کے لیے مجرب ہے۔ یہ نقش ۵۵ عدد لکھے اور ہر نقش پر یہ دعا ایک بار پڑھ کر دم کرے

اکرمنی وھب لی من لدنک رحمۃ واسعۃ و نعمۃ کثیرۃ برحمتک یا ارحم الراحمین ۵۴ پہلے نقوش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے اور آخری نقش اپنے پاس رکھے اس کے بعد ہر روز ایک نقش لکھتا رہے اور دس بار روزانہ یہ دعا ورد میں رکھے اور وہ نقش کسی حاجت مند کو دے دیا کرے اگر حاجت مند نہ آئے تو آٹھویں دن ان نقوش کو گولی بنا کر دریا میں ڈال دیا کرے۔

برائے وسعت رزق: حصول دولت وغنا اور وسعت روزگار کے لیے یہ عمل کرے۔ اول یہ نقش روز یکشنبہ پہلی ساعت میں لکھے اور اسی ساعت میں یہ عمل شروع کرے اور اگر یہ نقش کندہ کرائے تو تاکید کر دے کہ یہ نقش چاندی پر ساعت شمس میں کندہ کیا جائے اور اس عمل کو یکشنبہ ساعت شمس یعنی پہلی ساعت میں شروع کریں اور درود تاج یا درودِ تنجینا تین بار پڑھیں۔ اس کے بعد ۳۰۴ بار سبحانک لا الہ الا انت یا رب کل شیء ووارثہ ورازقہ وراحمہ آخر میں درود شریف ۷ بار اس عمل کی حد تین چلے تک ہے۔ مگر تین چلے کی ضرورت کمزور اعتقاد والے حضرات کو پیش آتی ہے۔ اس عمل میں یہ شرط ہے کہ جب یہ عمل شروع کرے تو پھر کسی پر اظہار نہ کرے کہ میں فلاں عمل کر رہا ہوں۔ سوائے اس کے کہ جس نے بتایا یا اجازت بخشی ہے اور جو اثرات وفوائد ظاہر ہوں ان پر مغرور نہ ہو اور ہمیشہ پاکیزگی باطن کا خیال رکھے۔ قلب وجسم اور لباس کو نجاستوں اور کثافتوں سے بچائے۔

انگشتری برائے حصول روزگار و دولت وغنا

یہ انگشتری خاص اسی مقصد کے لیے رضوی کتب خانہ بازار صندلخاں بریلی شریف میں تیاری جاتی ہے۔ جس کا ہدیہ علاوہ ڈاک خرچہ 1500 روپے پیسے ہوگا' یہ انگشتری کمیشن ایجنٹ حضرات کو اس لیے نہیں بھیجی جائے گی کہ اس میں رعایت کی گنجائش نہیں اگر دو چار افراد مل کر منگائیں گے تو ڈاک خرچ میں کمی ہو سکتی ہے۔ اس انگشتری کا نقش شرف آفتاب میں کندہ کیا جاتا ہے اپریل میں تیار کیا جائے گا۔ اس انگشتری کو حاصل کرنے کے بعد ساعت قمر میں یعنی روز دوشنبہ طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ قمر کی ساعت کرے۔ اس وقت سورج کی طرف منہ کر کے انگشتری ہاتھ میں لے کر یا منان ذو الاحسان قدعمہ کل الخلائق منہ یا منان ۹۹ بار پڑھیں اور اوّل آخر درود شریف ۹ بار۔ پھر انگشتری پہن لیں۔ اگر بعد نماز فجر ہمیشہ ورد میں رکھیں تو جو دعا کی جائے یا حاجت پیش آئے اور عامل دل سے چاہے' پوری ہو' جو صاحبان یہ نقش شرف آفتاب کا کندہ شدہ منگانا چاہیں اسی میں دیگر چاروں نقوش میں شامل ہوں گے۔

اس وقت سورج کی طرف منہ کر کے انگشتری ہاتھ میں لے کر یا منان ذو الاحسان قدعمہ کل الخلائق منہ یا منان ۹۹ بار پڑھیں اور اوّل آخر درود شریف ۹ بار۔ پھر انگشتری پہن لیں۔ اگر بعد نماز فجر ہمیشہ ورد میں رکھیں تو جو دعا کی جائے یا حاجت پیش آئے

یہ عمل ۹۹ دن کا ہے یعنی ۳ ماہ اور ۹ دن کا۔ اگر اتنے دن تنہائی اختیار کرے اور پرہیز جلالی و جمالی کے ساتھ عمل کرے تو زیادہ بہتر ہے

عمل بے تاج بادشاہت

یہ عمل بے ایمان اگر پڑھے' دولت ایمان سے مالا مال ہو۔ غریب پڑھے دولت دنیا وآخرت سے سرفراز فرمایا جائے۔ بے علم پڑھے دولت علم سے سینے کو بھر دیا جائے اور کمزور مجبور عمل کرے تو شوکت وہیبت سے نوازا جائے بلکہ اس کے عامل کو بے تاج بادشاہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ جو اس کے حضور حاضر ہو یا عامل جس کے سامنے جائے تعظیم وتکریم سے پیش آئے۔ مال دنیا بہت آئے مگر شرط یہ ہے کہ جو کچھ بھی آئے اسی دن خرچ کر ڈالے کل کے لئے روکے نہیں کیونکہ دینے والا کل کو اور دے گا اور بہت دے گا قصداً دوسرے دن کے لئے روکنا عطائے ربی پر اعتماد کی کمزوری کی دلیل ہے۔ اور یہ عمل کے اثر کو زائل کر دیتا ہے۔ اگر خرچ کرتے کرتے خود بچ رہے کیوں تو کوئی حرج نہیں۔

یہ عمل بے ایمان اگر پڑھے' دولت ایمان سے مالا مال ہو۔ غریب پڑھے دولت دنیا وآخرت سے سرفراز فرمایا جائے۔ بے علم پڑھے دولت علم سے سینے کو بھر دیا جائے اور کمزور مجبور عمل کرے تو شوکت و ہیبت سے نوازا جائے بلکہ اس کے عامل کو بے تاج بادشاہ کہا جائے

یہ عمل ۹۹ دن کا ہے یعنی ۳ ماہ اور ۹ دن کا۔ اگر اتنے دن تنہائی اختیار کرے اور پرہیز جلالی و جمالی کے ساتھ عمل کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ ورنہ صرف حلال غذا جس میں حرام کمائی کا ایک پیسہ بھی شامل نہ ہو اسی پر قناعت کرے اور تنہائی اس لیے بہتر ہے کہ جب نہ کوئی پاس آئے گا نہ یہ کسی سے بات کرے گا تو زبان ونظر قلب وجسم' دست پا سب گناہ سے محفوظ رہیں گے۔ اور اگر اپنی ذات پر اعتماد ہے تو خلوت بھی ضروری نہیں یا عجیب النصائح فل انتطق الالسن بکل ثنائہ و نعمالہ یا عجیب ۹۹ روز تک پندرہ ہزار بار اس طرح پڑھے کہ دن میں دس ہزار بار اور شب میں ۵ ہزار بار۔ دن کے عمل کو دو وقت میں تقسیم کر سکتے ہیں یعنی فجر سے دوپہر تک اور بعد ظہر سے مغرب تک دوپہر کا کھانا کھا کر قیلولہ کر کے ظہر میں اٹھ کر نماز ظہر ادا کرے۔ پھر عمل شروع کر دے پہلے دن اول ۴۱ بار درود تاج ختم عمل پر ایک بار اسی طرح تمام اوقات میں اول آخر ایک بار درود تاج پڑھے اور کبھی دوران عمل میں کسی سے بات کرنا ہو تو تعداد کا خیال رکھے اور ایک بار کوئی بھی مختصر درود پڑھ کر مستحق کو خیرات کرے اور سنتیں اپنے مقام پر آکر پڑھے۔ ان شاء اللہ دوران عمل ہی عجائبات قدرت دیکھے گا۔ حضرت محمد غوث صاحب گولیاری جو اس کے عامل تھے تحریر فرماتے ہیں۔ اس عامل کو حق تعالیٰ یہ کرامت عطا فرمائے کہ اس کا کلام حجت عالم ہوا اور ہر بات اس کی قرآن و حدیث سے ہو' جس کے لیے

دعائے عافیت ودعائے ہلاکت کرے' قبول ہو اور تمام جہان میں مشہور ہو اور نعمت ہائے گوناگوں سے مالا مال ہو اور فتوحات کرامات کا ظہور ہو، عامل را لازم ہے کہ جو کچھ آئے' سب خرچ کر ڈالے۔ دوسرے دن کے لیے نہ رکھے۔ خدا تعالیٰ دوسرے روز پھر عطا فرمائے۔ منہ

تاج عزت وکرامت

یہ عمل پہلے عمل کی مثل نہیں۔ مگر اس کے فضائل واثرات کم بھی نہیں اور اس کو اسی لیے درج کیا جارہا ہے کہ جس کو عمل مندرجہ بالا کرنے کی ہمت نہ ہو تو یہ عمل مختصر ہے۔ آسانی سے انجام دیا جاسکتا ہے۔ یہ عمل چالیس روز تک چار ہزار بار اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو صرف ۱۶ دن ایک ہزار بار اس کے بعد ۵۵ بار ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کرے۔ اس کے آداب وہی ہیں' جو اوپر درج ہوئے اگر ہر دو عمل میں پیر کا تصور یا عامل جس نے اس کی اجازت دی ہے۔ اس کا تصور کر کے پڑھیں کہ اگر قسمت سے موکل اس کا حاضر ہو تو اچھی شکل میں آئے اور جب سامنے کوئی آئے تو آپ عمل ترک نہ کریں نہ ڈریں۔ بلکہ بلند آواز سے عمل پڑھنا شروع کردیں۔ اگر عمل کی تعداد ختم کے قریب ہو تو اسی پر بس نہ کریں بلکہ بلا تعداد پڑھتے رہیں۔ جب وہ سوال کرے تو اس کے سوال کا جواب دیں اور اس سے اپنی خواہش بیان کریں۔ اگر موکل کو تابع کرنا ہے تو اس کے متعلق باادب کہیں وہ جو شرط بتائے۔ اگر آپ اس پر ہمیشہ قائم رہ سکیں تو وعدہ کریں ورنہ صرف اتنا کہیں کہ مجھے جس وقت جو حاجت پیش آئے آپ اسے انجام دیں۔ میں آپ کی نظر عنایت کا طالب ہوں' مطیع کرنا نہیں چاہتا۔ عمل یہ ہے یا عظیم ذا الثناء الفاخر والعز والمجد والکبریاء فلا یذل عزہ یا عظیم پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو اوپر درج ہے۔ اگر پیر متبع شریعت نہیں یا عقیدہ اس کا مشکوک ہے تو نقصان کا خطرہ ہے۔ ایسی حالت میں آفتاب ہدایت ماہتاب سنیت حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ جو اہم شبیہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان سے عقیدت ومحبت کا رشتہ قلب میں پیدا کر کے آپ کا

> **یہ عمل پہلے عمل کی مثل نہیں۔ مگر اس کے فضائل واثرات کم بھی نہیں اور اس کو اسی لیے درج کیا جاتا کہ جس کو عمل مندرجہ بالا کرنے کی ہمت نہ ہو تو یہ عمل مختصر ہے۔ آسانی سے انجام دیا جاسکتا ہے۔ یہ عمل صرف ۱۶ دن ایک ہزار بار اس کے بعد ۵۵ بار ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کرے۔**

تصور کریں کہ نقصان سے محفوظ رہیں اور فیض کامل حاصل ہو سکے اور اجازت تحریری عملیات فقیر اقبال احمد نوری رضوی۔ بازار صندلاں بریلی شریف سے حاصل کریں۔

عمل اسم یا مغنی

یہ عمل حصول دولت وغنا کے لیے بے نظیر ہے مگر طریقہ عمل کتاب عملیات میں نہیں ملتا۔ اگرچہ یہ عمل بہت

> **جو لفظ ان کی زبان سے صحیح ادا ہو سکے' اسی کے مطابق اسم باری منتخب کریں مثلاً اسم یا مغنی کو اکثر احباب یا مگنی پڑھتے ہیں**

مشہور ہے مگر خیال یہی ہے کہ کسی نے فائدہ حاصل بھی کیا ہوگا تو اپنے اعتقاد اور خلوص نیت کے سبب یہ ہی حال اکثر عملیات کا ہے جو کتب عملیات میں مرقوم دیکھے گئے مگر تجربہ اور سینہ بہ سینہ جو حاصل ہوا اس میں اثر ہی کچھ اور دیکھا یہاں اس کا درج کرنا اس لیے بہتر سمجھا کہ جو مغموم ومجبور حضرات اہلسنت اس سے فیض یاب ہوں گے ان کی دعائیں میرے حق میں عمل سے زیادہ قوی اور مفید ثابت ہوں گی۔ طریقہ یہ ہے۔ اول درود تنجینا ۳

> **بوڑھے اور سیدھے بھولے حضرات کے اعتقاد میں بڑی پختگی اور سچائی ہوتی ہے۔ اس لیے وہ جو بھی عمل کریں گے بہت جلد اثر ہوگا اور میرا تجربہ بھی اس پر شاہد ہے مگر فرق یہ ہے کہ ان کو ان کی اہلیت کے مطابق عمل کرانے والا نہیں ملتا اور ان کو ایسے وظیفے بتادیئے جاتے ہیں**

بار۔ اس کے بعد اللھم انت المغنی وانا الفقیر فمن یدع الفقیر الا المغنی ایک بار مغنی گیارہ سو بار اس کے بعد سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ط واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبو ولی الیو منوا بی لعلھم یرشدون یا غیاثی عند کل کربۃ و معاذی عند کل دعوۃ وموئسی عند کل وحشۃ ورجائی حین تنقطع حیلتی یا غیاثی سات بار یا ستر بار۔

سے پڑھے اور کچی زبان والے حضرات کیلئے ہدایات

خصوصی ہدایات جن کو بڑی دعائیں یاد نہیں ہوسکتیں۔ ان کے لیے اسمائے باری تعالیٰ سے کوئی اسم منتخب کرکے بتائیں مگر اس میں یہ خیال رہے جو لفظ ان کی زبان سے صحیح ادا ہو سکے' اسی کے مطابق اسم باری منتخب کریں مثلاً اسم یا مغنی کو اکثر احباب یا مگنی پڑھتے ہیں اور اسم یا غنی کو یا گنی پڑھتے ہیں۔ اسی طرح کچی زبان اور مخارج سے ناواقف حضرات کو ایسے اسماء نہ بتائیں جن میں غ، ص ،ع، ط، ق، ظ، ض، شین، فا ہوں۔ یہ وہ حروف ہیں جو صحیح نہ کرائے جائیں تو غلط پڑھنے کی وجہ سے نقصان پہنچ سکتا ہے مثلاً اسم یا بدوح کو اگر بڑی ح نہ ادا کی گئی اور دو چشمی ھ پڑھی یا بدوھ تو جس جگہ پڑھا جائے وہ ویران ہوجائے اور جھونپڑی میں پڑھے تو آگ لگ جائے۔ رجعت بھی ان ہی خامیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ چند سطریں ہر عامل کی ہدایت کے لیے کافی ہیں۔ بوڑھے اور سیدھے بھولے حضرات کے اعتقاد میں بڑی پختگی اور سچائی ہوتی ہے۔ اس لیے وہ جو بھی عمل کریں گے بہت جلد اثر ہوگا مگر فرق یہ ہے کہ ان کو ان کی اہلیت کے مطابق عمل کرانے والا نہیں ملتا اور ان کو ایسے وظیفے بتادیئے جاتے ہیں۔ جن کی صحیح ادائیگی وہ نہیں کرپاتے' نتیجہ صفر رہتا ہے مگر نقصان سے ان کی صدق اعتقادی محفوظ رکھتی ہے۔ ایسے حضرات کے لیے آئندہ عملیات دیئے جائیں گے (نوٹ: متذکرہ مضمون میں دیئے گئے نقش بنانے کے لئے شمع شبستان رضا سے مدد لیں)

ربانی اسماء کی محبت کے کئی درجے اور سطحیں ہیں۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ بعض اوقات تم ربانی اسماء سے محبت کرتے ہو کیونکہ تم کائنات میں ان کے کاموں سے محبت کرتے ہو۔ کیونکہ وہ ربانی کمالات کے عنوانات ہیں یا کیونکہ اپنی جامع فطرت کی وجہ سے محتاج ہے اور یہ کہنا کتنا مناسب اور ضروری ہے:

اللہ تعالیٰ کے "الرحمان" اور "الرحیم" ہونے پر تمام تعریفیں اس کے لیے ہیں۔

مزید برآں، اس کی مخلوقات کی اس کے دل آویز رہائشی اور قابل محبت سجاوٹیں ہونے کے ساتھ دنیا تمہارے محبت ہے اور کئی گنا محبت، عبادت ہے۔ روحانی کمال کے درجوں کے تناسب میں، محبت ربانی اسماء کی تجلیوں کی سطحوں کے مطابق بڑھتی اور درجوں میں پہنچتی ہے۔ چونکہ اسماء وہ عنوانات ہیں جن کے ساتھ شان و شوکت والی ہستی اپنے آپ کو دکھاتی ہے، اسماء یا ناموں کی محبت

حاجت روائی اور محتاجی کے خاتمہ کیلئے

1001 اسمائے ربانی کا وظیفہ

تمہیں ان کی بے حد ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر، جب تم انتہائی نا امیدی میں اپنے رشتہ داروں، غریبوں، کمزوروں اور محتاج مخلوقات کے لیے امداد تلاش کرتے ہو تو کوئی غیر متوقع طور پر نمودار ہوتا ہے اور ان کے لیے وہ کچھ کرتا ہے جس کی ان کے لیے تمہیں کرنے کی خواہش تھی۔ تم ایسے شخص سے اس کی سخاوت اور خیر خواہی سے کتنی محبت کرو گے اور ان خوبیوں کی وجہ سے ہمیشہ اس کے شکر گزار ہو گے؟

اسی طرح سے اسماء الرحمٰن اور الرحیم پر غور کرو۔

ان اسماء کو دکھا کر، اللہ تعالیٰ تمہارے ایماندار والدین اور آباؤ اجداد اور اعزہ واحباب پر اس دنیا میں اپنی تمام کرم نوازیوں کے ساتھ عنایت فرماتا ہے۔ چونکہ وہ ہر دو تم کو اور ان کو جنت، عالم مسرت کامل میں ذات باری تعالیٰ اور تمام جنتی لطف و کرم کے دیکھنے اور تم کو اکٹھا کرنے کے ذریعے، تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ دونوں اسماء تمہاری محبت کے کتنے سزاوار ہیں اور کس حد تک تمہاری روح ان کی لیے ایک گھر کی طرح ہے۔ تم اس کے ساتھ ایک عالی شان رابطے کو محسوس کرتے ہو اور اس کی شکلیں تم پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ عکس کے ذریعے تم سوچ سکتے ہو کہ تمہاری روح کتنی محبت کرتی ہے اور تم کو کس حد تک اس ذاتِ باری کے اسماء "الحکیم" اور "القیوم" کی ضرورت ہے۔ جس نے دنیا اور اس کی مخلوقات کا انتظام کیا ہے اور اس طرح سے حکمرانی کرتا، اُگاتا اور مکمل حکمت کے ساتھ انہیں قائم رکھتا ہے۔ تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ کس حد تک تمہاری روح کو اسماء۔۔ الوارث، السریع، القیوم، الجواد، الحی الکریم ۔۔۔ جو تمام مردوں کو جنہیں تم مربوط سمجھتے ہو اور جن کے ختم ہو جانے پر تم غمگین ہو جاتے ہو، ابدی خاتمے کے اندھیرے سے ان کا انتظام اس دنیا سے کہیں زیادہ خوبصورت جگہ پر ہوتا ہے۔ چونکہ جامع فطرتوں کے ساتھ ہم عالی منصب اور باوقار مخلوقات ہیں محتاجی کے کئی حالات میں ہمیں ایک ہزار اور ایک ربانی اسماء کی ضرورت ہے۔ ایک کئی گنا ضرورت لگن ہے، کئی گنا لگن ربانی ہستی کی محبت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسماء "العادل"، "الحکیم"، "صادق" اور "الرحیم" کی تجلیوں کی ہزاروں سطحوں میں سے ہم ایک کو بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ اگر تم اسماء "الرحمان"، "الرحیم" اور "صادق" کو "الحکیم" اور "العادل" کو پورے جلووں میں دیکھنا چاہتے ہو تو مندرجہ ذیل تقابل پر غور کرو۔ فرض کرو کہ ایک چار سو کمپنی کی ہر ایک کمپنی بے نظیر یونیفارم، راشن، اسلحہ اور ادویات رکھتی ہے۔ اگر یہ کمپنیاں اکٹھی ملی جلی بغیر کسی کے اچھوتا پن کے خیال کیے جانے کے واقع ہیں اور اس پر بھی اس کی مکمل شفقت سے جو اس کی غیر معمولی طاقت اور اعجازی احاطہ کرنے والے علم پر مبنی اور انتہائی انصاف اور حکمت کے ساتھ، ایک لاجواب بادشاہ ہر ایک کو بے نظیر یونیفارموں، ہتھیاروں سے آراستہ کرتا ہے اور انہیں کسی غلطی اور مدد کے بغیر غذائیں اور دوائیاں مہیا کرتا ہے۔ تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ کیسا طاقتور، مشفق، عادل اور سخی بادشاہ ہے۔ اسی طرح سے اگر تم ربانی اسماء "الحق"،"

الرحمان'' اور ''الرحیم'' کی تجلیاں جو الحکیم اور العادل میں شامل ہیں دیکھنا چاہو تو تم پودوں اور حیوانات کی شاندار فوجوں کو دیکھ سکتے ہو جو ان گنت مختلف خاندانوں' قبیلوں اور جنسوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ تمام اپنے خیمے موسم بہار میں زمین کی سطح پر لگاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ملے جلے ہوتے ہیں اور بے نظیر وردیاں' اشیاء خورد و نوش' اسلحہ' ہدایات' زندگی کے اسلوب اور فوجی خدمت سے سبکدوشیاں رکھتے ہیں۔ اگرچہ ان کے پاس اپنی ضروریات کے لیے آواز اٹھانے کے لیے زبانیں اور انہیں پورا کرنے کے لیے طاقت نہیں۔ ملاحظہ کرو کہ کس طرح اسماء الحق' الرحمان' الرزاق' الرحیم اور الجواد کسی الجھاؤ اور کسی کو بھولے بغیر انہیں مہیا کرتا' برقرار رکھتا اور مکمل عدل اور حکمت کے ساتھ اٹھاتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی دوسرا ہاتھ اس حیران کن نظام اور جامع تنظیم میں جو مطلق اندازے اور توازن پر مبنی ہے حصہ لے سکے؟ سوائے توحید والی بے نظیر مطلق حکمت اور طاقت والی ذات کے کون اس سے فن' قاعدے، گورنمنٹ اور اسے اٹھانے اور سہارا دینے میں حصہ لے سکتا ہے؟

بعض اوقات تم ربانی اسماء سے محبت کرتے ہو کیونکہ تم کائنات میں ان کے کاموں سے محبت کرتے ہو۔ کیونکہ وہ ربانی کمالات کے عنوانات ہیں یا کیونکہ اپنی جامع فطرت کی وجہ سے' تمہیں ان کی بے حد ضرورت ہے

چوتھا لطیف نکتہ:

تم پوچھتے ہو ''غذاؤں' ذاتیت' خاوند یا بیوی' بچوں' دوستوں' نیکوکاروں' خوبصورت چیزوں جیسے موسم بہار اور دنیا سے میری محبت کے فوائد اور نتائج کیا ہیں اگر وہ محبت قرآن مجید کے احکام کے مطابق ہوں؟''

جواب: ایسی محبت کے تمام فوائد اور نتائج کی تشریح کے لیے کئی دفتر چاہئیں۔ اس لیے میں اپنے آپ کو مختصر طور پر اس کے اس دنیا میں فوری نتائج اور آخرت میں اس کے مستقل نتائج کی طرف اشارہ کرنے میں محدود رکھوں گا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے' جنسی خواہش کے نام پر کوئی بھی محبت' دنیاوی محبت کی طرح غافل لوگوں کے لیے اس دنیا میں درد' تکلیف اور مصیبت کا باعث بنتی ہے۔ مثال کے طور پر' شفقت ایک دردناک ایذا میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جدائی کی وجہ سے محبت برباد کر دینے والا احساس بن جاتا ہے۔ لطف ایک زہریلے مشروب کی طرح بن جاتا ہے کیونکہ یہ بے ثباتی کے تابع ہے۔ چونکہ ایسی محبت اللہ تعالیٰ کے نام پر محبت نہیں ہوتی۔ یہ آخرت میں بے سُود ہوگی۔ اس کے علاوہ یہ عذاب ہوگی۔ اگر عاشق ناجائز تعلقات میں پڑ جاتا ہے۔ سوال: پیغمبروں اور بزرگوں کے لیے کسی کی محبت کس طرح بے ثمر ہو جاتی ہے؟

محتاجی کے کئی حالات میں ہمیں ایک ہزار اور ایک ربانی اسماء کی ضرورت ہے۔ ایک کئی گنا ضرورت لگن ہے' کئی گنا لگن محبت ہے اور کئی گنا محبت' عبادت ہے

جواب: پیغمبروں اور بزرگوں کے لیے محبت' جیسی کہ عیسائیوں میں پائی جاتی ہے' جو تثلیث میں یقین رکھتے ہیں' اور رافضیوں (شیعہ حضرات کا ایک طبقہ) کی محبت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی وجہ سے' تقریباً تمام صحابہ کے ساتھ اپنے دل میں دشمنی رکھتے ہیں' بے ثمر ہے (ایسی محبت کی جڑیں محبوب شخص کی محبت میں ہوتی ہے۔ چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے نام پر نہیں ہوتی۔ یہ عقیدے میں ناقابل معافی زیادتیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا مرتبہ دے دیا اور رافضیوں نے مسلمانوں کے سوادِ اعظم سے ناطہ توڑ لیا) اللہ تعالیٰ کے نام پر اور قرآن مجید کے طریقے پر کوئی بھی محبت اس دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں اچھے نتائج لاتی ہے۔ اس کے دنیاوی نتائج کا میں ذیل میں مختصر طور پر ذکر کرتا ہوں۔

کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی دوسرا ہاتھ اس حیران کن نظام اور جامع تنظیم میں جو مطلق اندازے اور توازن پر مبنی ہے' حصہ لے سکے؟ سوائے توحید والی بے نظیر مطلق حکمت اور طاقت والی ذات کے کون اس سے فن' قاعدے، گورنمنٹ اور اسے اٹھانے اور سہارا دینے میں حصہ لے سکتا ہے؟

☆ خدا کے نام پر مزیدار پھلوں اور غذاؤں سے محبت کرنا' انہیں درد کی آمیزش کے بغیر ایک مہربانی اور عنایت بناتا ہے اور ایک آسانی جو خالص شکر گزاری پیدا کرتی ہے۔ جسمانی نفس سے محبت کرنا تمہیں شفقت کرنے کی طرف گامزن کرتا ہے۔ چنانچہ تم نقصان دہ خواہشات اور خیالات سے اسے روکنے کی تربیت دو گے۔ جب تم کامیابی سے ایسا کرو گے تو تمہارا جسمانی نفس جہاں کہیں بھی چاہے تمہیں نہیں لے جا سکے گا اور تمہیں اس کا غلام نہیں بنا سکے گا۔ اس کے برعکس تم اس پر سوار ہو جاؤ گے اور صداقت کی طرف اس کی رہنمائی کرو گے۔ نہ کہ اسے جذبات کی طرف چلاؤ گے۔ اپنی بیوی سے محبت کرنا اس کے اچھے کردار اور اس کے شفقت کی کان اور ربانی رحمت کا تحفہ ہونے پر مبنی ہے۔ بدلے میں وہ تم سے محبت اور تمہاری عزت کرے گی۔ جب تم دونوں کی عمریں زیادہ ہوتی جائیں گی۔ یہ باہمی محبت اور عزت بڑھے گی اور تمہاری خوشی کو بڑھائے گی۔ طبعی خوبصورتی پر مبنی جسمانی محبت کافور ہو جانے والی ہے۔ جب یہ غائب ہو جاتی ہے تو تمہارے باہمی تعلقات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ اپنے والدین سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنا عبادت کا عمل ہے اور ان کی عمر میں اضافے کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہے۔ ایک ارفع ترین احساس اور جدوجہد کے ساتھ تم ان کے لیے لمبا عرصہ زندہ رہنے کی دعا کرتے ہو تاکہ ان کی وجہ سے تم زیادہ انعام حاصل کر سکو۔ تاکہ ان کی عزت کر کے تم خالص روحانی لطف حاصل کرو۔ اگر تم ان کے وجود کو ناقابل برداشت پاتے

ہو جب انہیں تمہاری ضرورت ہوتی ہے اور اس طرح سے تم ان کی موت کی تمنا کرو گے تو تم درندگی کے نچلے درجے پر آ جاؤ گے اور ایک دردناک روحانی بیماری میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

☆ اپنے بچوں سے محبت کرو کیونکہ تمہیں عطا کیے گئے ایک مناسب طریقے سے بڑھنے' پھولنے کے لیے وہ اللہ تعالیٰ کے قابلِ محبت تحفے ہیں' ایک محبت ہے جو مسرت اور نعمت ہے۔ انہیں پہنچنے والی تکلیفوں یا ناامیدی سے کراہنے سے تم کو زیادہ اذیت نہیں ہوگی۔ اگر وہ مرجاتے ہیں چونکہ ان کا خالق الحکیم اور الرحیم ہے' تم یہ نتیجہ نکالو گے:

"چونکہ ان کے لیے زندہ رہنے کی نسبت مرجانا بہتر تھا' اللہ تعالیٰ ان کو ہم سے لے گیا"۔

یہ سوچ کر کہ تمہارا صبر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرے گا اور یہ کہ وہ تم (دونوں) کو ابدی مسرت کے ٹھکانے میں اکٹھا کرے گا۔ تو تم جدائی کے دردوں سے بچا لیے جاؤ گے"۔

☆ تمہارا اپنے دوستوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ جدائی یا موت اس رشتے کو نہیں توڑے گی جس کا تم عموماً مزا لے رہے ہو۔ تم اس باہمی محبت اور روحانی تعلق سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر دوبارہ ملاپ کا لطف ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنے والا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے واسطے ملاپ کا ایک سیکنڈ ایک سال کے ملاپ کا لطف دیتا ہے اور دنیاوی مقاصد کے لیے ایک سال اکٹھے رہنے کا مطلب ایک سیکنڈ کا ملاپ ہے جو دردناک جدائی میں ختم ہوتا ہے۔

☆ پیغمبروں اور بزرگوں جیسے مختلف لوگوں سے محبت کرنا تمہاری قبر کی درمیانی دنیا یا عالمِ برزخ دکھاتا ہے جو غافل لوگوں کو اندھیرا' ڈراؤنی' تنہائی اور نوازے گئے لوگوں کے وجود سے منور عمارت کی طرح لگتا ہے۔ تم اس دنیا میں جانے سے ڈرو گے نہیں بلکہ تم وہاں جانے کے لیے رجحان اور لگن محسوس کرو گے اور وہ لطف جو تم زندگی سے حاصل کرتے ہو' ضائع نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم ان

جسمانی نفس سے محبت کرنا تمہیں شفقت کرنے کی طرف گامزن کرتا ہے۔ چنانچہ تم نقصان دہ خواہشات اور خیالات سے اسے روکنے کی تربیت دو گے۔ جب تم کامیابی سے ایسا کرو گے تو تمہارا جسمانی نفس جہاں کہیں بھی چاہے تمہیں نہیں لے جاسکے گا اور تمہیں اس کا غلام نہیں بنا سکے گا

سے اس طرح محبت کرو گے جس طرح متمدن لوگ معروف افراد سے محبت کرتے ہیں تو تم ان کی موت پر غمگین ہو گے اور ماضی کی "وسیع قبر" میں ان کی موت اور گمنامی تمہارے درد میں اضافہ کرے گی۔ یہ سوچ کر کہ تم قبر میں داخل ہو گے جو بہترین لوگوں کے لیے بھی گل سڑ جانے کا باعث ہوگی' تم غم کی سسکیاں بھرو گے اور موت سے ڈرو گے۔ لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ کے نام پر

تمہارا اپنے دوستوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ جدائی یا موت اس رشتے کو نہیں توڑے گی جس کا تم عموماً مزا لے رہے ہو

محبت کرتے ہو' غم کو الگ کر کے تم قبر کو ایک مکمل آرام کی جگہ پاؤ گے اور تم آگے ہو کر اس کی پرتپاک پیش قدمی کرو گے۔

☆ خوبصورت چیزوں سے ان کے کارساز کے نام پر محبت کرنا اور ایک طرح سے ان کے خالق کا تمہیں یاد دلانا ایک خوشگوار پرتو ہے جو تمہاری رائے تبدیل کردے گا' جو خوبصورتی کی عزت کرتا ہے اور اس کا رخ کہیں زیادہ باوقار' مقدس اور لطیف خوبصورتی کی طرف موڑ دے گا۔ تم ان خوبصورت کاموں سے ربانی افعال کی خوبصورتی کی طرف اپنا رخ پھیر لو گے۔ پھر ربانی اسماء کی خوبصورتی کی طرف اور اس کے بعد ربانی صفات کی خوبصورتی اور شان و شوکت والے کی لاجواب خوبصورتی کی طرف۔

☆ جوانی سے محبت کرنا اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک عمدہ نعمت ہے' تم اسے عبادت میں صرف کرو گے نہ کہ اسے انتشار میں ضائع کرو گے۔ جب تم ایسا کرو گے تو جوانی میں کی گئی عبادت مستقل پھل دے گی۔ جوانی ختم ہو جاتی ہے لیکن وہ پھل رہتے ہیں اور تمہیں بغاوت اور انتشار میں گزاری ہوئی جوانی کے برے نتائج سے بچاتی ہے۔ جب تم بوڑھے ہو جاتے ہو تو تم اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زیادہ ہمہ تن متوجہ ہوتے ہو اور ربانی رحمت سے زیادہ کا استحقاق رکھتے ہو۔ غافل لوگوں کے ناموافق' تم روؤ گے نہیں یا اپنی پانچ یا دس سالہ جوانی کے مزوں کا افسوس نہیں کرو گے۔ جب تم اپنی زندگی کی شفق میں داخل ہو گے تم ان غفلت شعار لوگوں کی طرح نہیں ہو گے جو کہتے ہیں "کاش کہ میری جوانی لوٹ آئے تو میں اسے بتاؤں کہ بڑھاپے نے میرے ساتھ کیا کیا ہے"۔

☆ موسم بہار جیسی نمود و نمائش والی چیزوں سے محبت کرنا اس لیے کہ وہ ربانی فن کے کارنامے ہیں' مراد ہے کہ ان کے مشاہدہ کرنے کا لطف ختم نہیں ہوتا جب انہیں دور کر دیا جائے۔ کیونکہ تم ان کے مفہوم کو یاد کرسکتے ہو جسے وہ تمہارے ذہن میں چھوڑ گئے ہیں۔ جیسے ملمع حروف' فلم کے مناظر کی طرح' تمہارا تصور اور وقت تمہیں ان کو دیکھ کر لطف لینے کے قابل بناتے ہیں اور تمہارا ذہن گزرے ہوئے موسم بہار کی خوبصورتیوں اور خیالوں کو تازہ کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں محبت تمہیں لطف اور سرور دینا جاری رکھتی ہے اور ایذا رساں اور عارضی نہیں ہو جاتی۔

جوانی سے محبت کرنا اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک عمدہ نعمت ہے' تم اسے عبادت میں صرف کرو گے نہ کہ اسے انتشار میں ضائع کرو گے۔ جب تم ایسا کرو گے تو جوانی میں کی گئی عبادت مستقل پھل دے گی۔ جوانی ختم ہو جاتی ہے لیکن وہ پھل رہتے ہیں اور تمہیں بغاوت اور انتشار میں گزاری ہوئی جوانی کے برے نتائج سے بچاتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے نام پر اس دنیا سے محبت کرنا اس کی

تمام مخلوقات کو دل آویز دوستوں کی طرح بنا دیتا ہے۔ اسے آخرت کی کھیتی کے طور پر دیکھنے سے تم ہر ایک چیز میں ایک سرمایہ پاتے ہو جسے تمہاری مابعد حیات کی بہتری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مصیبت تمہیں خائف نہیں کرتی اور تمہاری زندگی کی بے ثباتی تمہیں تکلیف نہیں دیتی۔ تم اس مہمان خانے میں اپنے مقررہ وقت تک سکون سے قیام کرو گے لیکن اگر تم دنیا سے غفلت شعار لوگوں کی طرح محبت کرو گے تو تکلیف دہ، مصیبت ناک، ناپائیدار اور بے ثمر محبت میں تمہارا دم گھٹے گا۔ اگر ان مزوں اور فائدوں کی جو قرآن مجید میں بتائی گئی محبت کی قسم یہاں بتلائے گئی نشاندہی کے بعد تم ایسی محبت کے دوسری دنیا کے نتائج سننا اور جاننا چاہتے ہو تو مندرجہ ذیل تمہید اور نو اشارات کا مطالعہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کے نام پر اس دنیا سے محبت کرنا اس کی تمام مخلوقات کو دل آویز دوستوں کی طرح بنا دیتا ہے۔ اسے آخرت کی کھیتی کے طور پر دیکھنے سے تم ہر ایک چیز میں ایک سرمایہ پاتے ہو جسے تمہاری مابعد حیات کی بہتری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے

تمہید:

اس ذات باری کی شان وشوکت والی خدائی، شاندار رحمت، بہت ہی بڑی سرداری، فیاضانہ خبرداری، وسیع قدرت اور لطیف حکمت کے ذریعے قادر مطلق خداوند کریم نے حقیر سائز کے انسانی جسم کو اتنے زیادہ حواس اور احساسات، ایسے اعضاء، جوڑوں اور نظاموں اور متعدد قابلیتوں سے آراستہ کیا ہے۔ تاکہ وہ ہم میں سے ہر ایک کو مہربانیوں کی لاتعداد اقسام، اس کی شفقتوں اور اس کی رحمت کی اقسام کو سمجھ اور جان سکے۔ اس کے علاوہ اس نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ اس کے اسماء کی بے شمار تجلیوں کا ہم اندازہ اور ان سے محبت کر سکیں۔ ہر ایک جسمانی عضو سے جوڑ اور نظام کی مختلف اقسام کی خدمات، عبادات اور مختلف قسم کے مزے، درد، فرائض اور انعامات ہیں۔

مثال کے طور پر آنکھیں، بصارت کے دائرے میں صورتوں کی خوب صورتیوں اور ربانی طاقت کے مختلف معجزات کو دیکھتی ہیں۔ ان کا فرض غور وفکر کا عادی اور فکر مند مشاہدہ اور کارساز ذات کی احسان مندی ہے۔ کان مختلف آوازیں اور سماعت کے دائرے میں ربانی رحمت کی لطافتیں تخلیق کے میٹھے سر سمجھتے ہیں۔ ان کی اپنی بے نظیر قسم کی عبادت، مسرت اور انعام ہے۔ سونگھنے کی حس، سونگھنے کے دائرے، رحمتِ خداوندی کی لطافتوں سے باخبر ہے اور اس کے علاوہ اس کا اپنا بے نظیر مزہ، احسان مندی کا فرض اور انعام ہے۔ دوسروں کی طرح چکھنے کی حس، ہر استعمال کی جانے والی چیز کے ذائقے سے باخبر ہونے سے، شکر گزاری کے کئی فرائض ادا کرتی ہے۔ القصہ، ہمارے تمام حواس، اعضا اور قابلیتیں، (جیسے

اس ذات باری کی شان وشوکت والی خدائی، شاندار رحمت، بہت ہی بڑی سرداری، فیاضانہ خبرداری، وسیع قدرت اور لطیف حکمت کے ذریعے انسانی جسم کو قابلیتوں سے آراستہ کیا

دل، شعور اور روح) کے لاجواب فرائض، مسرتیں اور درد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مطلق حکیم ذات ان سب کو بدیں وجہ انعام دے گی۔ ان کے انعام کو قرآن مجید میں، جو سب سے سچا کلام، سب سے مکمل نظام اور اس خدا کا کلام ہے جو شہنشاہ، بڑا زبردست اور العلیم ہے۔ واضح طور پر یا کنایۃً بیان کر دیا گیا ہے۔

پہلا اشارہ:

لذیذ کھانوں اور پھلوں کی احسان مندی میں جائز محبت آخرت میں جنتی کھانے اور پھل دیتی ہے اور ہم میں ان کے لیے رغبت پیدا کرتی ہے۔ جب تم کچھ کھاتے ہو اس کے بعد "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے" کہنا بھی تم کو جنت کے ایک پھل کے طور پر واپس کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید نے تجویز کیا اور ربانی حکمت اور رحمت کا تقاضہ ہے، اس کی عنایتوں اور مہربانیوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی گئی کوئی بھی مسرت بخش شکر گزاری تمہیں جنت میں بطور ایک لذیذ ترین کھانے کے واپس کر دی جائے گی۔

دوسرا اشارہ:

جائز طریقے سے اپنی ذاتیت سے محبت کرنے کے جواب میں (اس پر ترس کھانے اور اس کے لیے کام کرنے پر) تمہیں وہ دیا جائے گا جسے تم جنت میں محبت کرتے ہو۔ چونکہ تم نے اپنی ذات کی خواہشوں اور آرزوؤں کو پورا کیا اور اپنے اعضاء اور قابلیتوں کو اس دنیا میں اس طریقے سے استعمال کیا جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ مطلق فیاض ذات جنت کی خوبصورتی اور زینت کی ستر مختلف اقسام کے نمونوں کے طور پر تمہیں ستر مختلف آسمانی لباسوں میں ملبوس کر کے، تمہاری اس کے لیے (جائز) محبت کا انعام دے گی۔

تیسرا اشارہ:

اس کی مسرت بخش شفقت، قابل تعریف خوبیوں اور اچھے کردار کی وجہ سے جو تم اپنی بیوی کے لیے استعمال کرتے ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی معصیت اور دوسرے گناہوں سے بچانے کی پرُخلوص محبت کے انعام لیں۔ مطلق مشفق ذات اسے تمہارے لیے ابدی سرور کے ٹھکانے میں ایک غیر فانی دوست بنائے گی۔ وہ حوروں سے زیادہ خوبصورت، زیادہ خوش لباس اور مزین اور زیادہ دلآویز ہوگی۔ جوڑوں کو تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بٹھایا جائے گا اور دنیا میں اپنی اکٹھے گزاری ہوئی زندگی کو ایک دوسرے کے سامنے بیان کر کے بہت سرور محسوس کریں گے۔

آنکھیں، بصارت کے دائرے میں صورتوں کی خوب صورتیوں اور ربانی طاقت کے مختلف معجزات کو دیکھتی ہیں۔ ان کا فرض غور وفکر کا عادی اور فکر مند مشاہدہ اور کارساز ذات کی احسان مندی ہے۔ کان مختلف آوازیں اور سماعت کے دائرے میں ربانی رحمت کی لطافتیں تخلیق کے میٹھے سر سمجھتے ہیں

Scanned with CamScanner

وردان اور سیدنا خالد کی گفتگو واقدی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ناقد بن علقمہ الربعینی کا قول ہے کہ میں سیدنا عیاض بن غنم الاشعری رضی اللہ عنہ کے قلب لشکر میں تھا' میں نے جناب سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے یہ اشعار سنے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کے قتل وخون ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی تم سے باز پرس ہوگی۔ اگر تمہیں دنیا کی خواہش اور ہمارے مال و منال کی ضرورت ہے یا ہم سے کچھ لینا چاہتے ہو تو چونکہ ہمارے نزدیک سب سے زیادہ کمزور' ضعیف' قحط زدہ ملکوں کی ذلیل ترین زندگی بسر کرنے والے اور لاغری کے برابر ہو۔ ہمارا ایک آدمی تمہارے ہزار آدمیوں کو کمزور سمجھتا ہے۔ تیری یہ باتیں اس قسم کی نہیں جیسی کہ ہمارے ساتھ اب تک ہم سے صلح کرنے والوں نے کی ہیں اور اگر مجھے میرے لشکر اور قوم سے دور اور علیحدہ دیکھ کر ایسی باتیں کرتا ہے یا مجھے اکیلا سمجھ کر دل میں کچھ

جنگ نہ کرو!

میں تمہیں صدقات دینے میں بخل نہ کرونگا (کافروں کے سردار کی التجا)

نصرانیت کے کتے!

اللہ عزوجل نے ہمیں صدقات سے مستغنی رکھا ہے (سیدنا خالد واقدی کی للکار)

دشمن وردان نے آپ اور آپ کے لباس کو دیکھا تو بہت متعجب ہوا اور سمجھا کہ وہ اب میرے ہی پاس آرہے ہیں۔ یہ سمجھ کر وہ ٹیلے کے قریب ہوگیا۔ جس وقت آپ اس کے نزدیک پہنچے تو وہ خچر سے اتر پڑا۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ بھی گھوڑے سے اتر آئے اور یہ دونوں ٹیلے کے قریب ہی بیٹھ گئے۔ وردان نے سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے حملہ کے خوف سے تلوار کو ہاتھ میں ہی رکھا۔ آپ اس کے عین مقابلے میں بیٹھے اور فرمایا جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ مگر سچ بولنا' طریق حق کو اختیار کرنا اور یہ سمجھ لینا کہ تو ایسے شخص کے سامنے بیٹھا ہے جو کسی کے مکر وحیلہ کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کے خدع وفریب کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خود ان کی اصل اور مکرو فریب کے قلعوں کا ستون ہے۔ بہرحال جو کہنا ہے کہہ۔ وردان نے کہا خالد! اس وقت معاملہ میرے تمہارے درمیان ہے' جو کچھ تمہارا ارادہ ہے اور خواہش ہے اس وقت مجھ سے بیان کردو۔ لوگوں کی خونریزی سے باز آؤ اور یاد رکھو کہ جو کچھ تمہارے افعال واعمال اور لوگوں کا کی وجہ سے مرجانے والے لوگ ہو' اس لیے میں بطور صدقہ اور خیرات کے دے دینے میں تمہارے لیے بخل سے کام نہیں لوں گا۔ اب جو تمہیں منظور ہو کہو اور ہم سے تھوڑی ہی رقم پر قناعت کرلو۔

آپ نے یہ سن کر فرمایا نصرانیت کے کتے! اللہ عزوجل نے ہمیں تمہارے صدقات سے مستغنی اور تمہارے اموال کو ہمارے لیے حلال کردیا ہے' ہم اسے آپس میں تقسیم کرلیں اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو ہمارے واسطے جائز کردیا ہے۔ ہاں اگر تم یہ پڑھ لو کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔۔۔ تو تم ہمارے بھائی ہو لیکن اگر اس کا انکار ہے تو پھر ہمارے پاس تمہارے درمیان سب سے بہتر فیصلہ کرنے والی تلوار ہے۔ باری تعالیٰ ہم تم میں سے جسے چاہیں فتح دیں۔ ہمارے پاس تمہارے واسطے یہی ہے جو تُو سن رہا ہے' اگر اس کا انکار کرے تو لڑائی موجود ہے اور واللہ! ہمیں لڑائی کی خواہش بہت زیادہ ہے۔ باقی تیرا ہماری جماعت کو سب سے زیادہ ضعیف و کمزور کہنا سو اللہ تعالیٰ کی قسم! تم ہمارے نزدیک کتے گدگدی اور لہر اٹھتی ہے تو لے جو تیرے جی میں آئے کر میں موجود ہوں انشاء اللہ تجھے کافی ہوں گا۔

واقدی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وردان سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو سن کر کمین گاہ کے آدمیوں پر بھروسہ کر کے بغیر تلوار سونتے ایک جست لگا کر اٹھا اور بڑھ کر آپ کے دونوں بازو پکڑ لیے۔ آپ بھی جوابی حملہ کے لیے اس کی طرف بڑھے اور اسے لپٹ کر بازوؤں پر اپنے ہاتھ کی ضرب دی اور ایک نے دوسرے کو خوب مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ وردان نے اپنے آدمیوں کو للکار کر آواز دی اور کہا کہ جلدی دوڑو' صلیب نے عرب کے سردار کو میرے قبضہ میں کردیا ہے۔ یہ ابھی پورا کہنے نہیں پایا تھا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے' جو ٹیلے کے قریب بیٹھے تھے اس کی آواز کو سنا۔ پرانے کپڑوں اور ان زرہوں کو جو یہ اس وقت پہن رہے تھے' اتار پھینکا اور تلواریں سونتے کر عقابوں کی طرح اس کی طرف جھپٹے اور حتی المقدور جلدی پہنچنے کی کوشش کی۔ اسلام کا وہ بہادر جو سب سے پہلے سوائے ازار کے ننگے بدن ہاتھ میں

(رضی اللہ عنہ) صحابی رسول ﷺ ہوں۔ یہ کہہ کر آپ نے اسے ہاتھ سے پھینکا۔ اور تکبیر کہہ کر رومیوں کی صفوں پر حملہ کر دیا۔ آپ کے بعد سیدنا ضرار رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھ کر حملہ کیا اور مسلمان بھی تکبیروں کی آوازیں بلند کر کے حملہ آور ہو گئے۔

ادھر ان کا حملہ دیکھ کر سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو مخاطب کر کے آواز دی۔ حفاظت اور حمایت دین کے علم بردارو! حملہ کرو۔ یہ کہہ کر آپ نے حملہ کر دیا اور آپ کے حملہ کے ساتھ ہی تمام لشکر نے ہلہ بول دیا۔

رومیوں نے جب اپنے سردار سپہ سالار کا سر دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا تو وہ دم دبا کر بھاگے مگر تلواروں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر گھیر کر قتل کرنا شروع کر دیا۔ پتھر، اینٹ اور ڈھیلے کے نیچے غرض جہاں بھی پایا، لوہا چاٹے بغیر کہیں نہ چھوڑا۔ ظہر کے اول وقت سے عصر کے وقت تک تلواریں برابر کام کرتی رہیں۔ رومی پریشان اونٹوں کی طرح بالکل متفرق ہو گئے۔

سیدنا عامر بن طفیل دوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھا اس وقت میری سواری میں دمشق کے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا تھا۔ ہم نے مشرکین کا تعاقب کیا، جس وقت ہم تعاقب میں دعر کی سڑک تک پہنچے تو ہمیں دور سے ایک غبار اٹھتا ہوا دکھلائی دیا۔ ہم سمجھے کہ ہرقل بادشاہ نے شاید رومیوں کی مدد کے لیے کوئی لشکر روانہ کیا، یہ سمجھ کر ہم ہوشیار ہو گئے۔ جس وقت وہ غبار ہمارے قریب پہنچا تو دفعتاً ہمیں معلوم ہوا کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری مدد اور کمک کے لیے یہ لشکر روانہ کیا ہے۔ چونکہ رومیوں کے شیرازہ کے پریشان اجزاء اسی طرف کو منتشر ہوئے تھے جدھر سے یہ لشکر آیا تھا اس لیے رومیوں کا جو سپاہی ان سے ملتا رہا، اسے یہ قتل اور اس کے مال کو مال غنیمت میں شمار کرتے رہے۔

فتح اجنادین

ثقفی رضی اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا یونس بن عبدالاعلیٰ نے مسجد حرام میں بیان کیا تھا کہ یہ فوج جو مشرکین کی ہزیمت اور شکست کے روز اجنادین کے مقام مین مسلمانوں کے لئے آئی تھی۔ سیدنا عمرو بن عاص بن وائل السہمی (رضی اللہ عنہ) کی سرکردگی میں تھی۔ یہ فوج یا اس کا کمان افسر وہاں پہلے سے موجود نہیں تھا بلکہ ہزیمت روم کے روز ہی یہ لشکر وہاں پہنچا تھا۔

واقدی رضی رحمۃ اللہ علیہ کہت ہیں کہ اجنادین کے مقام میں رومیوں کی نوے ہزار فوج تھی، اس روز کے معرکے میں پچاس ہزار سے زائد ہی قتل ہوئی تھی، کم کسی صورت سے نہیں ہو سکتی۔ لڑائی کے گردوغبار میں بعض نے خود کو آپس میں ہی دوسروں کو قتل کر ڈالا۔ باقی ماندہ مفرور ہو گئے۔ مسلمانوں کو اتنا مال غنیمت ہاتھ آیا کہ آج تک اس سے پہلے کبھی کسی دوسری لڑائی میں ہاتھ نہیں آیا تھا۔ سونے چاندی کی صلیبیں اور زنجیریں بے حد و بے حساب ہاتھ آئیں۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے اس تمام مال کو مع اس تاج کے جو وردان کے سر سے ہاتھ آیا تھا جمع کر کے تقسیم کے وقت اٹھا رکھا تھا اور فرمایا میں ابھی اس میں سے حبہ برابر بھی تقسیم نہیں کرتا مگر فتح دمشق کے بعد انشاء اللہ تقسیم کر دوں گا۔

جنادین کے مقام میں رومیوں کے نوے ہزار فوج تھی، اس روز کے معرکے میں پچاس ہزار سے زائد قتل ہوئی تھی، کم کسی صورت سے نہیں ہو سکتی۔ لڑائی کے گردوغبار میں بعض نے خود کو آپس میں ہی دوسروں کو قتل کر ڈالا۔ سونے چاندی زنجیریں اور صلیبیں بے حد ہاتھ آئیں ہیں

اس امر پر کہ مسلمان صحیح سلامت رہے اور کفار ہلاک۔ نیز ان کی شرارتوں کے شعلے ٹھنڈے اور ان کو خود شکست ہوئی اور زیادتی بھی ختم ہوئی

سیدنا عامر بن طفیل دوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھا اس وقت میری سواری میں دمشق کے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا تھا۔ ہم نے مشرکین کا تعاقب کیا، جس وقت ہم تعاقب میں دعر کی سڑک تک پہنچے تو ہمیں دور سے ایک غبار اٹھتا ہوا دکھلائی دیا

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اجنادین کی فتح کا واقعہ سنیچر (ہفتہ) کے روز اٹھائیس جمادی الاول سنہ ۱۳ھ کو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات سے تیس روز قبل ظہور میں آیا تھا۔ ان تمام کاموں سے فارغ ہو کر سیدنا خالد بن ولید نے فتح اجنادین کی خبر دربار خلافت میں سیدنا ابو بکر صدیق خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو حسب ذیل الفاظ میں تحریر کی:

سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از خالد بن ولید بخدمت خلیفہ رسول اللہ ﷺ

"السلام علیکم۔ میں اللہ عزوجل کی حمد کرتا ہوں، جن کے سوا کوئی معبود نہیں، ان کے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتا ہوں۔ اس کے بعد میں باری تعالیٰ جل مجدہ کی حمد و شکر بجالانے میں اس امر پر کہ مسلمان صحیح سلامت رہے اور کفار ہلاک۔ نیز ان کی شرارتوں کے شعلے ٹھنڈے ہوئے اور ان کے خود شکست ہوئے اور زیادتی کرتا ہوں۔ میں اجنادین کے میدان میں رومیوں کی جمعیت سے جن میں وردان والیٔ حمص بھی شامل تھا، ملاقی ہوا، انہوں نے باوجود اس کے کہ اپنے لشکروں کو آراستہ و پیراستہ کر کے خوب ٹیپ ٹاپ کے ساتھ ظاہر کر رکھا تھا، صلیبیں اٹھا رکھی تھیں اور اپنے دین کی قسمیں کھا کھا کر خوب عہد و پیمان کر رکھا تھا کہ وہ لڑائی سے کسی طرح اور کسی حالت میں بھی پیٹھ پھیر کر نہ بھاگیں گے مگر ہم نے محض اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کر کے ان کی طرف خروج کیا۔ باری تعالیٰ جل مجدہ نے جو کچھ ہمارے قلوب میں مضمر تھا، اس کو معلوم کر کے ہمیں صبر بخشا اور فتح و نصرت سے ہماری تائید فرمائی۔ قہر نے اللہ کے دشمنوں کو گھیر لیا اور ہم نے ان کو ہر جگہ، ہر ایک گھاٹی اور ہر ایک میدان میں قتل کرنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ جس وقت ہم

نے ان کے مقتولین کی تعداد معلوم کی تو پچاس ہزار تھی۔ چار سو پچھتر مسلمان بھی اس جنگ میں کام آئے ہیں جن میں سے بیس پچیس انصار اور قبیلہ حمیر کے اور تیس مکہ معظمہ کے تھے اور باقی دوسرے لوگ تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ ان سب کو زمرۂ شہداء میں داخل فرمائیں۔ میں یہ خط بروز جمعرات ۲ جمادی الاخریٰ کو لکھ رہا ہوں' ہم دمشق جا رہے ہیں' آپ ہمارے لیے باری تعالیٰ مجدہ سے فتح و نصرت کی دعا کریں۔ تمام مسلمانوں کو میری طرف سے سلام عرض کر دیجئے والسلام علیک!''

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد ملک شام کے حالات معلوم کرنے کے لیے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک روز حسب معمول جس وقت آپ مدینہ طیبہ سے باہر نکلے تو اچانک آپ نے سیدنا عبدالرحمٰن بن حمید کو آتے دیکھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے جلدی سے لپک کر دریافت کیا کہاں سے آ رہے ہو؟ انہوں نے کہا (ملک) شام سے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح بخشی ہے۔ یہ لفظ سنتے ہی خلیفہ اسلام سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سجدہ شکر کے لیے سربسجود ہو گئے۔ عبدالرحمٰن بن حمید آپ کی طرف بڑھے اور خدمت اقدس میں پہنچ کر عرض کیا کہ خلیفہ رسول اللہ! ذرا سجدے سے سر اٹھایئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی آنکھوں کو مسلمانوں کے فتح کے سبب ٹھنڈا کر دیا ہے۔ آپ نے سر اٹھایا' اول آہستہ آہستہ خط پڑھا۔ جب آپ اس کا پوری طرح مطلب سمجھ گئے تو پھر سب کو بآواز بلند سنایا۔ مدینہ طیبہ میں یہ خبر بجلی کی طرح دوڑ گئی' لوگ چاروں طرف سے خط کے سننے کے اشتیاق میں دوڑے اور آپ نے پھر دوبارہ سب کے سامنے اس خط کو پڑھا۔

کہتے ہیں کہ مکہ، حجاز اور اہل یمن نے جس وقت مسلمانوں کی فتوحات نیز رومیوں سے جو مال غنیمت آیا تھا اس کی خبر سنی تو انہوں نے بھی ثواب و اجر کی رغبت میں شام کی طرف خروج کا ارادہ کر دیا۔ باشندگان مکہ معظمہ، رؤسا اور اکابر گھوڑے اور اسلحہ لے کر ابوسفیان صخر بن حرب (رضی اللہ عنہ) اور غیداق بن ہشام کی سرکردگی میں مدینہ طیبہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شام پر خروج کرنے کی اجازت حاصل کرنے کی غرض سے آئے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شام کی طرف ان کا جانا ناگوار اور خلاف مصلحت معلوم ہوا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد ملک شام کے حالات معلوم کرنے کے لیے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک روز حسب معمول جس وقت آپ مدینہ طیبہ سے باہر نکلے تو اچانک آپ نے سیدنا عبدالرحمٰن بن حمید کو آتے دیکھا

مسلمانوں کی فتوحات کی خبر جب مکہ اور حجاز والوں نے سنی تو انہوں نے بھی ادھر کا رخ کرلیا بہت رغبت سے ثواب میں حصہ لیا

آپ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا چونکہ ان کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے دراصل کینہ اور بغض و عداوت موجود ہے اس لیے آپ انہیں ہرگز اجازت نہ دیں۔ اللہ سبحانہ تبارک و تعالیٰ کا قول اعظم و برتر ہے اور ان کا اسفل و بدتر۔ یہ اب تک اپنے کفر پر موجود ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو پھونکیں مار مار کر بجھا دیں۔ حالانکہ باری تعالیٰ ان کی خواہش کے خلاف اس کو پورا اور تمام کر کے رہیں گے۔ ہمارا قول اور دعویٰ یہ ہے کہ باری تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان کا اس کے خلاف ہے۔ دراصل جس وقت اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کو عزت بخشی اور ہماری شریعت کی مدد و نصرت فرمائی' یہ لوگ تلوار کے خلاف سے مسلمان ہو گئے اور اب جبکہ انہوں نے یہ سنا کہ اللہ کے لشکر نے رومیوں پر فتح پائی تو یہ ہمارے پاس آئے کہ ہم انہیں دشمنوں کی طرف بھیج دیں تاکہ وہ سابقین اولین یعنی انصار و مہاجرین کے برابر ہو جائیں۔ میری رائے میں بہتر یہ ہے کہ آپ انہیں ہرگز وہاں جانے کی اجازت نہ دیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہارے خلاف کسی طرح نہیں کر سکتا اور نہ تمہارے کسی قول کو رد کر سکتا ہوں۔

کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو اہل مکہ تک پہنچی اور انہیں معلوم ہوا کہ وہ ہمارے وہاں جانے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ تمام جمع ہو کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آپ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد نبوی رضی اللہ عنہ میں تشریف فرما تھے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں تشریف رکھتے تھے اور مسلمانوں کو جو فتوحات باری تعالیٰ جل مجدہ نے عنایت فرمائی تھیں ان کا ذکر ہو رہا تھا۔ قریش کی یہ جماعت جس وقت یہاں پہنچی تو آپ کو سلام کر کے آپ کے سامنے بیٹھ گئی اور آپس میں مشورہ کرنے لگی کہ سب سے پہلے کون سلسلہ گفتگو شروع کرے۔

آخر ابوسفیان بن حرب (رضی اللہ عنہ) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔ اے عمر! یہ صحیح ہے کہ زمانہ جاہلیت ہمارے اور آپ کے مابین بغض و عداوت کا سلسلہ چلا آ رہا تھا مگر جس وقت باری تعالیٰ جل مجدہ نے ہمیں ہدایت بخشی تو چونکہ ایمان شرک کو مٹا دیتا ہے' اس لیے ہم نے آپ کی طرف سے اپنے دل کو بالکل صاف کر لیا لیکن آپ اب تک وہی باتیں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ آخر اس پرانی عداوت رکھنے اور نئی دشمنی کرنے کا ایسا وہ کون سا سبب ہے جو

اے عمر! یہ صحیح ہے کہ زمانہ جاہلیت ہمارے اور آپ کے مابین بغض و عداوت کا سلسلہ چلا آ رہا تھا مگر جس وقت باری تعالیٰ جل مجدہ نے ہمیں ہدایت بخشی تو چونکہ ایمان شرک کو مٹا دیتا ہے' اس لیے ہم نے آپ کی طرف سے اپنے دل کو بالکل صاف کرلیا اور وہی باتیں کرتے چلے آئے

مٹائے نہیں مٹتا۔ کیا ہم اب آپ سے یہ امید رکھیں کہ آپ کے دل میں ہماری ... جو بغض اور تنفر موجود ہ اس کو آپ دھوڈالیں گے۔ یہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ ہم سے افضل اور ایمان و جہاد میں اسبق (بہت پہل کرنے والے) ہیں۔ ہم آپ کے مراتب کو جانتے ہیں منکر نہیں ہوئے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ کلام سن کر حیا کی وجہ سے اول خاموش رہے اور شرم کے باعث جناب کی جبیں مبارک پر پسینہ کے چند قطرے نمودار ہوگئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا واللہ! میرا یہ مطلب نہ تھا جو آپ حضرات سمجھ گئے ہیں بلکہ میرا مقصد خونریزی اور شرارت کو روکنا تھا اور بس۔ چونکہ آپ لوگوں میں زمانہ جاہلیت کی خو اور غیرت اب تک باقی ہے اور حسب و نسب تم اب تک لوگوں پر ظاہر کر کے اپنی بڑائی کرتے رہتے ہو۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو نیز خلیفہ رسول اللہ ﷺ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں اپنے نفس کو اللہ کے راستہ میں سونپ چکا ہوں۔

اس کے بعد اسی طرح تمام رؤسائے مکہ معظمہ نے بھی کہا۔ آخر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کی تقریر اور گفتگو سے بہت خوش ہوئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے حسب ذیل دعا مانگی:

"الٰہی! ان کی خواہشوں اور امیدوں سے بہر اور افضل ان کو عطا کیجیے۔ ان کے عملوں اور فعلوں کو اچھی اور احسن جزاء دیجیے۔ انہیں ان کے دشمن پر فتح بخشے۔ ان کے دشمنوں کو ان پر غلبہ نہ دیجیے، آپ ہر چیز پر قادر ہیں"۔

واقدی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ چند ہی روز کے بعد یدنا عمرو بن معدی کرب زبیدی رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک جماعت یمن سے بھی شام کے ارادے سے آگئی اور ابھی انہوں نے پڑاؤ بھی نہیں کیا تھا کہ اسی ارادہ اور مقصد سے سیدنا مالک بن اشتر نخعی رضی اللہ عنہ جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ انس و محبت کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چند معرکوں میں شریک بھی ہو چکے تھے، تشریف لے آئے اور مع اہل و عیال کے جناب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے یہاں فروش ہوئے۔ اس طرح مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی بھاری جمعیت ہوگئی اور قوم جرہم کو ملا کر قریب نو ہزار کا لشکر فراہم ہوگیا۔ جس وقت لشکر کا تمام ساز و سامان درست ہو چکا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور آپ کے لشکر کے نام خط لکھا۔

بڑی گیارھویں شریف مبارک

مشکلات الٹے پاؤں لوٹ جائیں گی

ربیع الثانی کے ماہِ مبارک میں ہر سال نورانی دنیا کی طرف سے غوث الاعظمؒ کے صدقے تمام روحانی خدمات (زائچہ۔ استخارہ۔ حاضرات۔ لوح۔ نقش۔ تعویذات و عملیات پر

50% ڈسکاؤنٹ دیا جاتا ہے

جس میں قیمتی نگینے اور مبارک پتھر بھی شامل ہیں

اگر آپ غوث الاعظمؒ کے ماننے والے ہیں تو آج ہی نورانی دنیا سے رابطہ کریں

اور پچاس فیصد رعایت کے ساتھ آپ کے مسائل کا حل حاضر ہے

دیر نہ کیجئے یہ رعایت صرف ایک ماہ کیلئے

مگر یہ رعایت لوح زحل پر نہیں ہے

ادارہ نورانی دنیا

پروفیسر ایم اے خان نوری: فلیٹ نمبر 104 ثمرینہ اپارٹمنٹ، کلفٹن بلاک 4، کراچی

فون: 0321-4020990, 0300-9443247-021-7007827, 021-5418934

اگر جنات آسانی سے آپ کی بات مان جائیں تو اللہ کا شکر ادا کریں ورنہ پہلے انہیں ڈرائیں دھمکائیں اور بعد میں ماریں

مسلمان جن شریف ہوتے ہیں

جنات انسانی جسم میں داخل ہو جائیں تو انہیں صرف مریض کی انگلی کے ذریعے ہی باہر نکالیں

مسلمان جن کے ساتھ معاملات کیسے طے کریں

اگر جن مسلمان ہو تو اس کو نیکی کی طرف رغبت دلائیں، خوف الٰہی دلائیں آخرت کے عذاب سے اسے ڈرائیں اور اسے احادیث کی روشنی میں بتائیں کہ دوسروں پر ظلم کرنے والوں کا انجام بہت برا ہوگا۔ اور وہ جس وجہ سے جسم میں داخل ہوا ہو اس کے مطابق عمل کریں۔ اگر وہ اس وجہ سے داخل ہوا تھا کہ مریض نے اس کے بقول اس پر ظلم کیا ہو۔ تو آپ اسے بتائیں کہ انسان جنات کو نہیں دیکھ سکتے لہٰذا وہ بے گناہ ہے اسے معاف کر دو۔ کیونکہ جو عمداً غلطی نہ کرے وہ سزا کا مستوجب نہیں۔ اور اگر جن یہ کہے کہ اسے اس مریض یا مریضہ سے عشق ہے۔ تو آپ اسے بتائیں کہ کسی سے عشق کرنا حرام ہے۔ نیز آپ اسے قیامت کے عذاب سے ڈرائیں اور اسے بتائیں کہ قیامت کے دن اس کا کیا انجام ہوگا؟ اور اگر وہ ظلم کی نیت سے کسی انسان کو ستا رہا ہو۔ تو آپ اسے ظالموں کے خطرناک اور حسرت ناک انجام سے ڈرائیں۔ اگر تمہاری گفتگوئے ناصحانہ سے متاثر ہو کر جن نکلنے اور چلے جانے پر آمادگی کا اظہار کرے تو آپ اللہ کا شکر ادا کریں اور جن کے نکلنے سے پہلے اس سے عہد لے لیں۔ عہد کے الفاظ مختلف بھی ہو سکتے ہیں لیکن ان میں کوئی شرکیہ لفظ نہیں ہونا چاہیے وہ آپ کے ساتھ ساتھ یہ عہد دہرائے گا۔

''میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ اس جسم سے نکل جاؤں گا اور دوبارہ اس کی طرف لوٹ کر آؤں گا نہ کسی دوسرے مسلمان میں داخل ہوں گا۔ اگر میں اپنا یہ عہد توڑ دوں تو مجھ پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ اے اللہ میں سچا ہوں تو میرے لیے نکلنا آسان کردے اور اگر میں جھوٹ بولوں تو مومنوں کو میرے اوپر مسلط کردے۔ اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اللہ اس کا گواہ ہے''۔

پھر آپ اس سے پوچھیں: وہ کہاں سے نکلنا چاہتا ہے؟ اگر وہ کہے کہ میں مریض کی آنکھ یا حلق یا اس کے پیٹ سے نکلوں گا۔ تو آپ اس کو منع کریں کہ وہ وہاں سے نہ نکلے۔ اور آپ اسے مشورہ دیں کہ وہ مریض کے منہ یا ناک یا کان' یا ہاتھوں یا پاؤں کی انگلیوں سے نکلے۔ اور آپ اسے کہیں کہ جن تو نکلنے کا ارادہ کرے تو نکلنے سے پہلے سب کو السلام علیکم کہے۔ اگر دم پڑھنے کے نتیجے میں جسم کانپنے لگے۔ تو یقین کر لیں کہ جن ابھی تک جسم میں موجود ہے۔ اور اگر دوبارہ سے مریض پر کوئی اثر نہ ہو تو پھر یقین کر لیں کہ جن نکل چکا ہے۔

غیر مسلم جن کے ساتھ معاملات کیسے طے کریں

سب سے پہلے آپ اسے اسلام کی دعوت دیں۔ لیکن اسے اسلام لانے پر مجبور نہ کریں بلکہ اسے اسلام لانے کا مشورہ دیں۔ اسے مزید تبلیغ کرتے ہوئے کہیں کہ توبہ کی مکمل ہونے کی علامات یہ ہیں کہ تو اس ظلم سے باز آجا۔ اور تو اس جسم سے نکل جا۔ اگر وہ جسم میں موجود رہنے پر اصرار کرے تو آپ اس کے اصرار کو برداشت کریں۔ اور اسے ناصحانہ الفاظ میں اسلام لانے کا مشورہ دیں۔ اگر وہ پہلے ہی مرحلے میں مسلمان ہو جائے تو آپ الحمد للہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اور اگر وہ دعوت پر غور نہ کرے تو آپ اسے ڈرائیں دھمکائیں یا مار پیٹ سے کام نکالیں آپ کے لیے جائز ہے تاہم مار پیٹ صرف اس دم کرنے والے کیلئے جائز ہے۔ جو اپنے عمل میں ماہر ہو اور جنات کی چالوں کو سمجھتا ہو۔ اور اسے پتا ہو کہ مار جن کو پڑ رہی ہے کیونکہ بعض جنات اتنے مکار ہوتے ہیں کہ مار کا نام سن کر ہی ایک کونے میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور مار انسان کو پڑنے لگ جاتی ہے۔ اور عامل کو چاہیے کہ وہ کندھوں، پشت اور جسم

Scanned with CamScanner

نکل جا۔ اگر وہ جسم میں موجود رہنے پر اصرار کرے تو آپ اس کے اصرار کو برداشت کریں۔ اور اسے ناصحانہ الفاظ میں اسلام لانے کا مشورہ دیں۔ اگر وہ پہلے ہی مرحلے میں مسلمان ہو جائے تو آپ الحمد اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اور اگر وہ دعوت پر غور نہ کرے تو آپ اسے ڈرائیں دھمکائیں یا مار پیٹ سے کام نکالیں آپ کے لیے جائز ہے تاہم مار پیٹ صرف اس دم کرنے والے کیلئے جائز ہے۔ جو اپنے عمل میں ماہر ہو اور جنات کی چالوں کو سمجھتا ہو۔ اور اسے پتا ہو کہ مار جن کو پڑ رہی ہے کیونکہ بعض جنات اتنے مکار ہوتے ہیں کہ مار کا نام سن کر ہی ایک کونے میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور مار انسان کو پڑنے لگ جاتی ہے۔ اور عامل کو چاہیے کہ وہ کندھوں، پشت اور جسم کے کناروں پر مارے۔ جن سورتوں یا آیات کی تلاوت سے جن کو تکلیف ہوتی ہے وہ یہ ہیں اور ان سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے۔ آیت الکرسی، سورۃ یٰسین، سورۃ الصافات، سورۃ الدخان، سورۃ حسر کا آخری رکوع، سورۃ ہمزۃ اور سورۃ الاعلیٰ۔ عام طور پر ہر وہ آیت جس میں شیطان اور جہنم اور اس کی مختلف سزاؤں کا ذکر ہو۔ جنات کو ان جیسی سورتوں اور آیات کی تلاوت سے بہت زیادہ ایذا پہنچتی ہے اور انھیں درد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر جن کچھ دیر کے بعد مان جائے تو قرآنی عذاب فوراً اس سے ہٹا لو اور اس سے عہد لے لو۔ پھر اسے نکلنے کا حکم دے دو۔

اگر وہ جسم میں موجود رہنے پر اصرار کرے تو آپ اس کے اصرار کو برداشت کریں۔ اور اسے ناصحانہ الفاظ میں اسلام لانے کا مشورہ دیں۔ اگر وہ پہلے ہی مرحلے میں مسلمان ہو جائے تو آپ الحمد اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ ور اگر وہ دعوت پر غور نہ کرے تو آپ اسے ڈرائیں دھمکائیں

تیسرا مرحلہ: علاج کے بعد:

یہ مرحلہ بڑا تکلیف دہ ہے کیونکہ عامل کو جن کا بار بار کرنا پڑتا ہے۔ لہذا درج ذیل احتیاطی تدابیر مریض کو ضرور بتائیں تا کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ ان پر عمل کرے۔ ایمان بر عقیدۂ توحید اور اتباع سنت صحیحہ۔ نماز باجماعت کی پابندی۔ باوضو ہو کر سوئے۔ سونے سے پہلے آیۃ الکرسی، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس تین بار پڑھے اور اپنی ہتھیلیوں پر پھونک مار کر اپنے جسم پر پھیرے۔ مریض اپنے گھر میں کم از کم تین دن میں ایک بار سورۃ بقرۃ پڑھے۔ سوتے وقت سورۃ ملک ضرور پڑھے۔ ان پڑھ مریض مرد یا عورت کو، ایک ماہ تک قرآنی کیسٹس ضرور سنوائیں۔ صبح کے وقت سورۃ یٰسین پڑھے یا کیسٹ سن لے۔ صحبت بد ترک کر کے صحبت

اللہ کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریفات ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

صالح اختیار کی جائے۔ مریض کو ہر روز دو گھنٹے قرآنی کیسٹ سنائیں یا وہ خود دو پارے روزانہ تلاوت کرے۔

۱۳۔ نماز فجر کے بعد یہ دعا سو بار ضرور پڑھے۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریفات ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" ہر نیک کام سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھے۔

جنات اتنے مکار ہوتے ہیں کہ مار کا نام سن کر ہی ایک کونے میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور مار انسا کو پڑنے لگ جاتی ہے۔ اور عامل کو چاہیے کہ وہ کندھوں، پشت اور جسم کے کناروں پر مارے۔ سورتوں یا آیات کی تلاوت سے جن کو تکلیف ہوتی ہے

تنہا سونے کی ممانعت کی جائے۔ چھٹے باب میں مذکور آیات پڑھنے کے لئے اسے دیں۔ ۱۷۔ ایک مہینے کے بعد آپ جا کر مریض پر دم کر کے تاکید کریں کہ جن دوبارہ لوٹ کر نہیں آیا۔ مزید حفاظت کے پیش نظر اسے ادعیہ و اذکار مسنونہ پر دوام اختیار کرنے کی تلقین کریں تا کہ وہ شیطان کے مکر و فریب سے بچا رہے۔ معالج کے لئے ضروری ہدایات: بعض اوقات دم پڑھنے کے بعد مریض متلی، گھبراہٹ، گھٹن یا کپکپاہٹ محسوس کرتا ہے لیکن جن حاضر نہیں ہوتا ایسی صورت میں معالج کو تین بار دم دہرانا چاہئے۔ پھر بھی جن حاضر نہ ہو تو آپ مریض کو درج ذیل نصائح اختیار کرنے کو دیں۔ باجماعت نماز کی پابندی۔ ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر اور ٹیلی ویژن کی ممانعت۔ نیند سے پہلے وضو کرے اور آیت الکرسی کی تلاوت کرے۔ ہر نیک قول و عمل سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھے۔ لا الہ الا اللہ کا بکثرت ورد کریں۔ نیند سے پہلے سورت الصافات، الدخان اور سورت الجن کی تلاوت کریں۔ صبح کی نماز کے بعد سورۃ یٰسین، معارج اور سورہ الرحمن ضرور پڑھے۔ صبح و شام کے مسنون اذکار بھی پڑھے۔ ایک مہینے کے بعد معالج اس پر دم پڑھے گا۔ پھر پتہ چلے گا کہ جن چلا گیا ہے یا ابھی تک اسی جسم میں موجود ہے۔ پہلی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے آپ کو بچا لیا ہے۔ آپ صرف الحمد للہ کہہ دیں۔ اس بات کی تاکید آپ کو چند سادہ علامات کے ذریعے ہوگی۔ مثلاً دورے کے دوران متاثرہ عضو ٹھیک ہو جائے گا۔ ۲۔ خوفناک خواب آنا بند ہو جائیں گے۔ دم کرنے کے بعد مریض میں کوئی تبدیلی نہ آئے گی۔ دوسری صورت میں جن اگرچہ موجود ہے لیکن کافی کمزور ہو چکا ہے۔ آپ جونہی مریض پر دم پڑھیں وہ جن ذلیل و خوار ہو کر آپ کے پاس آ جائے گا۔ بعض اوقات جن حاضر تو ہو جاتا ہے لیکن نکلنے سے انکاری ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں آپ ایسی سورتیں پڑھیں جس سے جن کو

تکلیف پہنچتی ہے۔ اس کے باوجود اگر وہ نکلنے پر آمادہ نہ ہو تو آپ مار پیٹ سے کام لے سکتے ہیں۔ اگر وہ پھر بھی نکلنے پر آمادہ نہ ہو تو آپ مریض کو سابقہ تعلیمات مزید ایک مہینے کے لئے دے دیں۔ بعض اوقات آپ دم پڑھتے ہیں تو مریض بقائمی ہوش و حواس شدید انداز میں روتا ہے۔ اگر آپ اس سے رونے کا سبب پوچھیں تو وہ جواب دے گا۔ میں اپنی ذلت کی وجہ سے روتا ہوں اور میں اپنے آپ پر ضبط نہیں کرسکتا۔ بظاہر ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جادو کی علامت ہے۔ واللہ اعلم۔ اگر آپ اس رائے کی تاکید چاہیں تو مریض کے کان میں درج ذیل دم پڑھیں۔

بعض اوقات جن حاضر تو ہوجاتا ہے لیکن نکلنے سے انکاری ہوجاتا ہے۔ ایسی صورت میں آپ ایسی سورتیں پڑھیں جس سے جن کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اس کے باوجود اگر وہ نکلنے پر آمادہ نہ ہو تو آپ مار پیٹ سے کام لے سکتے ہیں

"قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ." (یونس ۸۱۔۸۲)

"موسیٰ نے کہا جو کچھ تم لائے ہو وہ جادو ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ عنقریب اسے باطل کرے گا۔ بے شک اللہ مفسدوں کے عمل کو درست نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے ذریعے حق کو حق ثابت کرتا ہے۔ اگرچہ مجرم اس کو ناپسند کریں۔"

"وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ" (الاعراف ۱۱۷ تا ۱۲۲)

"ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ تو اپنی لاٹھی نیچے پھینک دے (جونہی انہوں نے لاٹھی پھینکی) وہ جادوگروں کے لائے ہوئے جادو کو نگلنے لگی۔ اس موقع پر جادوگر مغلوب ہوگئے اور ذلیل و رسوا ہوکر لوٹے۔ جادوگروں کو سجدے میں گرادیا گیا۔ کہنے لگے ہم رب العالمین کے ساتھ ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔"

"إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ" (طٰہٰ ۶۹)

"بے شک انہوں نے جادوگر والی تدبیر کی اور جادوگر جیسے بھی تدبیر کرے فلاح نہیں پائے گا۔"

یہ آیات سات سات بار مریض کے کان میں پڑھیں۔ اگر مریض رونے میں اضافہ کردے۔ تو آپ کو یقین ہونا چاہئے کہ یہ جادو ہے۔ بعض اوقات جن روتا اور چلاتا بلکہ ڈراتا اور دھمکاتا بھی ہے۔ آپ ایسی صورت میں ہرگز مرعوب نہ ہوں بلکہ مار پیٹ سے کام چلائیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو وہ خاموش ہوجائے گا۔ آپ مریض کے کان میں یہ آیت پڑھیں۔

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ تو اپنی لاٹھی نیچے پھینک دے (جونہی انہوں نے لاٹھی پھینکی) وہ جادوگروں کے لائے ہوئے جادو کو نگلنے لگی

"إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا" (نساء ۷۶/)

بعض اوقات جن آپ کو بکثرت گالی گلوچ کا نشانہ بنائے گا اور لعن طعن بھی کرے گا آپ ایسی صورت میں پرسکون رہیں اور اسے انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ کبھی جن آپ کو یہ کہے گا کہ تو نیک اور شریف آدمی ہے میں تیری تکریم اور عزت کا لحاظ کرتے ہوئے یہاں سے چلا جاتا ہوں، آپ اسے کہیں۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا انتہائی کمزور بندہ ہوں تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے سرشار ہوکر مریض سے چلاجا۔ مریض میں آجانے والا جن بعض اوقات بڑا خبیث اور سرکش ہوگا۔ ایسی صورت میں آپ آدھی پیالی پانی منگوائیں اور اپنے منہ کے قریب کرکے، دم والی آیات پڑھیں اور اس میں سورت یٰسین، الصافات، دخان، الجن کا اضافہ کردیں۔ پھر مریض کو پلادیں۔ جن کو بہت زیادہ ایذا پہنچے گی۔ وہ آپ کی اطاعت پر آمادہ ہوکر انشا اللہ وہاں سے نکل جائے گا۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ پوچھے بغیر جن کا عقیدہ معلوم کرلیں تو آپ وہ آیات مریض پر پڑھیں جن میں اہل کتاب کا ذکر ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ" (المائدہ ۷۲/)

"ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا بے شک اللہ ہی مسیح ابن مریم ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ" (التوبہ ۳۰)

مریض میں آجانے والا جن بعض اوقات بڑا خبیث اور سرکش ہوگا۔ ایسی صورت میں آپ آدھی پیالی پانی منگوائیں اور اپنے منہ کے قریب کرکے، دم والی آیات پڑھیں اور اس میں سورت یٰسین، الصافات، دخان، الجن کا اضافہ کردیں

"یہودیوں نے کہا عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور عیسائیوں نے کہا۔ عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں یہ ان کے اپنے منہ کی باتیں ہیں اپنے سے پہلے کافروں کی باتوں کی مشابہت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک و برباد کرے یہ کہاں

پر جمائے رکھتے ہیں۔ ثور افراد محنتی، ذہین اور مستقل مزاج ہونے کے علاوہ ہوشیار اور چاق و چوبند بھی ہوتے ہیں۔ یہ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرلیں تو اسے پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لیتے ہیں۔ ثور افراد ہر کام آرام سے کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ دوسروں کی ذمہ داریاں بھی اپنے سر لے لیتے ہیں۔ ثور افراد ہر کام میں مناسب منصوبہ بندی کر کے اس کا آغاز کرتے ہیں۔ ثور افراد تصورات پر یقین رکھنے کے بجائے حقیقت پسند ہوتے ہیں اور ہر حقیقی نظر سے دیکھتے ہیں۔

ثور کی نفسیات: ثور افراد کے ذہن کو ان کی وابستگیاں کنٹرول کرتی ہیں۔ یہ وابستگیاں کمزوری کا باعث ہیں کیونکہ ان کے باعث ثور افراد بڑے ضدی اور سخت ہوتے ہیں اور اپنی ناکامیوں سے ہرگز سبق نہیں سیکھتے۔ اس کے نتیجے میں وہ اپنی مشکلات میں اضافہ کرتے ہیں کیونکہ وہ خود فریبی میں مبتلا رہتے ہیں۔ ثور افراد میں بنیادی نقص یہ ہوتا ہے کہ ان کی سوچ کا رجحان ہمیشہ ظاہری تسکین کی طرف ہوتا ہے، اس لئے جب یہ تنہا ہوتے ہیں تو خود سے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ زیادہ طاقتور بننے کے لئے ان افراد کو چاہئے کہ وہ نفسیاتی اور جذباتی کیفیات کی باریکیوں کے بارے میں زیادہ شعور کا مظاہرہ کریں اور خود پسندی سے پرہیز کریں کیونکہ ایسا رویہ ان کی مشکلات میں اضافہ کرتا ہے اور ان کی ترقی اور طاقت کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ ثور افراد جب اپنی حماقت کے باعث کسی صورتحال کو خراب کرلیتے ہیں تو اس کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے۔ آپ ان کے سامنے کسی نظریے کا ذکر کریں۔ وہ فوراً ہی اسے رد کردیں گے۔ یہ لوگ اپنے دل میں دشمنی پال لیتے ہیں اور اپنے اس منفی رویے کو مستحکم کرتے رہتے ہیں۔ یہ سمجھنا بجا ہے کہ آپ کے پاس دنیا کی ساری دولت ہوسکتی ہے مگر آپ کے پاس جب تک اس دولت کے بارے میں انڈراسٹینڈنگ اور آگاہی نہیں ہوگی۔ آپ طاقت حاصل نہیں کرسکیں گے۔ جب تک آپ کے پاس طاقت نہیں ہوگی، آپ اپنی دولت سے مکمل طور پر لطف اندوز نہیں ہوسکیں گے۔ جب آپ سختی کے ساتھ ہر

ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب آپ کو اپنی تقدیر پر بڑی حد تک کنٹرول حاصل ہوجاتا ہے۔ آپ اپنی ذہنی وابستگیوں کا جائزہ لیں کہ آیا آپ اپنے دشمن ہیں۔ کیا آپ کی وابستگیاں دفاعی ہیں۔ کنفیوشس نے ایک بار کہا تھا۔ تیر اندازی کے فن اور ایک اچھی نسل کے انسان میں بے حد مشابہت ہے

بات رد کردیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ دوسروں کا موقف سننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ اس طرح آپ خود اپنی نفسیات کی گہرائی جاننے کا موقع گنوا دیتے ہیں جبکہ یہ ادراک آپ کی زندگی کو مکمل طور پر بدل بھی سکتا ہے۔ تاہم ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب آپ کو اپنی تقدیر پر بڑی حد تک کنٹرول حاصل ہوجاتا ہے۔ آپ اپنی ذہنی وابستگیوں کا جائزہ لیں کہ آیا آپ اپنے دشمن ہیں۔ کیا آپ کی وابستگیاں

ثور بیوی فطرتاً خاتون ہوتی ہے۔ ثور بیوی حوصلہ مند ہونے کے ساتھ ساتھ پیار کرنے والی جیون ساتھی ہوتی ہے۔ ثور بیوی پرسکون محتاط اور ملنسار ہونے کے علاوہ قدامت پسند ہوتی ہے

دفاعی ہیں۔ کنفیوشس نے ایک بار کہا تھا۔ تیر اندازی کے فن اور ایک اچھی نسل کے انسان میں بے حد مشابہت ہے کیونکہ جب انسان کا نشانہ خطا ہوجاتا ہے تو وہ اپنی غلطی تسلیم کرتا ہے۔ طاقتور ثور افراد اس مقولے پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھ کر نئے نئے تجربات حاصل کرسکتے ہیں۔ حالات کی مکمل آگاہی اور مکمل ذمہ داری کے ساتھ یہ زیادہ بہتر طریقے سے ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکتے ہیں۔

ثور افراد کے مالی حالات: ثور افراد کو دولت جمع کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ ثور کے نزدیک دولت آرام اور تحفظ کا نام ہوتا ہے۔ ثور افراد صرف اپنی دولت کو محسوس کرسکتے ہیں۔ ثور کا فلسفہ حیات یہ ہے کہ اس صلاحیت کا کیا فائدہ ہے جب تک اس کے گھر دولت کمانے کی خاطر ہی ثور افراد اپنی ذہنی اور ابلاغی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتے ہیں۔ دولت کمانے کی ضرورت اور دوسروں سے کاروبار کرنے کی غرض سے ثور افراد کو مجبوراً لچک دار رویہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ دولت کمانے کے شوق میں ہی یہ لوگ ذہانت کی عملی قدر اور اس کی تعریف کرنے کا فن سیکھ لیتے ہیں۔ اگر ان کو دولت اور مادی چیزوں کی تلاش نہ ہوتی تو ثور افراد نے اعلیٰ ذہنی منازل پر پہنچنے کی کبھی کوشش نہ کی ہوتی۔

ثور کی محبت: ثور افراد محبت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور اس کا آزادانہ اظہار کرتے ہیں۔ وہ محبت کو ہر معاملے میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے مہربان، مخلص اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ ثور افراد بے حد محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ محبت کے میدان میں ثور مرد و عورت دونوں اپنے پارٹنر کو صرف جسمانی لذت تک محدود کردیتے ہیں۔ ثور افراد دل کے معاملے میں بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں اور محبت کے معاملے میں خود کو دوسروں سے علیحدہ تصور کرتے ہیں۔ یہ محبت کے بارے میں اکثر اوقات انتہائی خودغرضی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اگر یہ اپنی اس عادت پر قابو پالیں تو بہت اچھے بن سکتے ہیں۔ ثور افراد چاہتے ہیں کہ وہ لوگوں سے محبت کریں۔ ثور افراد جس شخص سے محبت کرتے ہیں۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ شخص بھی ان سے محبت کرے۔

ثور شوہر: ثور افراد میں شوہر کی حیثیت سے کامیابی حاصل کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے۔ ثور افراد زیادہ بااعتماد، رحم دل، سخی وفادار اور ذمہ دار ہوتے ہیں۔ وہ بیرونی دلچسپیوں کی خاطر شاذ و نادر ہی اپنے گھر کو نظرانداز کرتا ہے۔ اگر کبھی

ثور افراد میں شوہر کی حیثیت سے کامیابی حاصل کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے۔ ثور افراد زیادہ بااعتماد، رحم دل، سخی وفادار اور ذمہ دار ہوتے ہیں۔ وہ بیرونی دلچسپیوں کی خاطر شاذ و نادر ہی اپنے گھر کو نظرانداز کرتا ہے اگر کبھی اس قسم کی صورت حال پیدا ہوجائے تو وہ عارضی اور لحاتی ہوتی ہے

اس قسم کی صورت حال پیدا ہوجائے تو وہ عارضی اور لحاتی ہوتی ہے۔ ثور شوہر اپنی بیوی او بچوں سے بڑا پیار کرتا ہے اور دنیاوی خوشیاں دینے کے لئے بڑی محنت کرتا ہے۔ ثور افراد [باقی صفحہ 46 پر]

خاوندوں کے مال کی حفاظت کرنے کی ترغیب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں: ''یارسول اللہ! خدا کی قسم ایک وہ زمانہ تھا کہ ساری زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا جس کا بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ نفقہ کا وجوب مدت کے اعتبار سے نہیں بلکہ کفایت کے اعتبار سے ہے بعض، علماء فرماتے ہیں کہ ''رشتہ دار کا نفقہ کفایت کے اعتبار سے ہے جبکہ بیوی کا نفقہ مدت کے اعتبار سے ہے۔'' وہ یہ کہ ہر مال دار پر ایک دن میں دو مد۱ نادار پر ایک مد اور ہے (۷) فتویٰ کو مطلق رکھ کر فتویٰ طلب کرنے والے کے قول کے ثبوت کے ساتھ اس کی تعلیق مراد لینا جائز ہے اور مفتی اس بات کا پابند نہیں کہ وہ کہے کہ ''جب یہ بات ثابت ہوئی تو حکم یہ ہوگا'' بلکہ اس کیلئے جائز ہے کہ فتویٰ کو مطلق رکھے جیسا کہ حضور ﷺ نے فتویٰ کو

خاوند کا مال خرچ کرنے کی اجازت ہے

بیوی بچوں کا نفقہ مدت کے اعتبار سے اور رشتہ داروں کا کفایت کے اعتبار سے ہے

ذلیل وخوار میں پسند نہ کرتی تھی کہ خود کو برتر کہتی تھی لیکن اب دنیا میں کسی گھر کو آپ کے گھر کے مقابلہ میں برتر نہیں دیکھنا چاہتی۔'' پھر عرض کیا: ''ابوسفیان بہت بخیل اور کنجوس آدمی ہے، اگر میں اس کے مال میں سے لے کر بچوں کو کھلاؤں تو کیا مجھے گناہ ہوگا؟'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''اگر حسب معمول (قاعدہ کے مطابق) کھلائے تو کوئی گناہ نہیں''۔

(متفق علیہ: رواہ البخاری (۱۷۶۱) ومسلم (۱۷۱۴) وابو داود (۳۵۳۲) والنسائی (۵۴۲۰) وابن ماجہ (۲۲۹۳) والدارمی (۲۲۵۹) واحمد (۵۹۷ ۲۳)

شرح حدیث

امام نوویؒ ''شرح صحیح مسلم'' میں فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے مندرجہ ذیل فوائد؟ حاصل ہوتے ہیں: (۱) خاوند پر بیوی کے نفقہ کا وجوب (۲) نادار اور نابالغ بچوں کے نفقہ کا وجوب (۳) اس حدیث سے یہ درمیانے آدمی پر ڈیڑھ لازم ہے (۴) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ افتاء یا حکم کے وقت اجنبی عورت کا کلام سننا جائز ہے (۵) فتویٰ طلب کرنے اور شکایت میں ان چیزوں کا ذکر کرنا جائز ہے جنہیں عام گفتگو کے دوران ذکر کرنا کراہت سے خالی نہ ہو (۶) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کا کسی دوسرے پر کوئی حق لازم ہو تو اس کیلئے جائز ہے کہ اس کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر اپنے حق کے بقدر حصہ حاصل کرے لیکن یاد رہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ نے ایسا کرنے سے منع کیا

۱ ''مد'' ایک پیمانہ کا نام ہے، جس کی مقدار میں فقہا کا اختلاف ہے، شوافع اور مالکیہ کے نزدیک ''نصف قدح'' ہے۔ اہل حجاز کے نزدیک ''ایک رطل اور تہائی رطل'' ہے، جب کہ عراقی علماء کے نزدیک ''دو رطل'' ہے۔ (المعجم الوسیط)

مطلق رکھا نیز اگر مفتی فتویٰ کو کسی شرط کے ساتھ معلق کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں (۸) اس حدیث میں اس بات کا جواز موجود ہے کہ بچوں کے باپ کے مال سے بچوں کی کفالت اور ان پر خرچ کرنے میں عورت کا عمل دخل ہے، علماء فرماتے ہیں: اگر باپ نابالغ بچہ پر خرچ نہ کرے یا شہر سے باہر ہو تو قاضی بچہ کی ماں کو اجازت دے گا کہ وہ اس کے باپ کے مال کو خرچ کرے یا قرض طلب کرے اور بچہ پر خرچ کرے لیکن اس میں عورت کی اہلیت کی شرط ہے۔ لیکن اس موقع پر ایک سوال اٹھتا ہے کہ آیا عورت کیلئے قاضی کی اجازت کے بغیر خاوند کے مال کو حاصل کرنے کی اجازت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں دو صورتیں ہیں، کہ حضور ﷺ کا حضرت ہند (جو کہ حضرت سفیان کی اہلیہ تھیں) کو اجازت دینا افتاء تھا یا قضاء اور زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ یہ افتاء تھا اور یہ حکم ہر اس عورت کے حق میں

جاری ہوگا جس کی حالت حضرت ہند کی حالت کے مشابہ ہو، لہذا خاوند کے مال سے قاضی کے فیصلہ کے بغیر حاصل کرنا جائز ہوگا، اور دوسری صورت یہ ہے کہ حضور ﷺ کا فیصلہ بطور قضاء کے ہو تو عورت حضرت ہندؓ کے علاوہ کسی عورت کیلئے قاضی کی اجازت کے بغیر خاوند کے مال سے لینا جائز نہیں۔(۹) جن چیزوں میں شریعت کی طرف سے کوئی حد بندی نہ ہو اس میں عرف عام پر اعتماد کرنا جائز ہے۔(۱۰) اگر شوہر اجازت دے یا شوہر کی اجازت وخوشی عورت کو معلوم ہو تو وہ اپنی ضرورت کیلئے گھر سے باہر جاسکتی ہے (۱۱) اس روایت کے ذریعہ بہت سے علماء نے غائب شخص کے خلاف فیصلہ کرنے کے جواز پر استدلال کیا ہے لیکن اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے، امام ابوحنیفہؒ اور تمام کوفیین علماء فرماتے ہیں کہ غائب شخص کے خلاف کسی قسم کا فیصلہ کرنا جائز نہیں، امام شافعیؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حقوق العباد میں تو اس کے خلاف فیصلہ کیا جا سکتا ہے لیکن حقوق اللہ میں اس کے خلاف فیصلہ کرنا جائز نہیں۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مذکورہ مسئلہ میں اس حدیث سے استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ یہ واقعہ مکہ میں پیش آیا اور ابوسفیان مکہ میں موجود تھے، جبکہ غائب شخص کے خلاف فیصلہ کرنے کی شرط یہ ہے کہ وہ شہر سے باہر ہو یا اس انداز میں پوشیدہ ہو کہ اس تک رسائی ممکن نہ ہو، اور یہ شرط ابوسفیان میں موجود نہیں لہذا یہ غائب کے بارے میں فیصلہ نہ ہوگا بلکہ افتاء ہوگا، جیسا کہ گزر گیا۔

گھر کی (معمولی) چیز کو بلا اسراف صدقہ کرنے کی اجازت

(۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل فرماتی ہیں: ''جب عورت بغیر اسراف کئے گھر کے کھانے میں سے صدقہ کردے تو اس کو الگ اجر ملے گا، اور خاوند کو الگ اجر وثواب کمانے کی وجہ سے ملے گا اور داروغہ کو بھی اس کے برابر اجر ملے گا۔

(متفق علیہ: رواہ البخاری (۱۴۲۵) ومسلم (۱۰۲۴) وابو داؤد (۱۶۸۵) والترمذی (۶۷۲) وابن ماجہ (۲۲۹۴) واحمد (۲۳۶۵۱)

جس شخص کا کسی دوسرے پر حق لازم ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ اجازت کے بغیر اپنے اوپر اس کا مال خرچ کرسکتا ہے مگر صرف اپنے حق کے بقدر حصہ حاصل کرے تاہم امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک نے رحمتہ اللہ علہ نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے مگر علماء میں اس رائے پر خلاف ہے

شرح حدیث

امام خطابیؒ ''معالم السنن'' میں فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں عورت کے صدقہ کرنے کو صراحۃً یا دلالۃً خاوند کی اجازت پر محمول کیا جائے گا' اور اس حدیث کی شرح میں یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ اہل حجاز کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ اپنے خادموں اور بیویوں کو اس بات کی اجازت دیتے تھے کہ وہ ان کے مالوں سے مہمانوں کی ضیافت کریں، مانگنے والے، مسکین اور پڑوسیوں کو کھانا کھلائیں، لہذا رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اس اچھی عادات اور مستحسن خصلت پر قائم رہنے کی ترغیب فرمائی''۔

مد ایک پیمانہ کا نام ہے جس کی مقدار میں فقہا کا اختلاف ہے، شوافع اور مالکیہ کے نزدیک ''نصف قدح'' ہے اہل حجاز کے نزدیک نہیں

(۶۳) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے کوئی چیز خرچ نہ کرے۔'' کسی نے پوچھا: 'یا رسول اللہ! کیا وہ کسی کو کھانا بھی نہیں دے سکتی؟'' حضورؐ نے فرمایا: ''یہ تو ہمارے مال کا افضل ترین حصہ ہے۔''

(حسن رواہ ابو داؤد (۳۵۶۵) والترمذی (۶۷۰) وابن ماجۃ (۲۲۹۵) واحمد (۲۱۷۹۱) واوردہ الشیخ الالبانی (۸۲۵)

بچوں کے باپ کے مال سے بچوں کی کفایت پر خرچ کرنے میں عورت کا عمل دخل بہت زیادہ ہے اگر باپ اپنے نابالغ بچوں اور بیوی پر خرچ نہ کرے تو قاضی بچہ کی ماں کو اجازت دے گا کہ وہ خواہ ادھار لے یا شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال خرچ کرے

ذاتی مال خرچ کرنے میں خاوند کی اجازت

(۶۴) عبداللہ ابن عمروؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ''خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کیلئے کوئی چیز عطیہ کرنا جائز نہیں۔''

(حسن : رواہ ابو داؤد (۳۵۴۷) والنسائی (۳۷۵۷) وابن ماجہ (۲۳۸۸) واحمد (۷۰۱۸)

شرح حدیث:

امام خطابیؒ ''معلم السنن'' میں فرماتے ہیں: ''اکثر فقہاء کے نزدیک اگر عورت صدقہ خیرات وغیرہ میں غلطی نہ کر رہی ہو تو اجازت سے مقصود محض ازدواجی زندگی خوشگوار بنانا اور عورت کے اس عمل سے خاوند کے دل کو خوش کرنا ہوگا ورنہ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضورؐ نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ایک عورت نے اپنی انگوٹھی اور کان کی بالی اتار کر پیش کر دی اور حضرت بلالؓ نے انہیں اپنی چادر میں لے لیا اور یہ خاوند کی اجازت کے بغیر کیا گیا عطیہ تھا۔''

(۶۵) حضرت واثلہؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ ''شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کے اپنے مال کو کثرت سے خرچ کرنے کا اختیار حاصل نہیں۔''

(حسن بشواہدہ رواہ تمام فی الفوائد (۱۸۲۱۱۰) واوردہ الشیخ الالبانی تحت رقم (۷۷۵)

شرح حدیث:

شیخ البانیؒ فرماتے ہیں:

''مذکورہ حدیث اور اس معنیٰ کی دوسری حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عورت کیلئے اپنے ذاتی مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں، اور یہ وہ برتری ہے جو اللہ رب العزت نے مرد کو عورت پر عطا فرمائی ہے، لیکن اگر خاوند سچا مسلمان ہے تو اس کیلئے مناسب ہے کہ وہ اس حق سے اس طرح فائدہ نہ اٹھائے کہ عورت کو مجبور کر کے چھوڑ دے، اور اسے ایسے مواقع میں بھی مال خرچ کرنے سے منع کر دے جس میں دونوں کا کوئی نقصان نہیں، یہ حق لڑکی کے ولی کے حق کے کس قدر مشابہ ہے جو اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی لیکن جب ولی اس لڑکی کی شادی میں رکاوٹ بن جائے تو وہ شرعی قاضی کی عدالت میں مقدمہ دائر کر سکتی ہے تا کہ انصاف حاصل کر سکے، اس طرح اگر کوئی شوہر عورت کو جائز مصرف میں خرچ کرنے سے روکے اور اسے مجبور کرے تو یہ عورت بھی قاضی سے رجوع کر سکتی ہے، اور قاضی اسے بھی انصاف فراہم کرے گا، لہذا اس حکم میں کوئی اشکال نہیں، اشکال تو محض تصرف کرنے میں پائی جانے والی خرابی پر ہے۔''

(٦٦) عبداللہ بن یحییٰؒ (جو کہ کعب بن مالکؓ کی اولاد میں سے ہیں) روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی ''خیرہ'' جو کہ حضرت کعب بن مالکؓ کی بیوی تھیں حضورؐ کی خدمت میں اپنے زیورات پیش کرنے حاضر ہوئی اور عرض کیا: ''میں نے انہیں صدقہ کر دیا'' حضورؐ نے فرمایا: ''عورت کیلئے خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں' کیا آپ نے کعبؓ سے اجازت لی ہے؟'' انہوں نے ہاں میں جواب دیا' حضورؐ نے ان کے شوہر حضرت کعب بن مالکؓ کو بلوایا اور ان سے دریافت کیا: ''کیا آپ نے خیرہ کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنے زیورات کو صدقہ کر دے؟'' انہوں نے مثبت جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں قبول کر لیا۔''

(ضعیف: انفرد بہا ابن ماجۃ (٢٣٨٩))

اگر کوئی شخص غائب ہو اور اس کی بیوی بچوں کی کفایت کا مسئلہ ہو تو اسکی عورت اپنے اور اپنے بچوں کی کفایت کے اخراجات کے حصول کے لئے قاضی کی اجازت سے گھر سے باہر جا سکتی ہے غائب شخص کے لئے شرط لازم ہے کہ وہ اس شہر سے باہر ہو جہاں اس کے بیوی بچے مقیم ہیں اور خرچ پاس نہیں ہیں

خاوند کے گھر کے علاوہ کسی جگہ لباس اتارنے کی ممانعت

(٦٧) حضرت ابو ملیح ہذلی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حمص یا شام کی کچھ عورتیں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' حضرت عائشہؓ نے فرمایا: تمہاری عورتیں کرایے کے حمام میں جاتی ہیں حالانکہ میں نے حضور انور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو عورت خاوند کے گھر کے علاوہ کسی جگہ اپنے کپڑے اتارے تو وہ اپنے اور اللہ کے درمیان سے (ادب وحیاء کے) پردہ کو پھاڑ ڈالتی ہے۔''

اہل حجاز کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ خادموں اور بیویوں کو اس بات کی اجازت دیتے تھے کہ وہ ان کے مال سے ضیافت دے سکتے ہیں اپنے مہمانوں پر خرچ کر سکتے ہیں

(حسن: رواہ ابو داؤد (٤٠١٠) والترمذی (٢٨٠٣) وابن ماجۃ (٣٧٥٠) والدارمی (٢٦٥١) واحمد (٢٤٨٦٩))

شرح حدیث:

امام خطابیؒ 'معالم السنن' میں فرماتے ہیں:

''جو عورت خاوند کے گھر کے علاوہ کسی جگہ کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے اور اللہ کے درمیان سے حیاء کے پردے کو پھاڑ دیتی ہے' کیونکہ وہ اس بات کی پابند ہے کہ پردہ کرے اور اپنی حیاء کی حفاظت کرے اس بات سے کہ کوئی اجنبی اسے دیکھے' یہاں تک کہ عورت کیلئے خلوت میں بھی شوہر کی غیر موجودگی میں ستر ظاہر کرنا جائز نہیں، اور جب کرایہ کے حمام میں اس کے اعضاء بغیر ضرورت کے ظاہر ہوں گے تو یہ اس پردے کو پھاڑنے والی ہوگی جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضور نے خواتین کو صدقہ اور خیرات کرنے کا حکم دیا تو ایک عورت نے اپنے کانوں کی بالیاں اور ہاتھ سے انگوٹھی اتار کر پیش کر دی حضرت بلال نے اسے چادر میں لے لیا اور ایسا اس عورت نے خاوند کی اجازت کے بغیر کیا تھا۔ حضور ﷺ نے اسے خاوند سے اجازت لینے کو کہا

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں'' یہ حکم اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لباس اسلئے بنایا کہ اس سے شرمگاہوں کو چھپایا جائے اور یہی تقویٰ کا لباس ہے اگر عورت اللہ سے نہ ڈرے اور پردے کو پھاڑ دے تو وہ اپنے اور اللہ کے درمیان موجود ادب وحیاء کے پردے کو پھاڑنے والی ہوگی۔''

خاوند کے گھر میں کام کاج کی فضیلت

(٦٨) حضرت علیؓ فرماتے ہیں: چکی پینے کی وجہ سے حضرت فاطمہؓ بیمار ہوگئی تھیں، جب انہیں خبر ہوئی کہ حضورؐ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے ہیں تو وہ حاضر خدمت ہوئیں تا کہ حضورؐ سے خادم طلب کریں، لیکن کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی' انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ساری بات عرض کی' جب حضورؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضور کو ساری بات بتائی' یہ سن کر حضور ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے حالانکہ ہم اپنے آرام کرنے کی جگہ جا چکے تھے' ہم اٹھنے لگے تو حضور نے فرمایا: ''اپنی جگہ ٹھہرے رہو''۔ (آپ میرے اور حضرت فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے) یہاں تک کہ میں نے حضورؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی۔ حضورؐ نے فرمایا: ''جو چیز تم نے طلب کی ہے میں تمہیں اس سے بہتر نہ بتاؤں (وہ یہ ہے کہ) جب تم سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے جس کا تم نے مطالبہ کیا ہے۔''

(متفق علیہ: رواہ البخاری (۳۱۱۳) ومسلم (۲۷۲۷) وابو داؤد (۵۰۶۲) واحمد (۵۴۲)

اسماء بنت ابی بکرؓ کی بے لوث خدمت:

(۶۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: جب حضرت زبیرؓ نے مجھ سے نکاح کیا وہ بالکل نادار تھے ان کے پاس نہ مال و دولت تھی نہ غلام لونڈی اور نہ کوئی جائیداد، صرف پانی لانے کا اونٹ اور ایک گھوڑا ان کے پاس تھا' ان کے گھوڑے کا چارا اور اس کی خدمت میرے ذمہ تھی' پانی بھی میں لاتی' پانی کا ڈول بھی خود سے لیتی' آٹا بھی خود ہی گوندھتی' مجھے اچھی طرح روٹی نہ پکانا آتی تھی' میری انصاری پڑوسن عورتیں روٹی پکا دیا کرتی تھیں' وہ اس میں گٹھلیاں چننے جایا کرتی تھی' وہاں سے اپنے سر پر لاد کر لاتی تھی وہ زمین میرے مکان سے تین فرسخ (دو میل) کے فاصلہ پر تھی' ایک دن گٹھلیاں سر پر لادے آرہی تھی کہ حضورﷺ راستہ میں مجھے ملے' آپؐ کے ساتھ کچھ انصاری صحابہ بھی تھے اور آپ ﷺ نے اپنے اونٹ کو بٹھانے کیلئے 'اخ اخ' کہا۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیں' مجھے شرم آئی کہ میں مردوں کے ساتھ کیسے جاؤں اور زبیرؓ کی غیرت کا خیال آیا وہ بڑے غیور شخص تھے' آنحضرتﷺ سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کررہی ہوں چنانچہ (مجھے سوار کیے بغیر) آگے بڑھ گئے' جب میں گھر پہنچی میں نے حضرت زبیرؓ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ آنحضرتﷺ راستہ میں مجھے ملے تھے' آپ کے ساتھ کئی اور صحابہ بھی تھے آپ نے مجھے بٹھانے کیلئے اونٹ کو بٹھایا لیکن مجھے شرم آئی' آپ کی غیرت کا خیال آیا۔

حضرت زبیرؓ کہنے لگے' تمہارے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ لادنے کا مجھے زیادہ افسوس ہے اگر آنحضرتﷺ کے ساتھ سوار ہوجاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ تھی (کیونکہ حضرت اسماء حضور کی سالی اور بھاوج تھیں) حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ ''اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے میرے پاس ایک غلام بھیج دیا تاکہ میرے بدلے وہ گھوڑے کی دیکھ بھال کرسکے، گویا غلام بھیج کر انہوں نے مجھے آزاد کردیا''۔

(متفق (۵۲۲۴) ومسلم (۲۱۸۲) واحمد (۲۶۳۹۷)

شرح حدیث:

حافظ ابن الحجرؒ ''فتح الباری'' میں رقم طراز ہیں:

''حضرت اسماءؓ کا یہ فرمانا کہ ہم پانی بھرنے والے اونٹ اور گھوڑے کے علاوہ کسی چیز کے مالک نہ تھے۔''

اس کا اطلاق ان چیزوں پر ہوگا جن کی ملکیت اہمیت کی حامل ہوتی ہے کیونکہ وہ مکان' کپڑے' خوراک اور مال تجارت کے مالک تھے' اور حضرت اسماءؓ کا سیاق کلام اس بات پر دال ہے کہ جس زمین کا واقعہ میں ذکر آیا ہے وہ حضرت زبیرؓ کی ملکیت میں نہ تھی بلکہ وہ ان کو حضورؐ کی طرف سے عطا کی گئی تھی وہ اس کے منافع کے مالک تھے زمین کے مالک نہ تھے' اس وجہ سے حضرت اسماء نے گھوڑے اور اونٹ کی طرح اس کا استثناء نہیں کیا۔

شارح حدیث امام داودیؒ نے گھوڑے اور پانی بھرنے والے اونٹ کے استثناء پر اشکال کیا ہے کہ ''حضرت اسماءؓ کی شادی ہجرت سے پہلے مکہ میں ہوئی تھی اور جب انہوں نے ہجرت کی تو عبداللہ بن زبیرؓ ان کے حمل میں تھے اور مکہ میں حضرت زبیرؓ کے پاس نہ کوئی پانی بھرنے والا اونٹ تھا نہ گھوڑا''

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کہنا درست نہیں کہ ہجرت سے پہلے ان کے پاس پانی بھرنے والا اونٹ اور گھوڑا نہ تھے کیونکہ اس بات کا کوئی مانع نہیں کہ ہجرت سے پہلے یہ ان کے پاس موجود ہو' جبکہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ حضرت زبیرؓ غزوہ بدر کے دن گھوڑے پر سوار تھے اور غزوہ بدر سے پہلے کوئی غزوہ نہیں ہوا کہ مسلمانوں کو غنیمت حاصل ہوتی اور اونٹ کے بارے میں یہ احتمال ہے کہ مکہ میں ان کے پاس اونٹ ہو اور جب وہ مدینہ آئے اور ان کو مذکورہ زمین حاصل ہوئی تو انہوں نے اس اونٹ کو پانی بھرنے کیلئے مقرر کرلیا ہو جبکہ پہلے اس سے دوسرے فائدے حاصل کرتے ہوں۔

اس روایت میں تو صرف اتنا آیا ہے کہ ''میں گھوڑے کو چارا ڈالتی تھی'' لیکن امام مسلمؒ کی نقل کردہ روایت جو حضرت ابوکریب کے حوالہ سے ہے اس میں یہ زیادتی ہے ''میں اس کی دیکھ بھال کرتی اسے چارا کھلاتی اور پانی بھرنے والے اونٹ کیلئے گٹھلیاں کوٹتی اور اس کیلئے چارے کا انتظام کرتی۔'' مسلم کی ہی روایت میں ابن ابی ملیکہ کے حوالہ سے منقول ہے ''میں حضرت زبیرؓ کے گھر کی خدمت کیا کرتی تھی ان کا ایک گھوڑا تھا میں اس کی دیکھ بھال کرتی تھی اور گھوڑے کی دیکھ بھال سے بڑھ کر کوئی کام میرے لیے دشوار نہ تھا میں اسے گھاس کھلاتی اور اس کی نگرانی کرتی تھی''۔

حضرت اسماءؓ کے واقعہ میں ان کے آٹا گوندھنے کا ذکر ہے' اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے مالک بننے کی کوئی اہمیت ہو) کیونکہ اگر ان کے قول سے مطلقاً

> **جولڑکی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کرسکتی اگر اس کا ولی بھی نکاح میں رکاوٹ بن جائے تو لڑکی کی شرعی قاضی کی عدالت میں مقدمہ دائر کرسکتی ہے تاکہ انصاف حاصل کرسکے اسی طرح جائز مصرف پر روکنے والی عورت بھی شوہر کے خلاف شرعی قاضی کی عدالت میں مقدمہ دائر کرکے حق مانگ سکتی ہے**

> **عورت اگر اپنے ذاتی مال میں سے کچھ خرچ کرے تو اس کے لئے بھی شوہر سے اجازت طلب کرلے ورنہ یہ فعل برتری حاصل کرنے میں آسکتا ہے**

> **جو عورت خاوند کے علاوہ کسی اور جگہ لباس تبدیل کرتی ہے وہ اپنے اور اللہ کے درمیان حیاء کے پردے کو ختم کردیتی ہے جبکہ وہ اس بات کی پابند ہے کہ حیاء کے پردے کو ہر حال میں قائم رکھے اور اس کی مکمل حفاظت کرے کوئی اجنبی اسے دیکھنے نہ پائے ورنہ شرعی طور پر گناہ گار قرار پائے گی**

Scanned with CamScanner

مال کی نفی مراد ہوتی تو وہ آٹے کی مالک بھی نہ ہوتیں 'ایک روایت میں آتا ہے کہ شام سے تجارت کر کے جب حضرت زبیرؓ لوٹے تو انہوں نے حضرت محمدؐ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملاقات کے وقت انہیں نئے کپڑے پیش کیے۔

حضرت اسماءؓ نے حضرت زبیرؓ کی جس زمین کا ذکر کیا ہے اس زمین کا ذکر ''کتاب فرض الخمس'' میں آتا ہے اور یہ زمین بطور فئی حضورؐ کو بنو نضیر کے اموال سے حاصل ہوئی تھی اور یہ مدینہ پہنچنے کے بعد ابتدائی زمانہ کی بات ہے' حضرت زبیرؓ کا حضرت اسماءؓ سے یہ کہنا کہ تمہارے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ لادنے کا مجھے زیادہ افسوس ہے اگر حضورؐ کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ تھی۔'' اس کا منشاء یہ تھا کہ ان کا حضورؐ کے ساتھ سوار ہونا کوئی اتنی بڑی بات نہ تھی کہ اس سے بہت زیادہ غیرت وغصہ ظاہر ہوتا کیونکہ حضرت اسماء حضورﷺ کی سالی تھیں' اس حالت میں اگر وہ شادی شدہ نہ بھی ہوتیں تب بھی حضورؐ کا ان سے نکاح جائز نہ تھا، اور اس میں یہ احتمال باقی ہے کہ ایسا کرنے سے بلا قصد مردوں کی مزاحمت کرنا لازم آتا اور یہ کہ ایسا کرنے سے حضرت اسماءؓ کے سفر اور بیٹھنے کی حالت ظاہر ہو جاتی جس کا ظاہر کرنا ان کو پسند نہیں تھا اور یہ تمام چیزیں اتنی مشکل نہیں، جتنی دشواری دور دراز کے علاقہ سے گٹھلیاں اٹھا کے لانے میں ہے کیونکہ اسے نفس کی خست' ہمت کی کمی اور غیرت کی قلت کا وہم ہوتا ہے لیکن زن تمام کاموں میں صبر پر ابھارنے کا سبب حضورؐ کے حکم کے مطابق ان کے والد اور خاوند کا جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول ہونا ہے' کیونکہ وہ ان مصروفیات کی بناء پر گھریلو امور کو انجام دینے پر قادر نہ تھے اور ناداری کی بناء پر کسی خادم کو بھی نہ رکھ سکتے تھے، لہذا سارا ذمہ داری ان کی عورتوں کے کندھوں پر آپڑی اور وہ گھریلو ذمہ داریوں کی کفیل بن گئی اور گھر والوں کی دیکھ بھال کی بھی نگران تھیں تا کہ وہ سارے افراد اسلام کی مدد میں بھرپور طریقہ سے شامل ہوں باوجود اس کے کہ ان کے اس عمل کو عموماً عار سمجھا جاتا ہے۔

اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں۔ جب زبیر رحمت اللہ علیہ نے مجھ سے نکاح کیا تو وہ بالکل غریب اور نادار تھے۔ نہ انکے پاس مال تھا نہ دولت تھی نہ غلام تھا نہ لونڈی تھی نہ کوئی جائیداد تھی۔ پانی کے ڈول سے لیکر گھوڑے کے چارے تک تمام خدمات میں اکیلی ہی انجام دیتی

مذکورہ روایت میں تو ذکر ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے ان کی طرف ایک غلام بھیجا جبکہ مسلم کی روایت جو ابن ابی ملیکہ کے حوالہ سے منقول ہے اس میں ذکر ہے کہ ''حضورﷺ کے پاس قیدی آئے تو انہوں نے حضرت اسما کو ایک قیدی غلام بطور خادم کے عطا کیا''۔

ان دونوں روایات میں تطبیق کا راستہ یہ ہے کہ وہ خادم حضورؐ نے ابو بکر صدیقؓ کو دیا کہ اسے اپنی بیٹی کی خدمت کیلئے بھجوا دیں تو حقیقی معنی میں غلام دینے والے تو حضورﷺ تھے لیکن یہ غلام حضرت ابو بکرؓ کے واسطہ سے ان تک پہنچا تھا۔

بیوی نے کہا حضورﷺ ابو سفیان بہت کنجوس ہے اگر میں اس کے مال میں سے خرچ کروں تو کیا مجھے گناہ ملے گا حضورﷺ نے کہا۔ قاعدے سے خرچ کرو

مسلم کی مذکورہ رویات میں یہ بھی منقول ہے کہ حضرت اسماء نے اس غلام کو بیچ کر اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا تھا اور اس بات کو ان کے غلام سے بے نیاز ہو جانے پر محمول کیا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ اور تمام کوفین علماء فرماتے ہیں غائب کے خلاف کسی قسم کا فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حقوق العباد میں تو اس کے خلاف فیصلہ دیا جاسکتا ہے مگر حقوق اللہ میں خلاف فیصلہ کرنا جائز نہیں یہ امر قابل غور ہے کہ علماء میں یہاں بھی اختلاف ہے

اس قصہ سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ عورت پر خاوند کے گھر کے تمام امور کی انجام دہی لازم ہے' علماء یہ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا عورت پر لازم نہیں ہے اگر اپنی خوشی سے کرنا چاہے تو کر لے' اس سلسلہ میں ایک اہم بات ملحوظ خاطر رہے کہ یہ واقعہ اور اس جیسے دوسرے واقعات مجبوری کی حالت پر محمول ہوں گے اور جو لوگ اس حالت میں نہ ہوں ان پر یہ حکم لاگو نہ ہوگا' پہلے حضرت فاطمہؓ جو تمام عورتوں کی سردار ہیں کے بارے میں گزرا کہ آٹا پیسنے کی وجہ سے بیمار ہو گئیں تو انہوں نے اپنے والد سے خادم کا سوال کیا تھا تو حضورﷺ نے اس سے بہتر چیز یعنی اللہ کے ذکر کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی۔

امام مہلبؒ فرماتے ہیں'' اگر کوئی معزز خاتون اپنے خاوند کے گھریلو امور کو اپنی خوشی سے سرانجام دیتی ہے تو یہ اس پر لازم نہیں اور باپ یا سلطان اس کو برا بھلا نہیں کہہ سکتے''۔

جو علماء خاوند کے گھر میں خدمت کو لازم قرار دیتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ خدمت لازم نہ ہوتی تو ان کے والد اس پر خاموش نہ رہتے کیونکہ اس میں بہت زیادہ مشقت تھی اور حضورؐ اور ابو بکر صدیق کی عظمت کے پیش نظر اسے باقی نہ رکھتے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت مردوں کے کجاوہ میں ان کے پیچھے سوار ہو سکتی ہے اور حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ حضرت اسماء نے حضورؐ سے پردہ کیا ہو اور نہ ہی حضورؐ نے ان کو پردہ کرنے کا حکم دیا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کا حکم ازواج مطہرات کیلئے تھا لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ یہ واقعہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

امام مہلبؒ فرماتے ہیں: اس قصہ میں خاوند کی غیرت جو بیوی کی مشقت اور دشواری پر ہو اور اس کی عزت نفس کا ذکر ہے جبکہ بیوی اچھے خاندان کی ہو۔

یہ حدیث حضرت اسماء' حضرت زبیر' حضرت ابو بکرؓ اور انصاری عورتوں کی فضیلت اور منقبت پر مشتمل ہے۔

بقیہ مسلمان جن

لگی۔ میں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جن بولا میں شیخ محمد ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا شیخ محمد آپ اس عورت میں کیوں داخل ہوئے؟ کہنے لگا میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں تجھ پر دم پڑھتا ہوں اور میں نے سورۃ صافات کی ابتدائی آیات پڑھیں تو اسے شدید تکلیف ہوئی وہ رونے لگا اور کہنے لگا میں ابھی نکلتا ہوں۔ میں نے کہا: فوراً نکل جاؤ۔ تو اس نے توقف کیا۔ میں نے سورت جن کی ابتدائی آیات پڑھیں۔ وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو۔ میں جاتا ہوں پھر سلام کیا اور چلا گیا۔ تمام تعریفات اور شکر و احسان اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔ میرے پاس ایک عورت آئی میں نے سورہ فاتحہ پڑھی تو جن حاضر ہو گیا میں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ کہنے لگا میرا نام محمد ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ تو مسلمان ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے ساتھ اس جسم میں کوئی اور جن بھی ہے۔ اس نے بتایا: کہ ہاں میرے ساتھ ایک نصرانی جن ہے جس کا نام صحی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ تو اسے بلا اس نے بلایا تو وہ آ گیا۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تو مسلمان ہے؟ کہنے لگا: کہ نہیں میں نصرانی ہوں۔ میں نے پوچھا تیری عمر کتنی ہے؟ اس نے بتایا کہ اٹھارہ سال ہے۔ میں نے پوچھا کیا تو کسی جادوگر کے ساتھ کام کرتا ہے۔ کہنے لگا کہ ہاں ضلع وسوق (مصر) میں ایک جادوگر ہے میں اس کے ساتھ کام کرتا ہوں۔ میں نے اس کے سامنے اسلام پیش کیا تو وہ اسلام لے آیا۔ میں نے مزید تاکید کے لئے پوچھا! کہ کیا تو زبانی مسلمان ہوا ہے یا دل سے؟ کہنے لگا میں دل سے مسلمان ہوا ہوں اور پھر روتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے بے شمار لوگوں کو

کہنے لگا میرا نام محمد ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ تو مسلمان ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے ساتھ اس جسم میں کوئی اور جن بھی ہے۔ اس نے بتایا: کہ ہاں میرے ساتھ ایک نصرانی جن ہے جس کا نام صحی ہے

تکلیف دی ہے۔ میں نے اسے خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ معاف کر دیئے ہیں تو اب اپنی توبہ کو خالص کر۔ کہنے لگا: کہ میں تو نماز کا طریقہ جانتا ہوں نہ وضو کا۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تو کسی مسلمان عامل کو جانتا ہے؟ کہنے لگا میں تو صرف کنیسے اور پادری جانتا ہوں۔ میں نے اسے ترغیب دلاتے ہوئے کہا: کیا تیرے لئے ممکن ہے کہ تو ہماری فلاں مسجد میں آ جائے۔ وہاں آپ نماز پڑھیں۔ اور اپنے مؤمن جنات بھائیوں سے ملاقات کریں اور ان سے دینی معلومات حاصل

کیا تیرے لئے ممکن ہے کہ تو ہماری فلاں مسجد میں آجائے۔ وہاں آپ نماز پڑھیں۔ اور اپنے مؤمن جنات بھائیوں سے ملاقات کریں اور ان سے دینی معلومات حاصل کریں

کریں۔ اس نے اس سوچ کو خوش آمدید کہا۔ میں نے اسے کچھ مہلت دی اور پھر پوچھا: کیا اس کے بعد بھی تو جادوگر کے ساتھ کام کرے گا؟ کہنے لگا: نہیں کیونکہ اسلام نے جادو کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر اللہ کے نام پر اس نے عہد کیا اور چلا گیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اسلام پر ثابت قدم رکھے۔ پھر پہلا جن محمد آیا تو میں نے اس سے پوچھا جو کچھ پیش آیا کیا تجھے معلوم ہے؟ کہنے لگا

ایک دوشیزہ نے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی جب میں نے دم پڑھا تو اس نے بازو میں جمود کا اشارہ کیا میں نے اگلے دو ہفتوں کے لئے اسے اذکار دیئے۔ وہ مدت مقررہ کے بعد آئی میں نے اس پر دم کیا۔ تو زینت نامی جن عورت حاضر ہوئی

مجھے معلوم ہے اور میں بہت خوش ہوں کیونکہ وہ اسلام لے آیا۔ پھر اس نے بھی عہد کیا اور چلا گیا وَالْفَضْلُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ یہ ساری گفتگو کیسٹ میں موجود ہے۔ ایک دوشیزہ نے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی جب میں نے دم پڑھا تو اس نے بازد میں جمود کا اشارہ کیا میں نے اگلے دو ہفتوں کے لئے اسے اذکار دیئے۔ وہ مدت مقررہ کے بعد آئی میں نے اس پر دم کیا۔ تو زینت نامی جن عورت حاضر ہوئی۔ میں نے دم پڑھا تو اس نے بازو میں جمود کا اشارہ کیا میں نے اگلے دو ہفتوں کے لئے اسے اذکار دیئے۔ وہ مد مقررہ کے بعد آئی میں نے اس پر دم کیا۔ تو زینت نامی جن ورت حاضر ہوئی میں نے پوچھا تیرا دین کیا ہے؟ کہنے لگی میں مسلمان ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا مسلمان جن پر قرآن اثر کرتا ہے۔ کہنے لگی کہ ہاں! میں نے وہ سورتیں پوچھیں جو جنات پر اثر کرتی ہیں۔ کہنے لگی وہی سورتیں جن کو پڑھنے کے لئے آپ ہر مریض کو کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا سورت بقرہ بھی جنات پر اثر کرتی ہے۔ کہنے لگی: نہ صرف اثر کرتی ہے بلکہ ان کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: جب تو فلاں عورت کے ساتھ اس کے گھر گئی تو نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے بتایا کہ جو تعلیمات آپ نے اس عورت کو دی تھیں اس کے ان پر عمل کرنے سے میں بہت کمزور ہو گئی کیونکہ جب وہ قرآن پڑھتی تھی تو مجھے ایذا پہنچاتی تھی۔ جب کھانا کھانے لگتی تو اللہ کو یاد کر لیتی، لہٰذا میں اس کے ساتھ کھانا نہ کھا سکتی اور اگر کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ کہنا بھول جاتی تو جب یاد آتا وہ فوراً کہتی: بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ تو جو میں کھا چکی ہوتی فوراً قے کر دیتی۔ میں نے اس سے پوچھا جن اور شیطان میں کیا فرق ہے؟ اس نے بتایا اگرچہ شیطان بھی جنات میں سے ہے

بقیہ: صحابی

اپنی لونڈیوں کو اسی ناجائز طریقہ سے روپیہ پیدا کرنے پر آمادہ کرتا تھا لیکن اس کی دو لونڈیوں نے اس ننگ و عار کو گوارا نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر شکایت کی کہ ہمارا آقا ہم کو زنا کرنے پر مجبور کرتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ولا تکرھوا فتیاتکم علی البغاء۔ الخ

بخاری کتاب الاشربہ باب نزول تحریم الخمر، وہی من البسر والتمر۔

۲: بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورہ مائدہ باب لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا۔

۳: نسائی کتاب النکاح باب تزویج الزانیہ۔

۴: مسند ابن حنبل جلد ۴ صفحہ ۸۷۔

۵: ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی تعظیم الزنا و مسلم کتاب التفسیر تفسیر ہذا الآیہ۔

اپنی لونڈیوں کو زنا کرنے پر مجبور نہ کرو۔

اس جرم کا ارتکاب تو صحابہ کرامؓ سے بہت بعید تھا وہ لوگ کسی عورت پر نگاہ ڈالنا بھی پسند نہیں کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک حسین صحابیہ رضی اللہ عنہا شریک نماز ہوتی تھیں اسلئے بعض صحابہؓ آگے کی صف میں جاکر کھڑے ہوتے تھے کہ ان پر آنکھ نہ پڑنے پائے۔

اگر کسی صحابی نے ناجائز طریقہ سے بھی اس کی جرات کی تو تمام صحابہؓ نے اس کو سخت قابل اعتراض خیال کیا۔ ایک بار حضرت محمد بن سلمہؓ نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا اور نکاح سے پہلے چوری چھپے اس کو دیکھنا چاہا یہاں تک کہ اس کے نخلستان میں اس کو دیکھ بھی لیا لیکن لوگوں نے ٹوکا۔ کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو کر ایسا کرتے ہیں! بولے آپ ﷺ ہی نے اس کی اجازت دی ہے۔

ایک بار حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے نکاح کرنا چاہا اور رسول اللہ ﷺ سے مشورہ طلب کیا اور آپ نے فرمایا کہ پہلے عورت کو جاکر دیکھ لو وہ اس غرض سے اس کے گھر گئے تو عورت نے پردہ سے کہا اگر رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے تو خیر ورنہ تمہیں خدا کی قسم ایسا نہ کرنا کسی عورت پر قصداً نگاہ ڈالنا تو بڑی بات ہے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ تو یہاں تک فرماتے تھے کہ ”مجھے یہ پسند ہے کہ میری ناک مردار کی بدبو سے بھر جائے لیکن یہ پسند نہیں کہ اس میں کسی عورت کی خوشبو آئے“۔

راگ باجے سے اجتناب: صحابہ کرامؓ کے کانوں کو صرف تلاوت قرآن پاک کی آواز خوش آئین معلوم ہوتی تھی۔ اس لیے وہ عود و بربطہ اور چنگ و رباب کی آواز پر کان نہیں دھرتے تھے ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے آواز طبل سنی تو کان بند کرلئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

ایک بار اونٹ پر سوار جارہے تھے چرواہے کی بانسری کی آواز کان میں آئی تو فوراً کانوں میں انگلیاں دے لیں اور پہلا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرلیا اور بار بار اپنے غلام نافع سے پوچھتے جاتے تھے کہ آواز آتی ہے یا نہیں۔“ جب انہوں نے کہا کہ ”نہیں تو کانوں سے

۱: سنن ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ باب الخشوع فی الصلوٰۃ۔

۲: سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب النظر الی المراۃ اذا اراد ان تیز وجہاد۔

۳: طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت موسیٰ اشعریؓ۔

۴: سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب الغناء والدف۔

انگلیاں نکالیں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے موقع پر ایسا ہی کیا تھا“۔

بقیہ: حوت

طرف پوری توجہ دیں پیٹ اور جگر کے امراض مشکلات لاسکتے ہیں۔ شروع کے دنوں میں لوگوں کے ساتھ رابطوں میں مشکلات پیدا ہونگی۔ ذرائع آمد و رفت میں زائد اخراجات سے واسطہ پڑے گا۔ محبت کے معاملات یا خانگی تعلقات میں ہم آہنگی دیکھنے میں نہ آئے گی۔ اولاد سے متعلقہ سرگرمیوں میں ان کا ساتھ دینا ضروری ہوگا۔ وسط ماہ کے بعد حالات بہتر ہونے

جگر کے امراض مشکلات لاسکتے ہیں ذرائع آمد و رفت میں اخراجات بڑھ جائیں گے محبت میں سرد مہری تکلیف کا باعث ہوگی۔ احتیاط سے کام لیں

شروع ہونگے۔ کاروباری امور میں نئی معلومات حاصل ہونگی۔ اپنے کام کو آگے بڑھانے اور تحریری معاملات کے لئے کا انتخاب کریں۔ یہ وقت اہم کاروباری معاملات، خرید و فروخت یا نیا کاروبار شروع کرنے کیلئے غیر موافق ثابت ہوگا۔ اس وقت کسی کے ساتھ لمبی مدت کی سرمایہ کاری یا کسی اہم پروڈکٹ کی مارکیٹنگ کرنے کیلئے یہ وقت مالی فائدہ نہ لائے گا۔ وہ افراد جو غیر شادی شدہ ہیں ان کی زندگی میں محبت کا عنصر داخل ہوگا۔ ایسے افراد جو آرٹسٹک ذہن رکھتے ہیں یا شوبز سے متعلق ہیں۔ اس ماہ انہیں ایسے افراد کا ساتھ حاصل ہوگا۔ سوشل تعلقات کو بڑھانے کیلئے ملاقات، میٹنگ یا دعوت رکھنی موافق ثابت ہوگی۔ دوستوں کے ساتھ یا قریبی افراد کے ساتھ آپ کے روز مرہ کے تعلقات یا کام کے معاملات میں حکمت عملی سے پیش آنا ہوگا۔ کوئی بھی معاملہ اگر غیر تسلی بخش رہا تو اس کے اثرات خراب ہوں گے۔ محبت کے معاملات اور اولاد سے متعلقہ امور میں پریشانیاں آئیں گی۔ تمام معاملات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکمت عملی سے کام لیں بڑی عمر کے افراد خواہشات اور توقعات پر اثر انداز ہوں گے۔

HAPPY BIRTH DAY
TO WAFA

وقت پلک جھپکتے میں گزر گیا ماشاء اللہ وفا عارش خان ایک سال کی ہوگئی 12 مئی کو اس کی پہلی سالگرہ ہے احباب نے جس خلوص سے دعاؤں کے تحائف بھیجے ہیں اس پر ادارہ ان کا دل سے شکر گزار ہے

Scanned with CamScanner